

<http://www.classicurdumaterial.com>

اور جو نہیں سوئے تھے وہ نیند میں اونگھ رہے تھے

مونہ کے تایا ابو ملک دلاور کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بہت بڑا بزنس تھا

اور وہ مختلف ملکوں کے وزٹ کے ساتھ ساتھ ملک کی سرحد پہ بھی آتا جاتا رہتا

کیونکہ یہاں پر سمگلنگ شدہ مال بہت ہی مناسب ریٹ پہ مل جایا کرتا تھا بس فرق یہ تھا کہ ان دور دراز کی سرحدوں پہ خود چل کے آنا پڑتا تھا

وہ لوگ فون پہ جلدی رابطہ نہیں کرتے تھے مگر بہت با اصول اور پکے لوگ تھے کبھی دھوکہ یا غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔۔۔۔۔

اس لیے کم از کم مہینے میں دو تین بار یہاں اسی سلسلے میں آنا جانالگار ہوتا۔۔۔۔۔

جب بھی کوئی اس قسم کی بہت ہی اہم میٹنگ ہوتی

تایا ابا مونا کو ساتھ لانا نہ بولتے ایک تو وہ بہت ذہین تھی دوسرا اسے بہت سی زبانوں پہ عبور حاصل تھا کیونکہ اس کے فادر آرمی میں میجر تھے جس کی وجہ سے اسے کافی زبانیں سیکھنے کا موقع ملا

تیسرے نمبر پہ وہ بہت ہی ذمے دار لڑکی تھی

جو بھی کام اس کے ذمے لگایا جاتا وہ بہت اور دیانت داری سے سرانجام دیتی -----
اور سب سے اہم بات وہ اس کے مرحوم بھائی کی اکلوتی نشانی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بیٹے
احسان کی ہونے والی بیوی بھی تھی -----

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں

آفریں آفریں آفریں آفریں

خان صاحب کا دوسرا گانا شروع ہو چکا تھا

اور مونا ہزار کو شش کے باوجود بھی خود کو اس گانے کے دوران اپنے دماغ کو ماضی کی یادوں میں کھینچ
کر لے جانے سے روک نہیں سکی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

فرسٹ ایئر کالاسٹ منتھ تھا جب وہ سب کی نظروں سے دور باہر گراؤنڈ میں اپنے بیگ میں چھپائے
موبائل یوز کر رہی تھی

فیسبک پہ سکرو لنگ کرتے کرتے اس کی نظر اچانک ایک تصویر پہ رک گئی

نیوی بلیو شرٹ کے ساتھ بلیک کوٹ کندھے پہ لٹکائے وہ ایک بے لاپرواہ سے انداز میں کھڑا مونا کے
موبائل کی سکرین پہ کھڑا مسکرا رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو

ہائے اینڈ ہاؤ آریو؟

مونانے گھبرا کے پوسٹ اوپر کی

لیکن کچھ دیر بعد وہ پھر سامنے تھا

مونانے غور کیا تھا کہ خاموش ہونے کے باوجود اس کی آنکھیں کچھ بول رہی تھیں

گہری براؤن کر سٹل سی چمکدار آنکھیں

سٹوپڈ!

مونانے منہ سے بے اختیار نکل گیا

کسے گالیاں دے رہی ہو
<https://www.classicurdumaterial.com/>

پاس بیٹھی سوہانے فیسبک سے نظریں ہٹا کے مونانے کی طرف دیکھ کر پوچھا
Support@classicurdumaterial.com

یہ کون ہے تمہاری فرینڈ لسٹ میں مونانے
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سوہانے کی توجہ اسے ٹیگ کی گئی تصویر کی طرف دلائی

اوہ یہ ہیں محترم علی صاحب!

وہ جو ہمارے بنگلے کے سامنے والے گھر کے بائیں طرف گھوم کے دائیں طرف جوشاپ ہے اس کی پہلی

نکڑ سے سیدھے ہاتھ جا کے الٹی طرف ایک اور گھر ہے

اس گھر سے دس قدم کے فاصلے پہ یہ رہائش پذیر ہیں-----

اس کی کلاس فیلو اور بیسٹ فرینڈ سوہانے سابقہ ریکارڈ کو برقرار رکھتے ہوئے بونگی ماری-----
 مگر یہ محترم تمھاری فرینڈ لسٹ میں کیوں تشریف آوری کاٹو کر رکھ کے بیٹھے ہوئے ہیں---
 مونانے سوہا کی بات پہ کاٹتے ہوئے کہا

وہ یوں کہ ایک دن وہ جو آرمی آفیسرز کے بنگلوں کی طرف پارک ہے ان سے وہیں اچانک ملاقات
 ہوئی

کیوں ہوئی؟ کیسے ہوئی؟

وہ تو چھوڑو-----

مگر عجیب لیچر ہیں مجھ جیسی حسین و جمیل لڑکی کو دیکھ کر پیچھے ہی پڑ گئے

مجھے اپنا نام فون نمبر بلکہ گھر کا ڈریس تک دے دیا

اب میرا بھی تو اخلاقی فرض بنتا تھا کہ میں بھی ان کو کچھ دیتی

اس لیے جواب میں اس حاتم طائی کی اولاد کو اپنا فون نمبر دے دیا وہ بھی اصل والا-----

اور اس جاسوس کے بچے نے اس نمبر سے میری آئی ڈی سرچ کر کے مجھے فرینڈ ریکوئسٹ سینڈ کی

جسے میں نے اپنے آباؤ اجداد کی اخلاقیات کی اعلیٰ ڈگری کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کر لیا

سوہانے اپنا لمبا لیکچر ختم کیا-----

تو مونانے دونوں کانوں پر رکھے ہاتھ ہٹائے

شکر ہے مولا اس ریڈیو پاکستان سوہا کے ساتھ مجھے عمر نہیں گزارنی ورنہ اس نے تو بول بول کر میرا دماغ
سن کر دینا تھا۔-----

مونانے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

یا خدا مجھے تو اٹھا کیوں نہیں لیتا ایسے خود غرض دوستوں سے بہتر ہے کہ بندے کو موت آجائے
جو اپنے اتنے اچھے دوست کی چھوٹی سی بات بھی سننا گوارا نہیں کرتے اور پہلے ہی کانوں پہ ہاتھ رکھ کے
انہیں بند کر لیتے ہیں

سوہانے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

سوہا سچ بتاؤ!

بس فرینڈ لسٹ میں ہی ہے یا کوئی اور چکر و کر ہے

Support@classicurdumaterial.com
مونانے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

نہیں میری ماں میرا کس سے چکر و کر نہیں ہے میرے گھر والوں نے مجھے چکر چلانے کے قابل چھوڑا
ہی نہیں

پیدا ہوتے ہی اس منحوس مارے ماموں زاد عاصم کے ساتھ باندھ دیا۔-----

مجال ہے جو ساری عمر کسی نے کبھی لائن ماری ہو

یا کبھی ایک خوبصورت لڑکی ہونے کے ناطے ہی چھیڑنے کی کوشش کی ہو

سب یہ سوچ کر آگے گزر جاتے ہیں کہ یہ تو مس پہلے سے ہی بک ہو چکی ہیں اس لیے اس پہ کوئی بھی
 حربہ آزمانہ بے کار ہے _____

یار یہ منگنی شدہ بندے کی بھی نہ عجیب بے رنگ اور پھیکی زندگی ہوتی ہے _____

بس ہر وقت منگیترا کے بارے میں سوچے جاؤ

صبح منگیترا شام منگیترا رات منگیترا دوسرے دن پھر بریک فاسٹ لنچ ڈنر ہر کھانے میں منگیترا بیٹھا آنکھیں
 دکھا رہا ہوتا ہے -----

یہ کرو وہ نہ کرو یہاں جانا ہے وہاں نہیں جانا

شادی سے پہلے ہی شوہر سے بھی بدتر سلوک کرتے ہیں یہ منگیترا نام کے بندے ----

سوہا کی بات سن کے مونا کے پیٹ میں ہنس ہنس کے بل پڑ گئے -----

ہائے تو پھر اس ہنڈ سم پہ میں لائن مار کے دیکھتی ہوں
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونانے سوہا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

زیادہ فلرٹی تو نہیں یہ نہ ہو ہاتھ دھو کے پیچھے ہی پڑ جائے -----

میں جان چھڑاؤں اور یہ جونک کی طرح چمٹ ہی جائے

ارے نہیں یار بلکہ ایک نمبر کا کھڑوس لگتا ہے مجھے کبھی بھول کر بھی میسج کارپلائی نہیں کرتا بیس دفعہ

میں نے کوشش کی اسے پھنسانے کی سوہانے بد مزگی سے کہا -----

مونا نے مسکراتے ہوئے کہا

لگی شرط

سوہانے ہاتھ بلند کیا

ڈن

مونانے اس یہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا

کتنے کی؟

مسونا بولی

دودو ہزار کی

او کے ڈن

مکرمہ جانا اور میسے تیار رکھنا

تو اب مکر نہ جانا اور پیسے تیار رکھنا

کیونکہ مونا جس پہ ایک نظر ڈال لے وہ پھر کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

مونانے بیگ سے مرر نکال کے اپنے حسین چہرے پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا

دیکھیں گے آپ کے حسن کا جادو اسے شکار کرتا ہے یا آپ اس کا شکار ہوتی ہیں۔"۔

سویا نے فقرہ کسما۔۔۔۔۔

اور دونوں مسکراتے ہوئے پریڈ لینے چل پڑیں

رات کو مونانے اپنی بے بی ڈول والی آئی ڈی سے اسے فرینڈ ریکوئسٹ سینڈ کی

جو اس نے تھوڑی دیر بعد ایکسیپٹ کر لی

اس کے کچھ دیر بعد مونانے اسے ہائے کا میسج کیا

جسے سین تو کیا مگر کوئی رپلائی نہ آیا

مونانے تھوڑی دیر بعد پھر سے میسج کر دیا

کیا میں آپ سے تھوڑی دیر بات کر سکتی ہوں

مگر پھر اس نے سین کر کے اگنور کر دیا

عجیب بندہ ہے سوہا شاید ٹھیک کہتی تھی

سڑو نہ ہو تو لڑکی کے میسج اگنور کر رہا ہے

مگر اس نے بھی ہمت نہ ہاری

اگر رپلائی نہیں کرنا ہوتا تو میسج سین کیوں کرتے ہیں؟

پاگل آدمی!

مونانے پھر میسج کیا مگر مسلسل خاموشی سے اسے کوفت ہونے لگی وہ فیسبک بند کر کے یوٹیوب پر فلم

دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"

کافی مزے کی فلم تھی وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا

فلم ختم ہونے کے بعد مونا موبائل آف کرنے لگی تو پھر علی کی طرف دھیان چلا گیا۔۔۔۔۔"

اور وہ بے دھیانی میں مسنجر کھول کے چیک کرنے لگی

جی بتائیے کیا بات کرنی ہے آپ کو-----

مونا کی نظر علی کے رپلائی پہ گئی

وہ خوشی سے اچھل کر سیدھی ہو کے بیٹھ گئی

وہ میرا نام آمنہ ہے میں آپ کے نزدیک ہی رہتی ہوں آپ کو دو دن پہلے پارک میں جاگنگ کرتے

ہوئے دیکھا تو پہلی نظر میں ہی آپ مجھے بہت اچھے لگے-----

اور پھر خوش قسمتی سے ابھی کچھ دیر پہلے آپ کی فیسبک پہ لگی تصویر پہ نظر پڑی تو میں خود پہ کنٹرول

نہیں کر سکی اور آپ کو فرینڈ ریکوئسٹ سینڈ کر دی میں آپ سے دوستی کرنا چاہتی ہوں کیا آپ مجھ سے

دوستی کریں گے؟
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
مونا نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کا بٹن دبایا

لیکن خوشی میں مونا یہ دیکھنا بھول گئی کہ وہ آف لائن جا چکا تھا۔۔۔۔۔"
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اففف اتنی محنت بیکار گئی

چل مونا ڈار لنگ تو بھی آرام سے لمبی تان کے سو جا

مچھلی کو جال میں پھنسنے کے لیے ابھی ٹائم لگے گا

رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے صبح اس کی آنکھ نہیں کھل رہی تھی-----

مونا اٹھ جاؤ ورنہ اب میں نے تم پہ پوری بالٹی پانی کی لا کے انڈیل دینی ہے

صبح سے چوتھی بار تمہیں جگا رہی ہوں اور تم ہو کہ گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہی ہے

مونا کو اپنی مہاشاہدہ مدثر کی غصے میں بھری آواز پاس ہی سے سنائی دی

وہ زبردستی آنکھیں ملتی ہوئی کمر بنچے پھینک کے بیڈ سے اتر کر چپل گھسیٹتی واش روم میں گھس گئی

اور شاہدہ بیگم نیچے ناشتہ ٹیبل پہ لگانے کے لیے چلی گئی

میجر ملک مدثر کی یہ چھوٹی سی فیملی جس میں ایک بیٹی مونا اور ایک بیوی شامل تھی لاہور کینٹ میں

رہائش پذیر تھی

میجر مدثر جلد ہی آرمی سے ریٹائرمنٹ لینے والے تھے مگر مونا کے ایف ایس سی مکمل کرنے کا انتظار کر

رہے تھے

تاکہ واپس اپنے آبائی علاقے ملتان جا کے مونا کو اچھے کالج میں ایڈمیشن مل سکے ویسے بھی وہ ابھی اور

پانچ سال تک وہاں رہ سکتے تھے مگر اب وہ اپنے گھر جلد سے جلد لوٹ کر جانا چاہتے تھے جس کی ایک

وجہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتی ان کی بیٹی مونا بھی تھی

اور میجر ملک مدثر کا خیال تھا کہ وہ واپس جا کر خاندان میں مونا کے لیے کوئی اچھا رشتہ بھی تلاش کر لیں

گے

ناشتے کی ٹیبل پہ حسب معمول مونا پھر دیر سے پہنچی تھی

اور اس کے پاپاجی کا لیکچر وقت کی پابندی پہ شروع ہو چکا تھا جسے اب اسے کالج کے گیٹ تک سننا تھا

اس لیے وہ ہوں ہاں کرتے ہوئے تیزی سے ناشتہ کرنے لگی

گاڑی میں بھی وہ ادھر ادھر توجہ بانٹ کر پاپا کی مسلسل تقریر سے خود کو بچانے کی کوشش کرتی رہتی اور گیٹ پہ پہنچتے ہی مونانے سکھ کا سانس لیا اور بھاگ کر اندر داخل ہوئی

اوہ گاڈیہ آرمی آفیسرز کی اولاد ہونا بھی کتنا مشکل کام ہے ہر جگہ ڈسپلن مینز یہ وہ _____

کبھی تو ہمیں اپنی مرضی سے بھی لائف انجوائے کرنے دیں ہمارے ماں باپ

مونانے بریک میں سوہا کے سامنے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا

سوہانے کوئی جواب نہ دیا شاید موبائل میں گم تھی

مونانے بھی ادھر ادھر دیکھ کر چوری سے بیگ کے اندر سیل آن کیا اور واٹس ایپ پہ فرینڈز کو رپلائی دینے لگی

اچانک اسے علی کے بارے میں سوچا اور

مسنجر اوپن کر کے چیک کرنے لگی

علی کارپلائی آچکا تھا

جی جی بالکل مجھے آپ کے خیالات جان کے بے حد خوشی ہوئی میں بھی آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں

اور یہ مجھے آپ آپ مت کہیں میرا نام لکھا کریں

اور میرا نام علی ہے اور لوگ مجھے پیار سے بھی علی ہی کہتے ہیں

مونانے فاتحانہ انداز سے سوہا کو یہ میسج پڑھ کے سنایا

دیکھی پھر میرے حسن کی طاقت

اور خوشی سے جھومنے لگی
جاری ہے

چلو نکالو میرے دو ہزار میں شرط جیت گئی-----

😊😊 مونانے بچوں کی طرح خوش ہو کے کہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ہائے میں صدقے میں قربان میرا شونا بچہ! 🙈🙈

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

😊😊 کتنی عقلمندی سے بیوقوفی کی باتیں کرتا ہے

سوہانے پچکار تے ہوئے کہا-----

😡😡 کیا مطلب میں تمہیں بیوقوف لگتی ہوں؟

مونانے آنکھیں دکھاتے ہوئے غصے سے کہا 🤔🤔

لیسن مونا ڈار لنگ!

محترم علی صاحب نے آپ کے حسن سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ فیسبک کے میسج سے متاثر ہو کر دوستی کی آفر کی ہے

کس غلطی فہمی میں گم ہو بی بی؟ 😊😊

اس نے کیا موبائل سے گردن باہر نکال کے آپ کا دیدار شریف کیا تھا؟

Support@classicurdumaterial.com

سوها کو قائل کرنا کونسا آسان تھا و کیلوں کی طرح جرح کرتی تھی-----

اچھا تو یہ بات ہے تو ٹھیک ہے میڈیم سوہا-----

کل ٹھیک پانچ بجے مسٹر علی اسی پارک میں مس مونا کے سامنے گھٹنے ٹیک کے اپنی محبت کا اظہار کریں گے

لگاؤ چار ہزار کی شرط 😊😊😊

مونانے سوہا کو چیلینج کیا-----

آہا اتنی بڑی خوش فہمی 🤩 🤩 🤩

چلو ٹھیک ہے لگی شرط پیسے لے کر پارک آنا!
میں بھی تو دیکھوں آپ کے اندر ایسا کونسا جادو بھرا ہے جو ایک اچھے خاصے شریف انسان کو پاگل بنا
دیتا ہے اور وہ آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے 😞 😞 😞

سوہانے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا 😞 😞

Support@classicurdumaterial.com

ٹائم پہ آجانا پھر نہ کہنا شو مس ہو گیا

مس سوہا پاروتی جی

مونانے اسے مزید چڑاتے ہوئے کہا 😊 😊

اور سوہا توبہ توبہ کرتی چہرے کے زاویے بدلتے اٹھ کر کمپیس کی طرف چلی گئی-----



تاکہ وہ اپنی زندگی کے ان حسین پلوں کو یاد گار بنا سکے
ساتھ میں تاکید کی کہ اس کے لیے تازہ گلاب کے سرخ پھول بھی لے کے آئے کیونکہ اسے پھول
بہت پسند ہیں

اسے تلاش نہ کرتا پھرے وہ خود ہی اسے پہچان لے گی۔۔۔۔۔

طے کر کے مونا واپس کلاس روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔'۔

لا کے وہ کلاس روم میں سوہا سے دور ہٹ کے الگ چمیر یہ بیٹھ گئی۔-----

شام سے پہلے وہ اس سے کسی قسم کی بات چیت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ صرف زبان سے دعوے نہیں کرتی بلکہ حقیقت میں اتنی طاقت رکھتی ہے کہ ایک پل میں کوئی بھی مرد اس کے سامنے جھک سکتا ہے 😊

یاں بچنے میں بیس منٹ باقی تھے

موناپنک ٹوپ وائٹ ٹائٹس کے ساتھ نیٹ کا ہلکا سا دوپٹہ گلے کے گرد لپیٹ کے ڈریسنگ کے سامنے
 کھڑی میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی ❤️ ❤️ ❤️

ہلکی پھلکی جیولری پہن کے اس نے آئنے میں اپنے حسین سراپے کا جائزہ لیا
 یقیناً وہ قدرتی حسن کا ایک جیتا جاگتا شاہکار تھی
 جو کہ ذرا سا میک اپ کا ٹچ دیتے ہی قیامت ڈھانے لگتا تھا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں ایک بار اس کی
 طرف اٹھ جاتی تو پھر وہ نظریں ہٹانا ہی بھول جاتے ❤️ ❤️ ❤️ ❤️

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کہاں جا رہی ہو مونا؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شاہدہ بیگم نے اسے اتنا تیار ہو کے باہر جاتے دیکھ کر پوچھا-----

کہیں نہیں ماسوہا کے ساتھ پارک جا رہی ہوں ابھی گھنٹے تک آ جاؤں گی واپس----

مونا ماما کو بتا کر ان کی پوری بات سنے بغیر ہی یہ جاوہ جا-----

اف میرے خدا ایک تو یہ لڑکی میری ایک نہیں سنتی پتہ نہیں ہر وقت کونسے ہوا کے گھوڑے پہ سوار رہتی ہے

== == شاہدہ بیگم نے اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے کہا-----

وہ ٹائم سے دس منٹ پہلے ہی پارک پہنچ گئی-----

سوہا اس کے آنے سے پہلے ہی اس کے بتائے ہوئے بچے پہ بیٹھی اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی پیسے لے کر آئی ہو-----

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

😊😊😊😊 مونا نے سلام دعا کے بغیر ڈائریکٹ کام کی بات کی

جی مونا ڈار لنگ-----

پیسے میرے پرس میں موجود ہیں بس آپ اب اپنے حسن کا جادو دکھائیے تاکہ میں وہ حقیر رقم آپ کے قدموں میں حسن کا صدقہ سمجھ کر نچھاور کر سکوں۔
سوہا نے ادب سے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

او کے او کے بس تھوڑی دیر ہے وہ بدھو آتا ہی ہوگا۔" 😊😊😊

مونانے دودھ سی گوری کلائی پہ بندھی ریسٹ واپچ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔-----



مونا وہ دیکھو تمہارا شکار 😱😱

سوہانے دور سے علی کو آتا دیکھ کے کہا۔-----

میرا خیال ہے اس نے تمہیں دیکھ لیا ہے ادھر ہی آرہا ہے

Support@classicurdumaterial.com

ایسا کرتی ہوں میں ادھر درخت کے پیچھے چھپ جاتی ہوں

سوہانے علی کو نزدیک آتے دیکھ کر سرگوشی کی 😱😱😱

او کے جاؤ مگر بھاگ نہ جانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا 😡😡

مونانے اسے گھورتے ہوئے کہا 😡

گرے کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر کے ساتھ وہ بلیک اینڈ وائٹ جو گر پہنے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا یقیناً مجھے تلاش کر رہا ہے مونانے خوش ہوتے ہوئے سوچا



لمبا قد متناسب بدن ہلکی ہلکی شیونفاست سے پیچھے کی طرف جمے ہوئے بال وہی بولتی آنکھیں
مونانے کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں



اف میرے خدایہ تو تصویر سے بھی زیادہ خوبصورت ہے

مونانے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہائے پھول بھی لے کر آیا ہے



مونانے کی نظر علی کے ہاتھ میں پکڑے بکے کی طرف اٹھی

وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا مونانے کے نزدیک پہنچ کے رک گیا

اور اسے غور سے دیکھنے لگا

اف آئی ایم ناٹ رانگ یو آر مس آمنہ 🙄 🙄 🙄 🙄

آنے والے نے مونا کے اسے میسج پہ بتائے ہوئے حلے سے پہچانتے ہوئے کہا

یس شیور آئی ایم آمنہ 😎 😎 😎

نائس ٹومیٹ ہو 😘 😘 😘

آئی ایم علی

مونا کا جادوئی حسن دیکھ کر اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا 🙄 🙄 🙄

پھر یاد آتے ہی <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com سلام کے لیے ہاتھ بڑھایا

مونا نے جلدی سے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا اور اس کی جانب دیکھ کر شرمانے کی ایکٹنگ کرنے لگی



وہ علی جی بات یہ ہے کہ میں یہاں نزدیک ہی رہتی ہوں روز آپ کو یہاں آتے جاتے دیکھتی ہوں مگر آپ سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اس لیے میسج پہ آپ کو سب بتانا پڑا
دراصل میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

آئی لو یو علی جی 🙈🙈🙈

علی جو کافی دیر سے مونا کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا
اس کی بات سن کر خوشی سے پوری طرح کھل اٹھا 😍😍😍

اور بے چینی سے جیب ٹٹولنے لگا 😬😬😬

وہ مس آمنہ میں آپ کے لیے کچھ لے کر آیا تھا
علی نے ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہائے یقیناً ڈائمنڈ کی رنگ ہوگی 😊😊

سو ہاتھ جل کر کباب ہو رہی ہوگی 😭😭

مونانے دل میں اس کی رونی صورت لاتے سوچا 😊😊😊

ایسے نہیں دوں گا پہلے اپنی آنکھیں بند کریں

علی نے پیار سے اس کی پلکوں پہ ہاتھ رکھ کر بند کرتے ہوئے کہا 😍😍😍

مونانے آنکھیں بند کر کے ہتھیلی آگے کر دی 🙈🙈🙈

یہ رہا آپ کا گفٹ اور آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔


<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

علی کی آواز سنتے ہی مونانے جلدی سے آنکھیں کھول کر ہتھیلی کی طرف دیکھا
جس پہ ہزار ہزار کے چار نوٹ رکھے ہوئے تھے 😂😂😂😂😂😂

ایک بات ماننی پڑے گی مس موننا!

آپ کی ایکٹنگ بہت شاندار تھی



مگر سوہا کے سارے راستے دانت ہی اندر نہیں ہو رہے تھے 😊😊😊😊😊

اور مونیکا غصے سے برا حال تھا 😡😡😡

سوہا سٹاپ سٹاپ ایک منٹ!

اسے یہ بات کس نے بتائی کہ میں نے چار ہزار کی شرط لگائی ہے؟؟ 😞😞😞

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

مونیکا نے الجھتے ہوئے سڑک پہ رک کر پوچھا 😡😡😡

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مممم مجھے کیا پتہ اسے خود ہی پتہ چل گیا ہو گا

سوہا نے صفائی پیش کی 😊😊😊

یہ بات تمہارے اور میرے علاوہ تیسرا کوئی بندہ نہیں جانتا تھا تو اسے کیا الہام ہوتا ہے؟

مونیکا نے سوہا کو گھورتے ہوئے پوچھا 😡😡😡

میری طرف ایسے کھا جانے والی نظروں سے کیا دیکھ رہی ہو تمھاری قسم میں نے نہیں بتائی



سوہانے جان بچاتے ہوئے کہا----

سوہا کی بچی چیڑ تم نے ہی اسے یہ سب بتایا ہے-----

اور اب میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی کمینی----


اور سوہا فل سپیڈ سے مونا کے آگے بھاگ رہی تھی جو اگر مونا کے ہاتھ لگ جاتی تو شاید وہ اس کا گلا دبا

دیتی Support@classicurdumaterial.com

دونوں نے اپنے اپنے گھر پہنچ کر ہی سانس لیا
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



ہوں آئے بڑے ارسطو کے چچا پیار کھیل نہیں تم جیسے لوگوں کو نہیں کھیلنا چاہیے

یہ وہ فلاں ٹمکاں-----

مونا منہ میں بڑبڑاتی اپنے کمرے کی طرف چل دی

فیسبک اوپن کی تو سامنے علی کی آئی ڈی پہ سبز بتی جل رہی تھی۔۔۔۔۔"

موننا کا غصے سے پارہ ہائی ہو گیا پہلے دل کیا اسے بلاک کر دے۔۔۔۔۔

لیکن اس کے دل کو صرف بلاک کر کے ٹھنڈ نہیں پڑے گی

اسے تو وہ اب روز اس بے عزتی کا مزہ چکھایا کرے گی

پھر کچھ سوچ کر مسنجر اوپن کیا اور میسج ٹائپ کرنے لگی۔

کھڑوس ☹️☹️☹️☹️☹️☹️☹️ چول ☹️ کینے

ڈیش ڈیش ڈیش

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

صرف تم۔۔۔۔۔

اللہ کرے کل تمھاری شرٹ پہ چائے گر جائے تمھاری گاڑی کا چالان ہو جائے وہ کالے گیٹ کا بڑا کتا
تمھارے پیچھے لگ جائے دفعہ دور _____

مونانے خوب دل کی بھڑاس نکال کے میسج سینڈ کر دیا

علی میسج پڑھ کے حیرانگی سے مسکرا دیا 😂😂😂

اف یہ لڑکی مجھے پاگل لگتی ہے 😂😂😂

غلطی بھی ساری اپنی اور غصہ الگ؟

ہائے پتہ نہیں یہ ساری لڑکیاں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

علی اپنی بہن عائشہ کو یاد کر کے مسکرا دیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جو پہلے خود ہی اس سے خوب لڑتی اور پھر الٹا اس سے سوری کہنے کی بجائے منہ پھولا کر بیٹھ جاتی کہ علی

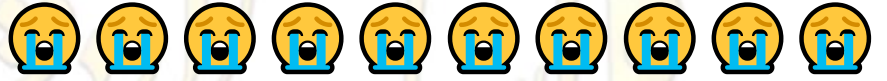
اس کی منتیں کر کے اسے منائے ----- 😂😂😂

اور علی صاحب کو بھی اس کی منتیں کرنی پڑتیں آخر کو اکلوتی بہن تھی کیسے ناراض دیکھ سکتا تھا

پاگل کہیں کی 😂😂😂

علی منہ میں بڑبڑا کر فیسبک سکرولنگ کرنے لگا

جبکہ مونا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس سبز بتی پہ مکوں کی بوچھاڑ کر دے یا ڈنڈوں سے پیٹ ڈالے
کتنی انسٹ کی تھی اس نے آج سوہا کے سامنے اس کی



مونا کے ذہن میں رہ رہ کے علی کے الفاظ گردش کر رہے تھے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایک بار تو وہ غصے سے موبائل اٹھا کر دیوار پہ مارنے لگی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مگر یہ سوچ کر رک گئی کہ علی کو تو کوئی چوٹ نہیں لگے گی
مگر اس کا موبائل ضرور سر پہ چوٹ لگنے سے فوت ہو جائے گا
اور پیپا اسے اب نیا موبائل ہر گز نہیں لے کر دیں گے وہ تو یہ بھی اس سے چھیننا چاہتے تھے

وہ تو ماما کی سفارش کی وجہ سے اس کے پاس موجود تھا

اسے نے اپنا دکھتا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے سوچا
ایسا کرتی ہوں سو ہی جاتی ہوں۔۔۔"

شاید اسی طرح اس چول علی کی باتوں کے زہر کا اثر کم ہو سکے؟؟
کروٹیں لیتے لیتے آخر کار نیند آنا شروع ہو ہی گئی

اور جلد ہی وہ سب کچھ بھول کر گہری نیند سو گئی

 علی حسن عثمانی بہاولپور کے ایک جاگیردار گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔

چوہدری راشد حسن عثمانی کے دو بیٹے ہیں عاصم، علی اور ایک بیٹی عائشہ

دونوں بھائیوں سے چھوٹی تھی



عاصم کی منگنی تو بچپن میں ہی مونا کی بیسٹ فرینڈ اور عاصم کے پھپھو کی بیٹی سوہا سے ہو چکی تھی

کم گو' بے حد سنجیدہ' زندگی کو حقیقت کی نظر سے دیکھنے والا علی کو شاید یاد بھی نہیں تھا کہ اس نے زندگی میں کبھی شرارت کی ہو۔۔۔۔۔۔

اور صنف نازک کے بارے میں بھی وہ کچھ ایسے ہی نظریات رکھتا تھا۔۔۔۔۔

سنبیدہ، کم گو، ذمے دار اور سگھڑ اور فرمانبردار لڑکیاں اس کی آئیڈیل ہوتی تھیں۔۔۔۔۔

شرارتی، شوخ مزاج ہر وقت ٹر ٹر کرنے والی لڑکیوں سے وہ دور بھاگتا تھا
انھیں خیالات کی وجہ سے علی کو اپنی خالہ کی بیٹی ماریہ بہت پسند تھی جو اس کے ساتھ ہی یونی میں
زولوجی کے ڈیپارٹمنٹ میں پڑھ رہی تھی

مزاج میں ہم آہنگی کے باعث دونوں ایک دوسرے کے بہت نزدیک آچکے تھے'  

علی کو سوہا کی دوستوں کے بارے میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی اس نے ان کے بارے میں جاننے کی کوشش کی!

مگر مونا سے شرط ہار جانے کے خوف سے سوہانے خود ہی علی کو مونا کے بارے میں سب سچ بتا دیا

جس کو سننے کے بعد علی نے فیصلہ کیا کہ مونا جیسی لالہ بالی لڑکی کو سبق سکھانا بہت ضروری ہے تاکہ وہ ایسی چھپوری حرکتوں سے باز رہے اور کسی کے ساتھ ایسا

گھٹیا مذاق نہ کرے   

لیکن مونانے اس واقعہ کے بعد علی کو اس کی توقع سے بھی زیادہ سخت رد عمل ظاہر کیا تھا

دونوں کے بیچ میں ایک سرد جنگ شروع ہو گئی تھی جس کی شدت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا

فقا       

مارٹ میں یو نہی بے سبب گھومتے گھومتے مونا کو آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔۔۔۔۔'۔'

مما کو نیچے کی منزل پہ چھوڑ کر مونا اوپر والی منزل پہ چلی آئی یہاں گارمنٹس کی شاپس تھیں ان کی تاک جھانک اور نئے ڈیزائن کا مشاہدہ کرتے رہنے سے مونا کو اپنی بوریات کافی کم ہونے کا امکان تھا



اچانک سیل کی بل بجی اور وہ پرس سے موبائل نکال کے چیک کرنے لگی۔
یاپاکافون تھا شاید وہ واپسی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

مونا کال یس کر کے تیزی سے نیچے کی منزل کی طرف بھاگی تاکہ ماما سے پیپا کی بات کروا سکے

مما کو سیل فون دے کے وہ دوبارہ پھر ادھر ادھر مٹر گشت کرنے لگی۔۔۔۔۔

سنیے سنیے ایکسیوزمی مس یہ آپ کی جیولری وہاں اوپر آپ کے پرس سے گر گئی تھی میں کب سے آپ کو تلاش کر رہا تھا مگر آپ تو پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئیں
مونا کو پیچھے سے کسی اجنبی کی آواز سنائی دی

اور اس نے واپس مڑ کے اس کی طرف دیکھا

وہی خبیث علی ہاتھ میں مونا کے جھمکے رکھے مسکرا رہا تھا 🐱🐱🐱

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

مونا کا اس کی شکل دیکھتے ہی پارہ ہائی ہو گیا
مگر اگلے ہی لمحے کچھ سوچ کے اس پہ ہنسی کا دورہ پڑ گیا 😂😂😂😂😂

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور وہ بغیر کچھ کہے نان سٹاپ ہنسے جا رہی تھی

سنیے محترمہ ایک تو میں نے آپ کی چیز آپ کو واپس کی دوسرا آپ میرا تھینکس بولنے کی بجائے یہ
پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہی ہیں

وجہ پوچھ سکتا ہوں اتنی خوشی کی؟

علی نے مونا کی بچگانہ حرکت کے سبب ماتھے پہ بل ڈال کر کہا
مسٹر علی لڑکیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والے ان کے بارے میں اتنے مہان خیالات کے مالک
افلاطون ٹائپ بندے!
سڑک چھاپ لڑکوں کی طرح ایک لڑکی کے فضول قسم کے جھمکے اٹھا کے اسے تلاش کرتے پھر رہے
ہیں

مائی گارڈوٹ آپلازنت سرپرائز

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مونا نے اس کے ہاتھ سے بندے پکڑ کے قریب رکھی ڈسٹ بن میں ڈالتے ہوئے کہا
<https://www.facebook.com/ClassicUrdu>

مائنڈ یور لینگویج

میں نے یہ جھمکے اس خیال سے اٹھا لیے کہ ہو سکتا ہے گولڈ کے ہوں اور کوئی ان کی گمشدگی سے
پریشان ہو رہا ہو -----

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ آپ کے پرس سے گرے ہیں تو وہیں ان کے اوپر دونوں پاؤں رکھ کے گزر جاتا ہاتھ لگانا تو دور کی بات ہے

😊😊😊😊 مقابل نے اسی لہجے میں جواب دیا

میرا خیال ہے کہ آپ کو کسی نے لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی مونا کابی پی شوٹ کر گیا
😡😡😡😡

اوہیلو میں بہت دیر سے آپ کا لحاظ کر رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم میرے سر پہ چڑھ جاؤ اور
😡😡😡 میرے بارے میں جو دل کرے بکو اس کر دو

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> مد مقابل برابر جوڑ کا تھا ہار نہ ماننے والا

تو مت کرو لحاظ کر لو جو کرنا ہے

میں بھی تو دیکھوں تم کتنے پانی میں ہو

😡😡😡 مونا غصے سے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

جو کرنا ہے وہ تو میں کر ہی لوں گا مجھے آپ سے پوچھنے یا اجازت لینے کی ضرورت نہیں آپ بھی ذرا تمیز
 سے بات کیا کریں دو گز کی لمبی زبان ہے محترمہ آپ کی

اور یہ کل رات کیا اول فول باتیں لکھ کے مجھے سینڈ کی تھی خبردار اگر آئندہ مجھے اس قسم کے فضول
 میسیجز کیے تو؟
 علی کہاں چپ رہنے والا تھا

تو کیا کر لیں گے ہاں نہیں کرتی تمیز سے بات اور ایک نہیں سو میسیج کروں گی ایسے ہی لکھ لکھ کے کروں
 گی کر لو جو تم سے ہو سکتا ہے

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں آخری بار وارن کر رہا ہوں زبان کو لگام دیں اپنی ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ میں کسی لڑکی سے
 مخاطب ہوں

علی اس کی قینچی کی طرح کچر کچر چلتی زبان سے تنگ آ کر بولا

اوائے دھمکی کس کو لگا رہے ہو جیمز بانڈ کی اولاد اپنے بابا کو بتا کے ایک منٹ میں ساری اکڑ نکلوا دوں گی
 زیادہ تر ٹر کی میرے آگے 🐱 🐱 🐱

اچھا تمہارے باپ پر ائم منسٹر لگا ہوا ہے نہ جو مجھے بغیر کسی وجہ کے پھانسی پہ چڑھا دے گا خود کی بیٹی
 دیکھو عقل سے پیدل راہ چلتے ہر لڑکے سے چونچ پھنسا کے کھڑی ہوتی ہے

علی ترکی بہ ترکی جواب دے کر حساب برابر کیے جا رہا تھا 😊 😊 😊 😊 😊

دیکھ لوں گی میں تمہیں یاد رکھنا اس ساری باتوں کا تمہیں حساب دینا ہو گا معاف نہیں کروں گی میں
 Support@classicurdumaterial.com 🦊 🦊 🦊

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونامما کو اپنی طرف آتا دیکھ کر لڑائی پیچ میں ادھوری چھوڑ کے واپس مڑ گئی
 عجیب پاگل ہے پیچھے ہی پڑ گئی سٹوپیڈ نانسینس
 علی منہ میں بڑبڑاتا ہوا واپس مڑا 😞 😞 😞

سوہا یہ چھوڑو موبائل کی جان پہلے میری بات غور سے سنو
 مونانے بریک میں سوہا کے ہاتھ سے موبائل چھینتے ہوئے کہا

بکو جلدی میرے پاس وقت نہیں ہے

سوہانے ازلی اکڑ سے گردن تن کے کہا

وہ لڑکا نہیں علی یار وہ مجھے کل مارٹ میں ملا تھوڑا بہت نہیں اچھا خاصا بد تمیز ہے

میری اس سے وہاں بہت لڑائی ہوئی

مونانے سوہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تو یہ کونسی نئی بات ہے تیری تو آئے روز کسی نہ کسی سے لڑائی ہوتی رہتی ہے

کیا صلح کرنی ہے اس سے

سوہانے ہینڈ فری بالوں کی اوٹ میں چھپا کے کانوں میں لگاتے ہوئے کہا

نہیں صلح کرتی ہے میری جوتی

مجھے تو اسے سبق سکھانا ہے پہلے تو میں سریس نہیں تھی اب تو میں نے عہد کر لیا ہے اس علی کے بچے کو

اس کی اس کی اوقات یاد دلا کے رہوں گی جینا نہ حرام کیا اس کا تو میرا نام بھی مونانہ نہیں

مونانے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

اچھا تو پھر تم ابھی سے اپنا نام جنت بی بی رکھ لو کیونکہ وہ محترم تمھاری پہنچ سے باہر ہیں

سوہانے جلتی پہ تیل چھڑکا

یار کیسی دوست ہے تو اس مشکل میں میرا ساتھ دینے کی بجائے مجھے ٹکے ٹکے کی باتیں سنار ہی ہو؟

مونا جو پہلی ہی علی کی باتوں پہ تپی بیٹھی تھی مزید تپ گئی۔۔۔۔

او کے مونا ڈار لنگ بتائیے دوست کی خوشی کی خاطر ہمیں کیا قربانی دینی ہے دل قربان کرنا ہے یا جان وارنی ہے

ہم دل و جان سے آپ کے ساتھ ہیں حکم فرمائیں

ارے ارے کچھ نہیں کرنا ایسا ویسا بس تم نے روز میرے ساتھ صبح سورج نکلنے سے پہلے اسی پارک میں جہاں علی جاگنگ کرتا ہے میرے ساتھ جاگنگ کرنے جانا ہے چند دن بس وہاں جا کے اسے روز اتنا تنگ کریں گے کہ اسے نانی یاد آجائی گی اپنی بڑا آیا مجھے تمیز سکھانے والا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونانے اپنے سوچے ہوئے پلان کے مطابق سوہا کو تیار کیا ہائے میری جان دل مانگ لیتی جگر مانگ لیتی گردہ پھیپھڑا سب تجھے دے دیتی پر یہ صبح نیند کی قربانی کیوں مانگ لی ظالم ایک ہی توشے ہمیں اس دنیا میں جان سے زیادہ عزیز ہے وہ بھی تم چھیننے پہ تلی بیٹھی ہو

اف میرے خدا سوہا یہ فضول کے ڈرامے بند کرو اور صبح وقت پہ آجانا ہمارے گھر ورنہ میں تمہارے
 گھر آ کے تمہارا بستر پہ ہی گلا دبا دوں گی
 مونانے سوہا کو غراتے ہوئے کہا
 اچھا اچھا میرے آقا پہنچ جاؤں گی اور کوئی حکم؟
 نہیں بس یہی احسان کافی ہے آپ کا ہمارے اوپر جو ہم زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے
 مونانے سوہا کا کان کھینچتے ہوئے کہا

صبح فجر کی نماز ادا کر کے مونابلیک ٹراؤز اور فل فٹنگ کی ریڈ شرٹ پہن کے شوز کی لیسز باندھ رہی
 تھی جب سوہانے اس کے روم میں انٹری ماری
 چلو اب دیر ہو رہی ہے

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 سوہانے اسے بازو سے پکڑ کے گھسیٹا

سوہا مجھے تو وہ الو کا پٹھا کہیں نظر نہیں آ رہا جس کی خاطر اتنی صبح صبح یہاں پارک میں کھجل خوار ہو رہی
 ہیں

مونانے سوہا کے ساتھ جاگنگ ٹریک پہ آہستہ آہستہ دوڑتے ہوئے ارد گرد دیکھ کے کہا
 شش چپ وہ دیکھ دوسری طرف ادھر ہے وہ سپیڈ بڑھاؤ اس سے آگے نکلتے ہیں

سوہانے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا
 دونوں برق رفتاری سے بھاگتی ہوئی علی کے برابر پہنچ گئیں
 سوہا یہ آج کل کے لڑکے اتنی جلدی کیوں اٹھ جاتے ہیں مونا نے جاگنگ کرتے ہوئے علی کے قریب
 آکر بلند آواز سے کہا 😊😊😊

بھئی صبح صبح پارک میں لڑکیوں کو امپریس کرنے کے لیے
 سوہانے جواب دیا 😊😊😊😊

بندر جیسی شکل ہو تو چاہے بندہ اولمپک ریس بھی بھاگ بھاگ کے جیت لے کوئی نہیں پھنسنے گئی
 https://www.classicurdumaterial.com 😊😊😊

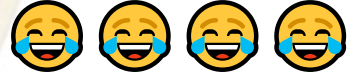
Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial مونا نے پھر نشتر چلایا

کیا پتہ کوئی اندھی کافی ادھر گھوم ہی رہی ہو جس پہ ناول پڑھ پڑھ کے اور فلمیں دیکھ دیکھ کر محبت کا
 بھوت سوار ہو وہ پھنس ہی جائے 😊😊😊😊

سوہا کو بھی ایک سے بڑھ کر ایک جواب سوچھ رہا تھا

سوہاڈار لنگ اگر کوئی نہ پھنسی تو سوچو کہیں یہ لڑکے ایسے ہی بھاگ بھاگ کے مرنے جائیں



مونانے اب کے بارسیدھی چوٹ لگائی

وار کرار تھا جس کا جواب ضروری تھا

ایک منٹ رکیں ذرا آپ دونوں <https://www.classicurdumaterial.com>

علی نے انھیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

صبح صبح تمیز و تہذیب کی مالک اور سلیقہ شعار لڑکیاں گھر میں اپنے ماں کے ساتھ کیچن میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں

اور تم جیسی بد تمیز نکمی کام چور یہاں پارک میں لڑکوں کے ساتھ فضول قسم کی دوڑ لگا کے حالات حاضرہ کے بارے میں سب کو خبریں فراہم کرتی ہیں کیا اب بھی آپ کا خیال ہے کہ کوئی مجھ جیسا شریف انسان ایسی لڑکیوں سے محبت کے بارے میں سوچ سکتا ہے شادی تو بہت دور کی بات ہے؟

علی نے اچھا خالصو جیکل سوال کھڑا کر دیا تھا جس کا مونو کو فوری طور پر کوئی جواب نہیں سوچا تھا

اور وہ ان دونوں کو وہیں حیران کھڑا چھوڑ کے آگے بڑھ گیا تھا 😞 😞 😞 😞 😞

مونو یہ ہماری باتوں کا جواب دے کر گیا ہے یا ہماری بے عزتی کر کے گیا ہے؟ 😞 😞 😞

سوہانے ایک طرف پتھر کے بچہ بیٹھتے ہوئے کہا
پتہ نہیں کیا کر کے گیا ہے

اوہ گاڈ اتنے لیٹ اب جو پاپا سے ناشتے کی میز پر عزت افزائی ہوگی وہ واقعی بے عزتی ہوگی
چلو سوہا بھاگو

ہم لیٹ ہو چکی ہیں
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونو نے ٹائم دیکھ کر چلاتے ہوئے کہا

علی کے یونی پہنچتے ہی ماریہ اس پہ برس پڑی
تمہیں علم تھا نہ کہ آج میرے برتھ ڈے ہے

مگر مجال ہے جو محترم نے گفٹ دینا تو دور رسم دنیا نبھانے کی خاطر وش ہی کیا ہو

بس یہی تھی تمھاری محبت؟

ماریہ رات سے علی کی طرف سے مسلسل نظر انداز کرنے کی وجہ سے تپی بیٹھی تھی
ماریہ تمھیں بہت اچھی طرح علم ہے کہ میں یہ پیار و یار کے چکروں میں نہیں پڑتا بہت ہی حقیقت پسند
بندہ ہوں

تمھیں بھی میں نے اسی لیے پسند کیا تھا کہ تم بھی میری ہم خیال ہو
یہ برتھ ڈے و شز یہ گفٹ دینا ذرا اسی بات ایک دوسرے کو بتانا یہ فضول کے لڑائی جھگڑے مجھے
بالکل پسند نہیں

اپنا تو بس ایک ہی زندگی گزارنے کا اصول ہے جیو اور جینے دو
کیا ضرورت ہے یوں دوسروں کی خاطر خود کو اذیت دینے کی پہلی بات یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں تھا اور
دوسری بات اگر تمھارا دل چاہ رہا تھا کہ میں تمھیں وش کروں تو مجھے بتا دیتی
علی نے ماریہ کی اچھی خاصی کلاس لی تھی

مگر اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتی ہے
کم سے کم کزن ہونے کے ناطے اب تو وش کر سکتے ہو گفٹ تو چلو مت دینا خالی زبان سے ہی کوئی دعا
دے دو

ماریہ نے منہ بنا کے کہا

تو مجبور اعلیٰ ماریہ کو ساتھ لے کے گفٹ شاپ چلا گیا اور اسے اس کی پسند کا تحفہ لے کر اس سے جان چڑھائی

افسوس ایک تو یہ لڑکیاں بھی نہ پتہ نہیں کیوں چاہتی ہیں کہ ہم سب کام کاج چھوڑ کر بس لٹو بن کے ان کے پیچھے گھومتے رہیں

رات کو علی اپنے بستر پہ لیٹا سوچ رہا تھا کہ اسے صبح مونا اور سوہا کی پارک میں ملاقات یاد آگئی موبائل آن کر کے دیکھا تو مونا آن لائن ہی تھی اس نے کچھ سوچ کر مونا کی اصلاح کے لیے پوسٹ لکھی اور اسے ساتھ ٹیک کر دیا

مونا کی اچانک علی کی پوسٹ پہ نظر پڑ گئی
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com لکھا تھا

اچھی لڑکیاں گھر کی چار دیواری میں ہی اچھی لگتی ہیں جو صبح اٹھ کے گھر والوں کے لیے ناشتہ تیار کرتی ہیں اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں سے جنت بنا دیتی ہیں اور بری لڑکیاں صبح صبح ریڈ شرٹ پہن کے بنا دوپٹہ لیے پارک میں مردوں کے ساتھ کندھے سے کندھے ملا کے دوڑ لگا رہی ہوتی ہیں

پوسٹ کا ایک ایک لفظ مونا کو دعوت جنگ دے رہا تھا صاف پتہ چل رہا تھا کہ اس کی طرف انگلی اٹھائی گئی ہے

نیچے اچھے خاصے ہاہاہا کے ری ایکٹ مونا کے غصے کو اور بڑھا رہے تھے
مسٹر علی آپ کی سوچ بہت اچھی ہے آپ جیسے لوگ تو چراغ لے کر بھی تلاش کریں تو نہیں مل سکتے
ہماری نو کرانی ماشاء اللہ بہت سگھڑ ہے ہر فن مولا ہے کھانا تو کیا کمال کا بناتی ہے
ناشتہ لُچ ڈنرو ہی بناتی ہے اور اتنا مزے کا کہ ہم سب انگلیاں چاٹتے رہ جاتے ہیں
جھاڑو پونچھا برتن شرتن ہر کام بہت ہی سلیقے سے کرتی ہے
اس میں آپ کی اچھی لڑکی کی بتائی ہوئی ہر خوبی موجود ہے

بس ذرا سی ان پڑھ ہے گاؤں میں رہنے کی وجہ سے پڑھ نہیں سکی
مگر آپ کے گھر کو جنت بنا دے گی
اگر آپ کو پسند ہو تو میں آپ کے رشتے کی اس سے بات کروں؟

کمنٹ دے کر وہ جواب کا انتظار کرنے لگی
لیکن رپلائی کی بجائے چار پانچ اس جیسی لڑکیوں نے اس کے کمنٹ پہ ہاہاہا ری ایکٹ کیا ہوا تھا

وہ بار بار نوٹیفکیشن چیک کرتی لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی تھی
ہوں اب نہیں بولے گا اچھی لڑکی کا ماما

مونانے موبائل دور پھینکا اور کتاب کھول کے آج کے لیکچر کو دیکھنے لگی
تمام سبق یاد کرتے ہوئے اسے رات کا ایک بج گیا

سونے سے پہلے اس نے ایک بار پھر موبائل چیک کیا تو علی کا انبکس میں رپلائی آیا ہوا تھا
ماشاء اللہ میرا اتنا خیال محترمہ کو کہ میرے لیے لڑکی بھی تلاش کر کے بیٹھی ہیں
بائے داوے گوٹو ہیل میرے ماں باپ زندہ بیٹھے ہیں اس کام کے لیے یہ تم جیسی کم عقل بیوقوف لڑکی
کے بس کی بات نہیں ہے

تم بس لڑنے پہ دھیان دیا کرو اور یہ سوچا کرو کہ اب کونسے نئے طریقے سے لڑنا شروع کرنا ہے
اور تم جیسی لڑکی سے تو کوئی مجھ جیسا سیدھا سادھا شریف بندہ شادی کرنے کے بارے میں نہیں سوچے
گامیرا خیال ہے کہ یہ غلط فہمی میں آپ کی بہت پہلے دور کر چکا ہوں

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ہٹلر کی اولاد

اب تو علی کی خیر نہیں تھی اس نے گولی نہیں سیدھا بم پھینکا تھا
اور جواب دینے کے لیے مونانے اپنی توپوں کا منہ کھول دیا

شادی مائی فٹ

کبھی شیشے میں شکل دیکھی ہے اپنی

رہچھ کے بچے

تمہیں تو کوئی جاہل لڑکی کی شادی کر سکے گی جو تمہارے ان بیک وورڈ خیالوں کو اپنا کر اپنی زندگی جہنم بنا سکے

اور تمہیں یہ کس نے بتا دیا کہ میں تم سے شادی کے لیے مری جا رہی ہوں
 او مسٹر یہ منہ اور مسور کی دال
 تم میں ہے ہی کیا جس پہ میں مر سکوں
 پتہ نہیں کیوں ہر وقت میرے پیچھے پڑے رہتے ہو
 اب اگر مجھے بلایا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
 انڈر سٹینڈ

مونا کہ انگلیاں پھر کی کی تیزی سے لفظ ٹائپ کر رہی تھیں
 علی ایک میسج پڑھتا نہیں تھا
 کہ دو اور آجاتے تھے

یا خدا یہ لڑکی ہے یا بجلی کی تار
 اتنی تیز میں اتنی سپیڈ سے پڑھتا نہیں جتنی سپیڈ سے یہ لکھ رہی ہے
 جس کی زندگی میں شامل ہوگی اسے تو دو ٹائم پندرہ سو وولٹ کے تین وقت جھٹکے ضرور لگایا کرے گی
 علی مونا کے تیزی سے سکریں پہ نمودار ہوتے میسیجز دیکھ کر سوچ رہا تھا

سوہا کی زبانی مونا کو پتہ چلا تھا کہ علی آج شام کو پبلک لائبریری جا رہا ہے

کتنے دن ہو گئے تھے مونانے بھی جنت کے پتے ناول شروع کر رکھا تھا مگر پڑھائی کی مصروفیات کی وجہ سے چارپانچ باب سے آگے نہیں پڑھ سکی تھی

کافی دنوں کے بعد آج وہ فارغ ہوئی تھی اس لیے اس نے پبلک لائبریری جا کے اس ناول کو پڑھنے کا دل کر رہا تھا

دوسرا وہاں جانے سے علی کو تنگ کرنے کا موقع بھی مل جائے گا مونانے چٹکی بجاتے کے اپنے خیال کی تائید کی

اکیڈمی سے وہ سیدھی لائبریری روانہ ہو گئی گھر بتا کے آئی تھی کہ وہ لیٹ آئے گی
بک شلف میں اس ناول کو تلاش کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی تھی آخر کار آدھے گھنٹے کی تلاش کے بعد مل گیا
<https://www.classicurdumaterial.com/>

جو نہی اس نے ناول کو ہاتھ لگایا ایک مردانہ ہاتھ تیزی سے آگے بڑھا اور جھپٹ کے ناول اٹھالیا
یہ میں نے پڑھنا ہے میں نے اسے شروع کیا ہوا ہے علی نے نہایت سنجیدگی سے مونانے کی طرف دیکھ کر
کہا

جی نہیں مسٹر میں اسے پڑھوں گی میں اپنے سارے کام چھوڑ کر صرف اسے پڑھنے کے لئے یہاں آئی
ہوں اس لیے آپ یہ مجھے دیں اور کچھ اور پڑھ لیں

مونانے اس کے ہاتھ سے کتاب چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

نہیں یہ میں نے پڑھنی چھوڑا ہے

نہیں میں نے پہلے پڑھنی

دونوں بچوں کی طرح کتاب کو دونوں طرف سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے
 اوہو یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم دونوں نے یہ لا بھریری ہے کوئی پبلک پبلیس نہیں ہے
 اچانک انھیں پیچھے سے اس سدا کے جلے سڑے لا بھریرین کی آواز آئی
 دیکھیں سر پہلے میں نے یہ کتاب پکڑی اس لیے پہلے میں اسے پڑھوں گا یہ محترمہ زبردستی مجھ سے
 چھین رہی

علی نے بلا کی معصومیت سے کہا

نہیں پہلے میں نے اسے تلاش کیا اس لیے یہ ناول مجھے دیں

مونا بھی کہاں ہار ماننے والوں میں سے تھی

سٹاپ اٹ بند کریں یہ میں میں

ادھر دیں یہ ناول مجھے

لا بھریرین نے اسے پکڑتے ہوئے کہا

یہ تم دونوں میں سے کوئی نہیں پڑھے گا

کوئی اور کتاب دیکھ لو ورنہ جائیں یہاں سے سب آپ دونوں کی لڑائی کی وجہ سے ڈسٹرب ہو رہے ہیں

لا بھریرین نے چہرے پہ چھائی ازلی کر خنگی سے کہا

اور ناول لے کے اپنے کمرے میں چلے گئے

پڑھ لیا ناول ہو گیا سکون

چلو اب جائیں اپنے گھر جا کے اہم کام جو چھوڑ کے آئیں تھی وہ ختم کریں

علی نے طنز سے کہا

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا تم ہو ہی منحوس جہاں پہنچتے ہو میرا کام بگاڑ کے رکھ دیتے ہو

مونانے سارا الزام علی کے سر تھوپا

اور کوئی بھی جواب سنے بغیر تیزی سے ٹھک ٹھک کرتی سیڑھیاں اترنے لگی۔

لاہور کا موسم صبح صبح ہی بہت رومانوی ہو گیا تھا ہلکی ہلکی باد صبا آسمان پہ اٹھکیلیاں کرتے سیاہ بادل

پارک میں جا بجا کھلے رنگ رنگ کے پھول مل کر ایک عجیب ہی احساس پیدا کر رہے تھے

علی کب سے جاگنگ ختم کر کے وہیں پہنچا یہ بیٹھا اس موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا

زیادہ تر لوگ صبح کی سیر کر کے واپس گھروں کو جا چکے تھے

علی نے بھی جانے کا موڈ بنایا اور اٹھ کر گیٹ کی طرف چل دیا

اچانک سے اس کی نظر سفید موتیے کے ان گنت کھلے پھولوں کی کیاری کے قریب کھڑی موناپہ جا

پڑی

جو کہ اپنے نرم و ملائم ہاتھوں سے پھولوں کو چھیڑ کر تنگ کر رہی تھی

جینز کے ساتھ اس کا پسندیدہ بلیک کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی بلیک کلر میں اس کی سفید و گلابی رنگ

میں مزید نکھار پیدا ہو گیا تھا

ہوا کے جھونکے اس کے ریشم سے نرم بالوں کو انگلیوں سے بکھیر رہے تھے
 علی کی اس پہ نظر پڑی اور پھر وہ نظر ہٹانا ہی بھول گیا
 کاش کہ ہم کسی اچھے حالات میں ملے ہوتے تو میری پہلی محبت کی حقدار صرف تم ہوتی
 علی نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا
 پتہ نہیں کس کی لاٹری تیرے نام کی نکلے گی
 چلو لاٹری نہ سہی ٹکٹ خرید کر امیدوار تو بن سکتے ہیں کیا پتہ نمبر لگ ہی جائے
 علی انھیں خیالوں میں گم مونا کے نزدیک پہنچ گیا
 پھول توڑنے کا ارادہ ہے تو میں مالی کو بتاتا ہوں ابھی؟
 علی نے مونا کے قریب جا کے بلند آواز میں کہا
 مونا پیچھے سے مردانہ آواز پہ بری طرح سٹیٹ گئی
 علی پہ نظر پڑتے ہی موڈ آف ہو گیا
 مسٹر میں پھول توڑ نہیں رہی تھی بس انھیں چھو کے محسوس کر رہی تھی
 مونانے اس کی آمد پر جل کر کہا
 اچھا کیا محسوس ہوا مجھے بھی بتائیں
 علی نے مونا کے غصے کو یکسر نظر انداز کر کے اسی نرم لہجے میں پوچھا
 آپ کو کیوں بتاؤں آپ میرے کیا لگتے ہیں؟

مونانے اسے تپے لہجے میں کہا

تورشتے داری بنا لیتے ہیں میرے رشتوں کے خانے میں میری سویٹ وائف کا خانہ خالی ہے کیا آپ اس خالی خانے کو پر کرنا پسند کریں گی؟

علی کے اچانک اس غیر متوقع سوال سے موننا جھنپ گئی کوئی جواب یاد نہیں آ رہا تھا بلکہ جو ایک آدھ اچھا سا جواب ذہن میں گردش کر رہا تھا غصے کے ساتھ ساتھ وہ بھی سب اڑ گیا تھا

ہاں تاکہ تم ہر وقت بلا وجہ مجھ سے چونچ پھنسا کر بیٹھے رہو محبت کی تو آپ سے توقع ہی فضول ہے اتنے دنوں سے روز بلا ناغہ مجھ سے لڑ رہے ہو ایک دفعہ بھی سوری کرنے یا مجھے منانے کی کوشش کی؟ موننا نے اپنی دانست میں سب سے بہترین جواب دیا

ارے آپ ایک دفعہ کی بات کر رہی ہیں میں تو آپ کو تمام عمر منانے کو تیار ہوں

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بس ایک بار ہاں تو بولیں

سٹوپڈ نہیں کرنی مجھے تم سے کوئی شادی وادی ہنہہ

موننا ناک سکیڑتی آگے بڑھ گئی

ٹھیک کہتے ہیں شاعر کہ خدا جب حسن دیتا ہے تو نخرے آہی جاتے ہیں

اور جب حسن چھڑ پھاڑ کر ملا ہو تو ساتھ میں دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے

چل بھی علی تو اپنے اسی کلاسک پیس ماریہ کی خیر خبر لے جا کے یونی

کیونکہ تیری پھوٹی قسمت میں وہی لکھی ہے



بارش کی ہلکی ہلکی پھوہار سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا تھا

ہر طرف درخت دھل کر ماحول میں عجیب تازگی بکھیر رہے تھے اور گھر کے لان میں برآمدے کے پلر کے نزدیک اگی ہوئی رات کی رانی میں سفید رنگ کے موتیے جیسے پھول کھل کھل کے سارا گھر خوشبو سے معطر کر رہے تھے

مونا اپنے کمرے سے باہر آئی رات کے دس بجنے والے تھے صاف آسمان پہ سفید بادلوں کے ٹکڑے چاند کے ساتھ چھپن چھپائی کھیل رہے تھے

ایسے موسم کی تو وہ دیوانی تھی

بل کھاتی سیڑھیوں کے درمیان میں ٹیک لگا کے بیٹھ گئی اور آسمان پہ بادلوں کے سنگ آنکھ مچولی کھیلتے چاند کو دیکھنے لگی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

بے ارادہ ہی دل اس خوبصورت ماحول میں میوزک سننے کو چاہنے لگا

اوہ آج تو سچر ڈے ہے اور اس کے پسندیدہ آر جے شان کا شو بھی ایف ایم پہ شروع ہونے والا تھا

مونانے ہینڈ فری کانوں میں دیئے اور ایف ایم کے مطلوبہ سٹیشن کی سیٹنگ کرنے لگی

شونہ جانے کب سے شروع تھا مونا بھی اس حسین موسم کا نظارہ کرتی آر جے شان کی باتوں سے محفوظ ہونے لگی

جی تو کوئی بھی فرمائش کرنی ہو کوئی غزل یا کوئی بھی پیغام کسی کے بھی نام دینا ہو تو اٹھائے موبائل اور ہمیں ایک چھوٹا سا میسج کر دیں ہمارا نمبر ہے سکس فائیو

مونا کا دل خان صاحب کو سننے کے لیے مچنے لگا
اور اس نے موبائل کی سکرین پہ ٹائپ کرنا شروع کیا

خان صاحب کا سونگ

یاداں وچھڑے سجن دیاں آیاں

اکھیاں چوں مینہ وسدا

لگا دیں

مونا فرام لاہور کینٹ

آر جے نے تھوڑی دیر بعد اس کا میسج پڑھا اور اس کی پسند کا گانا چلا دیا

وہ اس نغمے کے دھیمے دھیمے سروں کی لے میں کھوسی گئی

اچانک درمیان میں آر جے نے گانا سٹاپ کیا اور بولا ہمیں ایک بہت ہی مزے کا میسج موصول ہوا ہے
علی فرام لاہور کینٹ سے کہ

یہ جن محترمہ نے اس سونگ کی فرمائش کی ہے ان سے گزارش ہے کہ اگر ان کے رونے کا موڈ ہے یا

انہیں کسی کی یاد ستا کر آنسو بہانے کو دل کر رہا تو پلیز اکیلے میں بیٹھ کر یہ نیک کام سرانجام دیں

ہمارا کیا قصور ہے ہمیں کیوں ایسے گانے سنوا کر سیڈ کر رہی ہیں

جی تو مس مونا!

محترم علی صاحب کی کہنے کے مطابق یہ گانا یہیں ختم کرتے ہیں اور ان کی پسند سے یہ سونگ سنتے ہیں

ساون بائے جنون

گرج برس ساون گر آؤ _____

تیز میوزک کی آواز سے گھبرا کر مونانے ہینڈ فری کان سے الگ کی اور علی کی اس حرکت کا منہ توڑ

جواب دینے لگی

یہ جن صاحب نے مجھے اکیلے بیٹھ کر رونے کے مشورے سے نوازا ہے ان کی شان میں ایک غزل لکھی

ہے ابھی ابھی

تم روؤ <https://www.classicurdumaterial.com/>

تمہارا پورا خاندان روئے Support@classicurdumaterial.com

تمہارے اگلے پچھلے روئیں <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تمہارے کہنے سے

روتی ہے میری جوتی

آر جے نے خوب ٹھہر ٹھہر کر مریج مصالحہ لگا کے پڑھا

سٹوڈنٹ انسینس بات کرنے کی تمیز بھی ختم ہوتی جا رہی ہے

کسی کے بارے میں ایسے میسج کرتے

چلو ابھی فٹاٹ ایک منٹ سے پہلے میسج کر کے شو میں اس بے تکی غزل کی معافی مانگوں
 علی کا دوسرے ہی لمحے موبائل کی سکرین پہ میسج ابھرا

تم معافی مانگوں

تمہارا خاندان معافی مانگے

تمہارے اگلے پچھلے معافی مانگیں

معافی مانگتی ہے میری جوتی

مونانے پھر اسی لہجے میں لکھ بھیجا

اگلے ہی لمحے موبائل سکرین پہ کسی کے کال کی بل بجنے لگی

ہیلو مونانے ریسیو کرتے ہی کہا

پہلے تو میرا خیال تھا کہ تم نادان ہو اس لیے ایسی حرکتیں کرتی ہو

مگر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہارے دماغ میں عقل نام کا خانہ ہی خالی ہے

اس لیے تمہارے ساتھ بات کرنا ہی فضول ہے

دوسری طرف علی مونانے ان اوٹ پٹانگ میسیجز سے فل تپا بیٹھا تھا

تو مت کرو مجھ سے بات میں نے کیا تمہیں دعوت نامہ سینڈ کیا تھا کہ علی صاحب مجھ سے بات کر لیں

مونانے بڑے سکون سے جواب دیا

اور جب تم اس قسم کے بیہودہ میسیجز لکھ لکھ کے مجھے بھیجو گی تو میرا تو دماغ خراب ہو گا ہی علی نے اگلا سوال کر دیا _____

تو مت پڑھو میرے بیہودہ میسیجز میں کون سا تمھاری گردن کو زبردستی پکڑ کے موبائل سامنے کرتی ہوں کہ یہ میرے میسیجز ہیں آپ کی بڑی مہربانی پڑھ لیں انہیں مونا نے اسی انداز میں جواب دیا

میرے پاپا ٹھیک کہتے ہیں خواتین سے بحث کرنے سے بہتر ہے بندہ کسی دیوار میں ٹکرا مارے علی نے سرپیٹتے ہوئے کہا _____

تو مار لو مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے میں نے کون سی نرس ہوں جو مرہم پٹی کرنے آ جاؤں گی مونا کی ڈھٹائی میں رتی بھر فرق نہیں آیا تھا

میں نے کسی دن تمھیں شوٹ کر دینا ہے بچ جانا تم میرے ہاتھ سے سٹوپڈ لڑکی _____
<https://www.classicurdumaterial.com/>
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس سے پہلے کی مونا مزید کوئی جواب دیتی فون کھٹ سے بند ہو گیا _____
 مونا علی کو تنگ کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی اب آیاناہ اونٹ پہاڑ کے نیچے مجھے شوٹ کرے گا _____

اس سے پہلے تجھے نہ میں بم سے اڑا دوں گی
 مونا بڑبڑاتی ہوئی کمبل تاننے لگی



مونا کافی دیر سے کمرے میں تنہا بیٹھی میٹھ کی گتھیاں سلجھا رہی تھی لیکن سوال اس کے دماغ کی پہنچ سے باہر تھے سوہا کے پاس جاتی ہوں اس نے یہ کلاس اٹینڈ کی تھی اسے ضرور آتے ہوں گے
 مونا دو منٹ کے اندر سوہا کے گھر میں گھس کر اسے باہر سے ہی آوازیں لگانا شروع ہو گئی تھی
 ابھی وہ سوہا کے کمرے سے کافی دور تھی جب اس کی نظر اس سٹریل انسان پہ پڑی وہ حیرت سے اچھل پڑی

تنت تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

سوہا کے گھر میں بھی تم میرے پیچھے پہنچ گئے

مونا کا اس کی شکل دیکھتے ہی غصے سے برا حال ہو جاتا تھا

اوائے مس صاحبہ یہ میری پھپھو کا گھر ہے اور میں یہیں رہتا ہوں آپ کو بتایا نہیں سوہا نے جویوں

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی ہو؟

سوہا سوہا مونا سے فل ولیم سے آوازیں دیتی کمرے میں پہنچ گئی جو بینڈ فری کانوں میں گھسا کے میوزک

پہ بے سدھ بیٹھی جھوم رہی تھی

مونا کی اچانک آمد پہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی

تم کب آئی مونا اور موڈ کیوں خراب ہے خیر ہے؟

سوہانے اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھا
 باقی باتیں تو بعد میں کرتے ہیں پہلے یہ بتاؤ کہ یہ محترم علی کب سے تمہارے گھر میں ہے اور تم نے مجھ
 سے اس کا ذکر کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا مونا نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے کہا
 ارے یار تم نے بتانے کا موقع ہی کب دیا تھا جب دیکھو بیچارے کے پیچھے ہاتھ دھوکے پڑی رہتی ہر
 وقت اس کی برائیاں ہی کرتی رہتی تو میں پھر اس کی اچھائیاں کہاں سے بتاتی تھیں
 سوہانے صفائی پیش کی
 نہیں بندہ بتا تو سکتا ہے کہ تم اس جن نما انسان کو جانتی ہو تو انسان اس کی کسی کو شکایت تو لگانے والا بنتا
 ہے

مونافار گارڈسک معاف کر دو میرے بیچارے معصوم سے کزن کو کیوں اس کی جان لینے پہ تلی ہو
 سوہانے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا
 معصوم تو بہ یہ خوبی اس میں کب پیدا ہوئی
 مونانے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

چلو تم ذرا مل کے اس سے تعارف کر لو شاید تم دونوں میں موجود غلط فہمیاں دور ہو جائیں
 میں بلاتی اسے
 علی علی ایک منٹ بات سنو
 سوہانے اسے آواز دی

علی ان سے ملو یہ میری بیسٹ فرینڈ مونا
 اور مونا یہ علی میرے ماموں کے بیٹے اور میرے مینگیتر کے چھوٹے بھائی
 سرگودھا سے یہاں آئی ٹی پڑھنے آئے ہیں
 سوہانے اس کا تعارف کروایا
 تم دونوں ایک دوسرے سے باتوں کرو میں چائے بنا کے لاتی ہوں
 سوہا کمرے سے کھسک گئی

تو آپ انجانے میں نہیں بلکہ جان بوجھ کر میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں

پہلے مارٹ میں میرے پیچھے پھر لا بھری، پارک اور رات

ایف ایم پہ بھی موجود تھے وہ سب اتفاق نہیں

بلکہ یہ سب آپ نے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کیا تا کہ میری محبت حاصل کر سکو

لیکن تم کان کھول کے سن لو

میں تمہارے کبھی ہاتھ نہیں لگوں گی

چاہے تم جتنے مرضی پا پڑ بیلو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

پا پڑ بیلوں تم شکر کرو میں تمہاری شکل برداشت کر کے یہ تمہاری اتنی فضول بکواس سن رہا ہوں وہ بھی

اس لیے کہ تم سوہا کی فرینڈ ہو

ورنہ تم جیسی بد تہذیب لڑکی کو میں کب کا ہاتھ پکڑ کے گھر سے نکال چکا ہوتا

علی نے اس کے نزدیک آکر کہا

مونا بھی غصے سے تن کر کھڑی ہو گئی

او مسٹر یہ اپنا تھرڈ کلاس رعب کسی اور پہ جھاڑنا مجھ پہ تو تمہاری ان چیپ حرکتوں کا رتی بھرا اثر نہیں

ہونے والا

تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم وقت پہ کسی اور لڑکی کو پھنسا لو یہ نہ ہو کہ میں بھی ہاتھ نہ آؤں اور

باقیوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو

مونانے اسی کرخت لہجے میں کہا

تم سمجھتی کیا ہو اپنے آپ کو حور پری یا کوئی اپسرا

جس کو پانے کے لیے ہر بندہ مر رہا ہے

علی نے غصے میں مونا کا بازو کھینچ کے کلائی مروڑتے ہوئے کہا

نرم و نازک کلائی میں پہنی کالے رنگ کی چوڑیاں اتنی سختی برداشت نہ کر سکیں اور چھناکے سے ٹوٹ

کر مونا کے بازو میں چبھ گئیں

آہ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے مجھے مونا علی کے اچانک حملے سے شدید گھبرا گئی تھی

نہیں چھوڑتا کر لو جو کرنا ہے

علی نے اس کے دونوں بازو مروڑ کر پیچھے کمر کے ساتھ لگا کے اسے اپنی طرف جھٹکا دیتے ہوئے کہا

تتلی سانازک وجود علی کے چوڑے سینے سے ٹکرایا اور وہ بے یقینی سے اس کی بھری ہوئی لال آنکھوں کی طرف دیکھنے لگی

شاید اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ بندہ اتنا جنونی بھی ہو سکتا ہے خوف اور درد سے کوئی لفظ اس کے منہ سے نہیں نکل رہا تھا

وہ صرف بری طرح مچل کر اس کی مضبوط گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں تھی علی نے پہلی بار اسے اتنے نزدیک سے دیکھا تھا

روئی سے نرم بدن پہ ابھرتی نیلی رگیں صاف نظر آرہی تھی

چاند سے زیادہ روشن بے داغ چہرہ ریشم سے زیادہ نرم بال وہ ایک اپسرا ہی تو تھی

علی کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی اس کے غصے پہ کوئی اور جزبہ غالبہ پانے لگا تھا

دل میں بہت شدت سے اک خواہش نے دماغ کے ساتھ بغاوت کر کے سراٹھایا تھا

کہ وہ اس پری کے ماتھے کو ہونٹوں سے چھو کے دیکھے

علی کو اپنے مچلتے جزبے پہ حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور اس نے مونا کو دھکا دے کر خود سے دور کیا

کیونکہ اگر وہ چند سیکنڈ اور اس کے قریب رہتا تو شاید آج انہونی ہو جاتی

وہ اپنی منہ زور خواہش پہ قابو پاتا اسے وہیں سسکتی چھوڑ کر تیزی سے باہر نکلا

ٹوٹی ہوئی چوڑیاں چھبنے سے مونا کا بازو شدید زخمی ہو گیا اس میں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا

وہ آنسو کو گلے میں ہی پیتی بڑی تیزی سے گھر کی طرف بھاگی

کتنی دیر تک وہ کمرے کے بیسن پہ کھڑی نل کے پانی سے بازو کو دھور ہی تھی
 لیکن اس چوٹ سے زیادہ درد علی کے اس برے رویے کا تھا جس کی مونا کو بالکل توقع نہ تھی
 وہ ایک پڑھا لکھا سمجھدار لڑکا تھا پھر ایسی حرکت کیوں کی اس نے
 غم کی شدت سے وہ ہچکیاں لے کے بری طرح رو رہی تھی
 خون بہنا بند ہو گیا تھا

اس نے زخموں پہ پاؤ ڈین لگائی درد کی دوالی اور موبائل کو سائلنٹ پہ لگا کہ سونے کی کوشش کرنے لگی
 کوشش کر کے اسے نیند آ ہی گئی تھی
 سونے سے پہلے اس نے تہیہ کیا تھا کہ اب وہ اس جنگلی کو کبھی منہ نہیں لگائے گی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کمر دھوکا دہن عقدہ غزال آنکھیں پری چہرہ
 شکم ہیرا بدن خوشبو جبیں دریا زباں عیسیٰ

علی کو بہت دنوں بعد اس کا پسندیدہ شعر مونا کو سوچتے ہوئے یاد آیا
 مگر نیند تھی کہ آنکھوں سے کوسوں دور تھی
 روز اس کا ہزاروں لڑکیوں سے واسطہ پڑتا تھا مگر ان کو دیکھ کر کبھی اس قسم کے خیال نہیں آیا

بلکہ وہ تو خواتین کی بہت عزت کرتا تھا کبھی غلطی سے کسی کی طرف نظر اٹھ جاتی تو وہ جلدی سے نظریں جھکا لیتا

اس کو گھر سے یہی تہذیب سکھائی گئی تھی

مگر آج اس کے سارے اصول تعلیم تہذیب دھری کی دھری رہ گئی اور اس نے جاہلوں کی طرح ایک کمزور لڑکی پہ حملہ کر دیا

نہیں میں نے کچھ نہیں کیا قصور سارا اس کا ہے وہی ہر بار ایسی حرکتیں کر کے جان بوجھ کر مجھے اشتعال دلاتی ہے

علی کے دماغ میں ایک جنگ جاری تھی

مگر جو بھی ہے تجھے اس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا یہ تیری غلطی ہے اور تجھے اس برے رویے کی اس سے معافی مانگنی چاہیے

علی نے نیٹ آن کر کے مونا کی آئی ڈی کی طرف اس امید سے دیکھا شاید وہ آن لائن ہو مگر سبز بتی آف تھی

یقیناً اکیلی بیٹھی رو رہی ہو گی

علی کے نظروں میں اس کی درد کے مارے آنکھوں سے بہتے آنسو کا عکس ابھرنے لگا مجھے فون کر لینا چاہیے

شدید احساس شرمندگی سے علی نے نمبر ڈائل کیا

مگر ہر بار بل بچ کر خاموش ہو جاتی اور دوسری طرف کوئی کال ریسپونڈ کرتا
 جو بھی ہو جائے دماغ ساتویں آسمان سے نیچے نہیں اترے گا محترمہ کا
 اب ایک بار بھی میری بات سننا بھی گوارا نہیں کرے گی
 روتی رہو بیٹھ کر اب میں نے بھی بات نہیں کرنی
 علی نے غصے سے موبائل آف کیا اور زور سے بیڈ پہ پٹخ دیا
 انہیں حرکتوں سے مجھے زہر لگتی ہو تم ہر بات میں اپنی مرضی کسی کی ذرا بھر پرواہ نہیں
 علی نے بیڈ پہ لیٹ کے دوبارہ سونے کی کوشش شروع کر دی

مونانے صبح فجر کی نماز پڑھ کے موبائل چیک کیا علی کی دوسو سے زائد مس کالز تھی
 استغفر اللہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایڈیٹ

مونانے کال ہسٹری ڈیلیٹ کی

شاہدہ بیگم نے کمرے میں آتے ہی خبر سنائی کی اس کے تایا اور پھپھو کی فیملی آج لاہور آرہی ہے اس
 لیے وہ کالج سے جلدی آجائے
 موناخوشی سے اچھل پڑی

اس کا مطلب تھا پورا ہفتہ پنک سیر سپاٹے شاپنگ رات دیر تک گئیں

مونا کی تو اپنے کزنز کے آجانے سے عید ہو جاتی تھی
 اسی خوشی میں وہ علی کے ساتھ رات کی لڑائی بھی بھول گئی
 اور ماما کے ساتھ مہمانوں کے آنے کی تیاریوں میں لگ گئی

مونا کے تایا ابو ملک دلا اور کے دو بیٹے احسان اور ذیشان دو بیٹیاں شبنم اور مہک ہیں
 اور تائی جان ثمنہ بیگم بھی ساتھ تھیں

دادا جان ملک سخاوت کی تو مونا میں جان بستی تھی بہت پیار کرتے تھے وہ اس سے

دونوں بھائیوں کی ایک ہی بہن ہے یعنی مونا کی پھپھو جہاں آرا اس کا ایک بیٹا فائدہ دس سال کا اور آمنہ
 آٹھ سال کی ہے

تایا ابو کی اولاد مونا کے ہم عمر تھے سب کے گھر آجانے سے گھر میں خوب رونق لگ گئی تھی ورنہ اتنے
 بڑے بنگلے میں اکیلی مونا کسی بھگلی ہوئی روح کی مانند گھومتی رہتی

مونا کی سب سے زیادہ دوستی تائی امی ثمنہ بیگم کے دونوں بیٹوں احسان اور ذیشان سے بہت زیادہ تھی
 نماز پڑھ کے ساری فیملی صبح کی سیر کے لیے نکل گئی

علی نے سوچ رکھا تھا کہ آج پارک میں مونا سے مل کر ضرور اپنی غلطی کی معافی مانگے گا مگر جب پارک
 میں پہنچا تو مونا کے ارد گرد بیس لوگوں کا جمگھٹا اکھٹا تھا

گھر جا کے سوہا سے پوچھا تو پتہ چلا کہ اس کے رشتے دار ملتان سے ملنے آئے ہیں
رشتے دار کم اور بد تمیز لوگ زیادہ تھے

جب علی نے دو جوان لڑکوں کے ساتھ مونا کو بانٹیک پہ بیٹھے سڑکوں پہ آوارہ گھومتے دیکھا تو اس کا خون
کھولنے لگا

اسے پتہ نہیں کیوں مونا کی ہر بات کی خبر لینی ہوتی تھی
اور اوپر سے تین چار دن ہو چکے تھے محترمہ نے نہ کوئی میسج نہ کال بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی جبکہ
علی کو مونا کا یوں چپ ہو جانا بہت برا لگ رہا تھا

وہ نہیں بلاتی تو تم ہی بلا لو اسے رات کو علی کو لیٹے لیٹے خیال آیا اور اس نے مونا کا نمبر ڈائل کیا
ہیلو مونا از سپیکنگ

مونا کا سارا دن سیر سپاٹوں اور شاپنگ کرتے بہت مصروف گزرا تھا اور اب اس کا تھکن سے برا حال تھا
آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں

علی مونا کی آواز سن کے خاموش رہا
اب بول بھی دیں کیا کہنا ہے ورنہ میں لگی سونے مجھے بہت نیند آرہی ہے
مونانے علی کا نمبر دیکھ کے اسے کہا

وہ میں اپنے اس دن کے رویے کی آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں
آئی ایم سوری مجھے یوں نہیں کرنا چاہیے تھا

علی نے رک رک کر کہا

اچھا سچ میں آپ سوری کر رہے ہیں یا مجھے الوبنا رہے ہیں

مونانے خوش ہوتے ہوئے کہا

سچ میں کر رہا ہوں سوری کبھی تو یقین کر لیا کرو میرا

علی نے جھلا کر کیا

جی نہیں ایسی خالی معافی نہیں ملے گی بلکہ آپ کو ساتھ ہر جانہ بھی دینا پڑے گا

مونانے کہا

اوکے بولیں کیا ہر جانہ دینا ہے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

علی بولا

Support@classicurdumaterial.com

مجھے ویسی ہی چوڑیاں لا کے دیں جیسی توڑی تھیں

میں نے کبھی خواتین کی شاپنگ نہیں کی مجھے کیا پتہ کہاں سے ملتی ہیں چوڑیاں تم مجھ سے پیسے لے لو اور

خود لے آنا

علی نے گھبرا کر کہا

تو پھر معافی کا پلان بھی کینسل میں سونے لگی بائے بائے

مونانے کال کٹ کی

علی حیرت سے موبائل کی طرف دیکھنے لگا عجیب لڑکی ہے پتہ نہیں وہ سودو سو کی چوڑیاں مجھ سے زیادہ
پیاری ہیں اسے وہ ملیں گی تو ہی صلح ہوگی
ایسا کرتا ہوں

سوہا سے مدد لیتا ہوں اس بارے میں علی کو اچانک سوہا کا خیال آیا اور وہ اس کے کمرے میں آگیا
سوہا وہ جو تمھاری فرینڈ ہے مونا اس کے ناپ کی مجھے چوڑیاں لا کے دے سکتی ہو؟
علی نے سوہا سے التجا کرتے ہوئے کہا
کیوں کیا کرنی ہیں

سوہا نے مشکوک انداز میں علی کی طرف دیکھا
ووو وہ مونا کو ہی گفت کرنی ہیں
علی کو بالآخر سچ بولنا ہی پڑا

اچھا ماشاء اللہ میرا کزن میری ناک کے نیچے ہی میری فرینڈ سے چکر چلا رہا ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں
صدقے میں تم دونوں کے

جب سب کچھ اکیلے کر لیا تو چوڑیاں بھی خود ہی جا کے بازار سے لے آؤ مارکیٹ میں ایک سے بڑھ کے
ایک ڈیزائن ہیں مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
سوہا نے بھی جل کر کہا

سوہامیری سویٹ سی بھابھی کزن ایسی کوئی بات نہیں وہ اس کی چوڑیاں میں نے توڑی تھیں اس لیے واپس کرنی ہیں

علی نے روہانساہو کے کہا

اور پھر اسے سوہا کو پوری بات بتانی پڑی

سوہا کا ہنس ہنس کے برا حال تھا

تو محترم جب مونا سے اتنی نفرت تھی تو اب اس سے جان چھوٹ گئی ہے تو دفع کرو یہ صلح کسی چکر میں کر رہے ہو

سوہانے کرید کر پوچھا

یار مجھے لگتا ہے مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے جب سے وہ مجھ سے ناراض ہوئی ہے مجھے ایک پل چین

نہیں آ رہا عجیب بے چینی محسوس ہو رہی ہے بار بار موبائل کی طرف دیکھتا ہوں کہ شاید اب اس کا

میسیج یا کال آجائے

علی نے آخر کار اعتراف محبت کر ہی لیا

تو مونا سے بات کی اس بارے میں

سوہانے پوچھا

اس محترمہ کے تو مزاج ہی نہیں ملتے بات کیا کروں مجھے دیکھتے ہی چہرے پہ بارہنج جاتے ہیں

علی نے منہ بنا کے کہا

تو کس نے مشورہ دیا تھا کہ اس سے ہر جگہ پنگے لو جا کے میں نے بتایا تو تھا تمہیں کہ ایک نمبر کی ضدی اور خود سر ہے تھوڑی مزاج میں لچک پیدا کر لیتے

سوہانے ڈانٹتے ہوئے کہا

اچھا بابا ہو گئی غلطی اب مجھے اس کا حل بتاؤ بڑی بی بیوں کی طرح نصیحتیں نہ کرنے شروع ہو جاؤ

علی نے سوہانے کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

چلو ٹھیک ہے میں کروادیتی ہوں صلح مگر پیسے لگیں گے خالی خولی خدمت خلق کا کام میں نہیں کرتی تم دونوں صلح کے بعد تو میری بات بھی نہیں پوچھو گے کہ سوہانے بھی آپ کی کزن ہوتی تھی

سوہانے اتر کر کہا

جو مانگو گی مل جائے گا بس تم کسی طرح صلح کروادو میری

علی نے منت کرتے ہوئے کہا _____

او کے کل شام کو تیار رہنا پھر _____

سوہانے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا _____

مونا شام کو میرے ساتھ شاپنگ کرنے جانا ہے تمہیں

سوہانے مونا سے کہا _____

ارے یار سوری گھر میں اتنے مہمان آئے ہوئے ہیں بالکل ٹائم نہیں ہے میرے پاس سوری پھر کبھی

چلیں گے مونانے جواب دیا _____

کوئی لمبی چوڑی شاپنگ نہیں ہے بس مجھے عاصم کے لیے اور عائشہ کے لیے گفٹ لینے ہیں علی اس ویک
گھر جا رہا ہے تو ان کے لیے بھیجنے ہیں اس لیے صرف ایک گھنٹے کے لیے آجانا پلیز
مونانے التجا کی _____

اچھا شام کو چھ بجے پھر میں آ جاؤں گی
چھ بجے تینوں مارکیٹ پہنچ چکے تھے

سوہا اور علی کے پلان کے مطابق سوہا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کے کہیں کھسک گئی تھی
یہ سوہا کی بچی پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی
مونانے ادھر ادھر دیکھ کر پریشان ہو کر کہا

ادھر ہی کہیں گھوم رہی ہو گی

آجائے گی آپ میرے ساتھ آئیں آپ کا ایک ادھر چکانا ہے _____

_____ علی موناکو ساتھ لے کے چوڑیوں کی دکان پہ پہنچ گیا _____

لیجیے جناب اپنی مرضی اور پسند سے جتنی مرضی چوڑیاں لے لیں _____

لیکن خدا کے واسطے یہ جو اتنے دنوں سے اتنا بڑا منہ سو جایا ہوا ہے اسے ٹھیک کر لیں

علی نے موناکو کی منت کرتے ہوئے کہا

مونارنگ برنگی چوڑیاں دیکھ کے ہی خوش ہو گئی اور اپنی پسند سے نکال نکال کے خریدنے لگی

بس یا اور بھی چاہیے _____

علی نے دکاندار کو بل ادا کرتے ہوئے کہا

_____ نہیں بس پھر کبھی سہی

_____ مونانے اٹھلا کر کہا

_____ پھر کب کیا مطلب ابھی تمہارا ارادہ مزید ناراض رہنے کا تو نہیں ہے

_____ علی نے گھبرا کے پوچھا

_____ نہیں ناراضگی تو دور ہو گئی

_____ وہ جو آپ نے اس دن اپنی زندگی میں خالی جگہ پر کرنے کی آفر کی تھی

_____ میں تو اس کی بات کر رہی ہوں

_____ کہ ہو سکتا ہے وہ خالی خانہ میں پر کر ہی دوں اور پھر تمہیں روز ہی یہ سب پا پڑ مجھے منانے کے لیے بیلنے

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

_____ مونانے دکان سے باہر نکل کر گول مول سا جواب دیا

_____ کیا واقعی

_____ اوہ گریٹ یار

_____ مجھے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا کاش یہ پبلک پلیس نہ ہوتی تو میرا دل کر رہا ہے

_____ تمہیں بانہوں میں اٹھا کے گول گول گھمانا شروع کر دیتا

_____ علی نے مونانے کی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا

اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں میری شادی کے بارے میں آخری فیصلہ گھر والے ہی کریں گے
تم رشتہ بھیج سکتے ہو

اگر قسمت میں ہو تو ہم مل جائیں گے ورنہ تم اپنے راستے میں اپنے راستے
مونانے ہاتھ کے اشارے سے بیان کیا

ارے ارے قریب منزل کے آ کے میری کشتی بیچ منجھدار کے نہ ڈبو دینا
اس ویک گھر جا کے پاپا سے پہلی بات یہی کرتا ہوں
تم میرے ہوتے ہوئے کسی اور کی ہونا تو دور کی بات کسی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں
انڈر سٹینڈ کہ دوسری طرح سمجھاؤں

علی نے پیار سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
انفج مجھے تو ایک بھی چیز پسند نہیں آئی مونا میرا خیال ہے کافی دیر ہو گئی ہے گھر چلتے ہیں
سوہانے اچانک پیچھے سے آ کر کہا

اور تینوں گھر کی طرف واپس چلے گئے

مہمان پورا ہفتہ گزار کے واپس چلے گئے تھے اور گھر میں پھر سے وہی ویرانی چھا گئی تھی
مونا کالج سے واپس آ کر آرام کرنے کے لیے کمرے میں چلی گئی اس کے بعد اسے اکیڈمی بھی جانا تھا

مونا بیٹا تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی
شاہدہ بیگم نے مونا کے کمرے میں داخل ہو کر کہا

بیٹا وہ بات یہ ہے کہ تمھارا تایا ابو اپنے بیٹے احسان کے لیے تمھارا رشتہ لے کر آیا تھا

تو تمھارے اس بارے میں کیا رائے ہے

شاہدہ بیگم نے گویا بم پھوڑا تھا

مم میں کیا کہوں ابھی ممی میں نے ابھی پڑھنا ہے آگے ابھی سے یہ رشتے اور شادی کی باتیں بھی آپ

سب نے شروع کر دیں

مونانے بوکھلا کر کہا

ارے بیٹا ہم کونسا تیری رخصتی کر رہے ہیں بس بات ہی کی ہے ابھی تو احسان بھی باہر پڑھائی کے لیے

جانا چاہتا ہے بس اسی لیے وہ لوگ چاہ رہے تھے کہ ہم منگنی کی چھوٹی سی تقریب کر لیں

شاہدہ بیگم نے گویا پورا پلان تیار کر کے مونا کو صرف اطلاع دینے آئیں تھیں

ممی پلیز ابھی میرا ایسا ویسا کوئی خیال نہیں ہے مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت دیں

پھر میں آپ کو بتاتی ہوں

مونانے جان چھڑاتے ہوئے کہا

رات کو مونانے علی سے اپنے رشتے کی بات کی تو اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ بس تین چار روز

کی بات ہے میں گھر جا کے سب سے پہلے یہی بات کروں گا اور میرے گھر والے ضرور مان جائیں گے تم

فکر نہ کرو

مونا مطمئن ہو گئی

لیکن کوئی ایسا بھی تھا جو اس رشتے پر حسد کی آگ میں مسلسل جل رہا تھا
 علی کی کزن ماریہ جس دن سے اسے سوہانے علی اور مونا کی محبت کے بارے میں بتایا تھا اس کے سینے پہ
 سانپ لوٹ رہے تھے

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مونا کا خون کر دے جس نے اس کی محبت اس سے چھین لی
 رات دن بس اسی سوچ میں تھی کہ کسی طرح یہ مونا اور علی کے رشتے کی بات شروع ہونے سے پہلے
 ہی دم توڑ دے
 بہت سوچ سمجھ کر اس نے بہت اچھا پلان بنایا جس سے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شازیہ بی تم مجھے اس دن بتا رہی تھی نہ کہ تمھاری بیٹی کی شادی ہے اور وہ لوگ جہیز میں پانچ تولے
 سونے کا سیٹ مانگ رہے ہیں؟

جی بی بی بہت ہی گھٹیا لوگ نکلے عین وقت پہ اپنی اوقات دکھائی اب نہ ہم ڈیمانڈ پوری کر سکتے ہیں نہ
 شادی سے انکار

بہت بدنامی ہوگی ہماری خاندان میں اگر یہ شادی نہ ہوئی لوگ ہزار طرح کی باتیں بنائیں گے

شازیہ بی نے بہت دکھ سے ماریہ کو ساری بات بتائی!"

یہ دیکھو شازیہ بی پورے پانچ تولہ سونے کا سیٹ
 ماریہ نے زیور کا بالکل نیا ڈبہ شازیہ بی کے آگے کر کے کھول دیا

لیکن یہ حاصل کرنے کے لیے تمھیں میرا ایک کام کرنا ہو گا بولو منظور ہے یا میں اسے بند کر کے واپس
 الماری میں رکھ دوں

ماریہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

جی جی منظور آپ جلدی سے کام بتائیں

شازیہ بی نے حیرت سے رال ٹپکاتے ہوئے کہا
 گڈ!

ایک لڑکی ہے مونا یہ دیکھو اس کی تصویر

ماریہ نے سوہا سے جھوٹ بول کے لی ہوئی مونا کی تصویر شازیہ بی کو دکھائی
اسے بس ایک دوراتوں کے لیے اغوا کرنا ہے اور اپنے پاس رکھنا ہے
اور پھر اسے چھوڑ دینا ہے

مگر دھیان رہے کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے

بس اتنے میں ہی میرا کام ہو جائے گا اور کام ختم ہوتے ہی یہ سونے کا پانچ تولے کا ڈبہ تمہارا
ماریہ نے زیور کا ڈبہ ہوا میں لہراتے ہوئے کہا

جی جیسا آپ کا حکم _____

مگر یہ لڑکی کہاں رہتی ہے کیا کرتی ہے

اس کے بارے میں کچھ معلومات تو دیں ہمیں؟

شازیہ بی نے مونا کے بارے میں تفصیل پوچھی اور ماریہ اسے سب بتانے لگی _____

علی اتوار کی بجائے سرگودھا جانے کے لیے ہفتے کو ہی تیار ہو گیا اور صبح ہی صبح وہ اپنے آبائی گھر روانہ ہو
گیا

مونا اور سوہا شام ڈھلے اکیڈمی سے واپس آرہی تھیں

جب مونا کے ساتھ اس کی زندگی کا سب سے بھیانک حادثہ پیش آیا
آج کام بہت زیادہ تھا اس لیے واپسی میں دیر ہو گئی

ابھی وہ سڑک کے کنارے روڈ کر اس کرنے کے لیے کھڑی تھیں کہ
اچانک ایک سفید رنگ کی مہران ان کے قریب آ کے رکی جس میں سے دو لڑکے جنھوں نے منہ نقاب
سے ڈھانپ رکھے تھے
تیزی سے باہر نکل کے سوہا اور مونا کے قریب آئے اور مونا کو بازوؤں سے پکڑ کر کار میں دھکیل دیا
سوہا وہیں کھڑی خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سب کچھ اتنا جلدی ہو گیا کہ اسے کچھ سوچنے کا موقع ہی نہ ملا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ان کے جاتے ہی سوہا کو کچھ ہوش آیا تو

اس نے اپنی کتابیں وہیں سڑک پہ پھینکی اور گھر کی طرف دوڑ لگادی

مما مموہ مونا کو کچھ لوگ اغوا کر کے لے گئے

سوہا نے شدید ڈر اور خوف کے جذبات سے کانپتے ہوئے گھر پہنچ کر بمشکل بتایا

سب کے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی

پوری رات میجر ملک مدثر پولیس کے ساتھ شہر کی خاک چھانتے رہے مگر مونا کو پتہ نہیں زمین نکل گئی یا
آسمان

شاہدہ بیگم کارورو کے برا حال تھا بار بار اس کی نظروں کے سامنے ان لڑکیوں کے چہرے گردش کر
رہے تھے جنہیں یونہی نامعلوم افراد اغوا کر کے جنسی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور پھر ان کی لاش کسی
کوڑے کے ڈھیر سے ملتی ہے
اس کا دل بند ہونے لگتا

یا اللہ میری بچی کی حفاظت فرما

ساری رات شاہدہ بیگم مصلے پہ بیٹھی مونا کے لیے رورو کے دعائیں مانگتی رہی
صبح ملک مدثر کو خالی ہاتھ گھر واپس آتا دیکھ کر شاہدہ بیگم کی رہی سہی صبر کی طاقت بھی جواب دے گئی
اور وہ اپنے شوہر سے لپٹ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگی

مونا کو جن لوگوں نے اغوا کیا وہ شازیہ بی کے دونوں بیٹے تھے انھوں نے اسے راستے میں ہی بے ہوش
کر لیا تھا

مونا کو رکھنے کے لیے انھوں نے ایک گھر آبادی سے کافی دور کرایے پہ لے لیا تھا
ان کا منصوبہ یہ تھا کہ دو دن اسے وہاں رکھ کے تیسرے دن گھر واپس چھوڑ آئیں گے اور بس

لیکن ایک خوبصورت جوان لڑکی یوں لوٹ کے مال کی طرح ان کے ہاتھ لگی تھی تو ان کے دل بے ایمان ہونے میں دیر نہیں لگی تھی

خالی گھر میں موجود ایک خوبصورت جوان لڑکی کا وجود سوچ کر ہی وہ شیطانی خیالات کا شکار ہونے لگے اور اپنی ماں کی سب نصیحتیں جو اس نے اس لڑکی کی حفاظت کے لیے کی تھیں سب بیکار ہو گئیں

دونوں جوان لڑکوں نے وہاں پہنچ کر مونا کو اٹھایا اور وہاں سے سیدھا دھر ہی لے آئے

بڑے لڑکے نے مونا کو کندھے پہ اٹھا کے کمرے میں رکھی چارپائی پہ لاکے لٹا دیا
 بڑا لڑکا تو باہر نکل گیا لیکن چھوٹا وہیں کھڑا اس کا جائزہ لیتا رہا
 وہ اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا

معصوم سی جان گڑیا سے بھی خوبصورت لڑکی کے بے ہوش وجود کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھے جا رہا تھا

بڑا بھائی شاید اس کے لیے کچھ ضروری چیزیں خریدنے گیا تھا اور اس کو واپس آنے میں کافی ٹائم لگ جانا تھا

شازیہ بی کے چھوٹے بیٹے کو سامنے بے حس و حرکت لیٹا ہوا وجود دیکھ کر اپنا ہوش گنوانے میں دیر نہ لگی

شیطانیت کا پورا غلبہ ہوتے ہی اس نے کمرے کی کنڈی لگائی اور آہستہ آہستہ مونا کی چارپائی کے قریب پہنچ گیا

یہاں تو کسی مزاحمت کا بھی سامنا نہ تھا ایک لاچار لیٹی لڑکی کے ساتھ پوری تسلی سے اپنی ہوس کی تسکین کی

اور اسے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہنائے تاکہ بڑے بھائی کے آنے پر کچھ واضح نہ ہو سکے
بڑے بھیا کے پہنچتے ہی چھوٹا بھائی وہاں سے چلا گیا مونا اب کچھ کچھ ہوش میں آچکی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جب بڑا بھائی اندر داخل ہوا تو مونا کا حسن دیکھ کر سب کچھ بھول گیا _____
اکیلی لڑکی سامنے موجود تنہائی اور کیا چاہیے تھا

اس نے روتی بلکتی لڑکی کو زبردستی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور کمرے میں بند کر کے چلا گیا
مونا اس بند کمرے میں آٹھ دن تک دن رات ان دونوں حیوانوں کی حیوانیت کا شکار ہوتی رہی

آٹھویں دن شازیہ بی نے سختی سے انھیں مونا کو چھوڑنے کے لیے کہا کیونکہ پولیس اسے سارے شہر میں کتے کی طرح تلاش کرتی پھر رہی تھی

رات کے بارہ بجے کے قریب وہ دونوں وہاں پہنچے مکان کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے سامنے ننگے فرش پر ڈری سہمی سی نازک سی جان ان کے خوف سے خود کو اپنی ہی بانہوں میں چھپانے لگی

بھائی چھوڑ تو اسے دینا ہی ہے کیوں نہ ایک آخری باری لگالی جائے
چھوٹے بھائی نے خباثت سے دانت نکالتے ہوئے بڑے بھیا سے کہا

اور چیختی چلاتی مونا پہ دونوں شکاری کتوں کی طرح جھپٹ کر اس کی عزت نوچنے لگے

درد سے تڑپتی مونا کی آہیں کمرے کی درودیاں ہلارہی تھیں لیکن ان درندوں کے دلوں پہ اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

اچانک مونا کا مچھلی کی طرح تڑپتا وجود خاموش ہو گیا اور وہ بے جان ہو کے ان کی بانہوں میں لڑھک گئی
بب بھائی مجھے لگتا یہ مر گئی

چھوٹے نے جلدی سے اسے پرے دھکیلتے ہوئے کہا
مونا کی نازک حالت دیکھ کر دونوں کے چہرے پہ ہوائیاں اڑنے لگیں

تتم اسے کپڑے پہناؤ اسے باہر پھینک کے آتے ہیں
 بڑے بھائی نے جلدی سے اپنے کپڑے پہنتے ہوئے کہا
 دونوں مونا کے نیم مردہ جسم کو گاڑی کی ڈگی میں رکھ کر کسی کوڑے کے ڈھیر کی تلاش کرنے لگے

ملک مدثر آپ جلدی سے تھانے آجائیں آپ کی بیٹی کا پتہ چل گیا ہے
 اس کی حالت بہت نازک ہے

ایس پی ہدایت علی نے مونا کے باپ کو صبح صبح فون کر کے کہا

ملک مدثر اور شاہدہ بیگم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے ہاسپٹل کی طرف بھاگے

سامنے مونا ایمر جنسی وارڈ میں لیٹی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی

شام تک اس کی تمام میڈیکل رپورٹس بھی آگئی تھیں جس کے مطابق اسے آٹھ دنوں میں کئی بار جنسی

ہوس کا شکار اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا

اس کی اتنی خراب حالت دیکھ کر ڈاکٹر کوئی بھی امید نہیں دلا رہے تھے

یوں لگتا تھا کہ وہ چند باقی سانسیں جو اس دنیا میں لینا باقی ہیں وہ پوری کر رہی تھی

والدین کے لیے اولاد کا اس حال میں دیکھ کر کلیجہ پھٹ جاتا ہے
 دونوں میاں بیوی باہر کھڑے بلک بلک کے رو رہے تھے
 دونوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان کی کسی کے ساتھ کیا دشمنی تھی جو اس نے ان کی بیٹی کے ساتھ
 اس کا بدلہ لیا۔۔۔۔۔

مما میں مونا کا حال پوچھنے ہاسپٹل انٹی اور انکل کے پاس چلی جاؤں
 سوہانے مونا کی اتنی بری حالت کے بارے میں سنا تو دل اسے دیکھنے کے لیے بے تاب ہونے لگا اور وہ
 اپنی ماں سے اجازت لینے آگئی
 کیا کہا پاگل ہو تم

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

خبر دار جو تم نے پھر کبھی اپنے منہ سے مونا کا نام لیا
 نہ جانے درپردہ کس کس سے دوستیاں کرتی رہی ہے
 بے حیا لڑکی میں شرم نام کی تو کوئی چیز ہی نہ تھی لوگ اس کی حالت کا سن کر توبہ توبہ کر کے کانوں کو
 ہاتھ لگا رہے ہیں اس کے سایے سے اپنی بیٹی کو محفوظ رکھنے کی دعا مانگ رہے ہیں
 اور تو اس سے رشتے داریاں نبھانے جا رہی ہے؟

غصہ خدا کا ہر زبان پہ اس کے قصے ہیں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تو بھی اس کے ساتھ تھی تو ہم کسی کو
 منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے

ایسی ذلیل لڑکیوں سے جتنا ہو سکے دور ہی رہنا چاہیے اللہ بہتر جانتا ہے کس کس سے چوری چھپے ملتی ہیں کیسے کیسے ناجائز تعلق بنالیتی ہیں اور جب وہ ان کی یہ حالت کر کے پھینک جاتے ہیں تو پھر بدنامی کے خوف سے ساری عمر منہ چھپاتی پھرتی ہیں مگر حیا انھیں پھر بھی نہیں آئے گی ٹھیک ہوتے ہی پھر وہی کر توتیں کرنے لگے گی

بے شرم لڑکی

سوہا کی ماں نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

علی قریب کھڑا مونا کے بارے میں سب سن رہا تھا مگر سچ تو یہ تھا کہ اتنی بدنامی کے بعد اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اب مونا سے مزید کوئی تعلق رکھ سکے

اس نے گھر جا کر کسی کو اپنے اور مونا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس بات پہ وہ شکر ادا کر رہا تھا ورنہ مونا کے بدن پہ لگی گندگی کے کیچڑ سے اٹھتی چھینٹوں سے اس کا بھی دامن داغدار ہو سکتا تھا گھر والے اس کی شادی ماریہ سے طے کرنے والے تھے اور اسے اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں تھا چند دن بعد اس کے فائنل پیپرز ختم ہونے کے بعد دونوں کی بڑی دھوم دھام سے منگنی کا اعلان ہو گیا تھا

شازیہ بی شازیہ بی گریٹ آپ نے تو وہ کر دکھایا جو کہ میں کبھی نہ کر سکتی تھی ماریہ نے شازیہ بی کو اس کا انعام دیتے ہوئے کہا

یہ کچھ پیسے بھی ہیں تمھاری بیٹی کی شادی میں کام آئیں گے ماریہ نے شازیہ بی کے ہاتھ میں دو لاکھ روپے پکڑائے

پر بی بی سنا ہے اس لڑکی کی حالت بہت خراب ہے میرے بیٹوں نے اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے اگر وہ مر گئی تو

شازیہ بی کی آنکھوں میں خوف لہرانے لگا

بہت اچھا کیا تمھارے بیٹوں نے اس کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہیے تھا

اب علی تمام عمر مونا سے محبت تو دور اس کا نام لینا بھی پسند نہیں کرے گا اور مرتی ہے تو مر جائے ویسے بھی اس نے جی کے کیا کرنا ہے

ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور شازیہ بی ساری چیزیں بغل میں دبائے باہر کی طرف چل دی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چوہدری راشد حسن عثمانی کا محل نما گھر آج روشنیوں میں نہا چکا تھا

ہر کوئی جلدی میں نظر آتا تھا آخر کو ان کے چھوٹے بیٹے کی شادی تھی برات نے لاہور جانا تھا اور پھر

سیاست دان ہونے کی وجہ سے دشمنوں کو بھی اپنی حیثیت کا اندازہ کروانا ضروری تھا

اس لیے پورے گاؤں میں رات سے جشن منایا جا رہا تھا

سوہا اور عاصم کب کے تیار ہو چکے تھے اور اب سوہا علی کو تیار ہونے میں مدد دے رہی تھی
برات کی تیاریاں پورے عروج پر تھیں

ادھر ماریہ بھی پارلر میں بیٹھی اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دلو رہی تھی تھوڑی دیر بعد ہی برات آنے
والی تھی

آخر کار اس کی دلی مراد پوری ہو ہی گئی

اور اب اس کے خوشی سے پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے

یم این اے کی بہو بننا کوئی عام سی بات تھوڑی ہے

اور کیا پتہ تھا کہ مستقبل میں علی کو کوئی وزارت مل جائے اور وہ سرکاری گاڑیوں میں بیٹھ کے سلامی لیتی

پھرے _____
Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ماریہ پارلر میں بیٹھی آنکھیں بند کیے مستقبل کے حسین خواب سجانے لگی

ہائے مونا مجھے ترس آتا ہے تم پہ نہ تم میرے راستے میں آتی نہ تمہارا یہ حشر ہوتا

پتہ نہیں کچھ لوگوں کو دوسروں کے معاملات میں ٹانگ پھنسانے کا بہت شوق ہوتا ہے

چاہے اس شوق میں اپنی ٹانگیں ہی تڑوا لیں

چلو خیر کوئی بات نہیں مس مونا

اول تو آپ زندہ ہی نہیں بچیں گی
 اور اگر بالفرض خوش قسمتی سے بچ بھی گئیں تو آپ کی زندگی موت سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوگی
 اب پتہ چلا ماریہ سے ٹکرانے کا کیا انجام ہوتا ہے
 چلی تھی سیاست دان کی فیملی کی بہو بننے ہنہ
 لالچ بندے کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے
 تم تمام عمر اپنے برے نصیبوں کو روتی رہو گی
 اور میں علی کے دل اور اس کے محل نما گھر پہ رانی بن کے راج کروں گی
 بیچاری مونا بی بی

ماریہ نے مسکراتے ہوئے سوچا اور اٹھ کے باہر کھڑی گاڑی کی طرف چل دی

دیکھیے ملک مدثر صاحب ہم سے جتنی کوشش ہو سکی ہم نے کی ہے مگر مونا کی حالت میں کچھ خاص
 بہتری نہیں آئی ہے اگر میری مانیں تو اسے علاج کے لیے باہر لے جائیں میرا خیال ہے کہ اسے جسمانی
 علاج کے ساتھ ساتھ کونسلنگ بھی بہت ضروری ہے
 ایسے مریض اصل میں ٹھیک ہونا ہی نہیں چاہتے

جب تک ایسے مریضوں کے ذہن سے ڈر خوف اور دہشت نہیں نکلتی ان کی حالت سنبھلنے کی بجائے
 بگڑتی جاتی ہے اور بعض کیسوں میں ایسے مریض خود کو اپنی حالت کا قصور وار سمجھ کے خود کشی بھی کر
 لیتے ہیں

ڈاکٹر نے مونا کے باپ کو اس کی حالت کے بارے میں بتایا

ڈاکٹر صاحب مونا میری اکلوتی بیٹی ہے اور میں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں اس کی خاطر اپنی جان دے سکتا ہوں بس میری بیٹی کسی طرح ٹھیک ہو جائے

ایک بے بس باپ نے لاچارگی سے کہا

دیکھیں سر مونا کے ساتھ جتنا بڑا سانحہ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ جس تکلیف اور کرب سے گزر رہی ہے ایسی حالت میں اس کا زندہ بچ جانا ہی بہت بڑا معجزہ ہے

دوسری بات اس کے ساتھ بہت کچھ ہو سکتا ہے

دماغی سٹریس ڈپریشن خوف کی وجہ سے وہ ابنار مل بھی ہو سکتی ہے

اس کے رویے میں بہت زیادہ تبدیلی ہو جائے گی

وہ زندگی کو منفی پہلوؤں کے بارے میں ہی سوچے گی

اور اس کے اندر زندہ رہنے کی چاہت ختم ہو جائے گی

لڑکیوں کے ساتھ ایسے کیسز میں جسمانی علاج سے زیادہ نفسیاتی علاج بہت ضروری ہے

تاکہ اسے اس صدمے سے باہر نکالا جاسکے

اور میرا بہت دوستانہ مشورہ ہے کہ آپ افورڈ بھی کر سکتے ہیں اس لیے آپ اپنی بیٹی کو علاج کے لیے

باہر لے جائیں

ڈاکٹر نے مشورہ دیا

جی ڈاکٹر صاحب میں اپنی وائف سے مشورہ کر کے پھر آپ کو بتاتا ہوں

جی ضرور

میری ایک بہت اچھی کولیگ ڈاکٹر سائرہ اس وقت لندن کے ہاسپٹل میں کام کر رہی ہیں آپ اگر چاہیں تو مونا کے کیس کے سلسلے میں اس سے مدد لے سکتے ہیں

وہ بہت اچھی لیڈی ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھی اور نیک خاتون بھی ہے اور وہ اس سلسلے میں آپ کی بہت راہنمائی کرے گی

ڈاکٹر نے مونا کے باپ کو ساری تفصیل سے آگاہ کیا

اور دونوں میاں بیوی نے باہم مشورے سے ڈاکٹر کی بات ماننے کا فیصلہ کیا

ویسے بھی وہ فوج سے ریٹائر ہو گیا تھا

اس لیے اگر ان کی باقی زندگی لندن میں ہی گزر جاتی تو بھی انھیں کوئی مسئلہ نہیں تھا

بس ان کی بیٹی ٹھیک ہو جائے اس کے لیے وہ دنیا کے ہر کونے میں جانے کے لیے تیار تھے

تازہ پھولوں کی مہک سے رچا دلہن کا کمرہ کسی الف لیلوی داستان کا منظر پیش کر رہا تھا

سجانے والے نے بھی کوئی کمی نہ چھوڑی تھی

ماریہ دلہن بنی کب سے علی کے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہی تھی

آج کی رات کے لیے تو اس نے پوری زندگی انتظار کیا تھا

اور جب وہ لمحہ آیا تو نہ جانے یہ علی اتنی دیر کیوں لگا رہا ہے

ماریہ نے بیتابی سے سوچا

اچانک اس کی منتظر نگاہوں کو قرار آ گیا

اس کے دل کا چین بے چینی کی وجہ بننے والا اس کا ہمسفر اندر آچکا تھا

ماریہ نے شرم سے گردن جھکا لی

علی نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ماریہ کے دل کا دروازہ کھول کے اس کے سب سے نزدیک پہنچ گیا

دیکھیں ملک صاحب آپ کی بیٹی کی ساری رپورٹس میں نے اچھی طرح سٹڈی کی ہیں
ابھی فی الحال میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتی سوائے اس کے کہ آپ دونوں امید کا دامن ہاتھ سے نہ
چھوڑیں
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور مونا کے لیے دعا کریں

آپ کی بیٹی کو آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

ڈاکٹر سائرہ نے لندن پہنچنے پہ ملک مدثر کو مونا کی حالت کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا

میم پلیر کم ہیر پشیشنٹ مونا ازویری سیرس کنڈیشن

نرس جو لیانے ڈاکٹر سائرہ کو کال کرتی ہوئے بتایا

مونا کو تھوڑی دیر کے لیے ہوش آیا تھا

مگر وہ اسی وقت مارے خوف کے زور زور سے چیخیں مارنے لگی تھیں

چیخ چیخ کے اس نے پورا کمرہ سر پہ اٹھایا ہوا تھا

اومائی گاڈ

ڈاکٹر سائرہ نے مونا کو دیکھ کر کہا

ڈاکٹر مارا سوچتا اس کو انجکشن لگا دے سوئی رہے دوبارہ

نرس جو لیانے ڈاکٹر سائرہ سے ٹوٹی پھوٹی اردو میں بات کرنے کی کوشش کی جو اس نے اپنے پاکستان

نژاد شوہر یا سر سے سیکھ رکھی تھی

نہیں جولی ابھی ویٹ کرو

میرا خیال ہے کہ اس بچی کو اپنے اندر کا غصہ اور غبار نکالنے دو اگر وہ اس کے اندر بھرا ہوا تو یہ اسے

کبھی ٹھیک نہیں ہونے دے گا یہ جتنا روتی ہے اسے رونے دو چیخنے دو چلانے دو بس دھیان رکھنا کہ یہ

اپنے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے اگر یہ ایسی ویسی کوئی۔ حرکت کرے تو پھر اس کو ضرور نیند کا

انجکشن دے دینا

اور مجھے اس کی حالت کے بارے میں بتاتی رہنا

ڈاکٹر سائرہ نے جولی کو ہدایت دی

پوری رات ڈاکٹر سائرہ نے جولی کے ساتھ مل کر مونا کی خبر گیری کرتے گزار دی

میم وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دیوار کو پیٹ رہی ہے

جولی کا۔ میسج آیا

ویٹ میں اپنا لیپ ٹاپ آن کرتی ہوں مجھے لائیو دکھاؤ مگر اسے پتہ نہ چلے

ڈاکٹر سائرہ نے جولی کو ہدایت کی

یس میم

جولی اس کے پاس سے۔ دور نہیں جانا اسے جیسے بھی بن پائے تسلی دینے کی کوشش کرو

ڈاکٹر سائرہ نے ہدایت دی

لیسن مائی ڈاٹر کول ڈاؤن یو آر ویری بریو گرل

جولی مونا کو سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

مجھے زہر کا ٹیکہ لگا دو مجھے مر جانے دو مجھے زندہ نہیں رہنا

تم میرا گلہ دبا دو پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے یہ اذیت مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی

مونا پوری قوت سے چلائی

تم بت جلد ٹھیک ہو گا

جولی نے مونا کو تسلی دی

نہیں مجھے نہیں ٹھیک ہونا میں لٹ چکی ہوں برباد ہو چکی ہوں ان لٹیروں نے مجھ سے میرا سب کچھ بھی
چھین لیا

میرے پاس کچھ باقی نہیں بچا

جب میرے لیے زندہ رہنے کی وجہ ہی کوئی نہیں تو میں کیوں زندہ رہوں
مرنے دو مجھے مجھے مرنا ہے مجھے ابھی مرنا ہے

یا اللہ مجھے موت دے۔ دے مجھ سے یہ ذلت سے بھری زندگی جینے کا کرب برداشت نہیں ہو گا

مونا پھر سے چلانے لگی

میم میرا خیال ہے کہ میں انجکشن لگا دوں کہیں زیادہ ذہنی دباؤ اس کے لیے نقصان دہ ثابت نہ ہو

جولی نے ڈاکٹر سائرہ کو میسج کیا

جولی اسے انجکشن نہیں لائٹ ڈوز دو جس سے اسے محسوس ہو کہ یہ خود سوز رہی ہے وہ بھی کسی شے میں

مکس کر کے کھلاؤ اسے

ڈاکٹر سائرہ نے کہا

اوکے میم

پتہ ہے جولی۔ یہ ہی نام ہے نہ تمہارا

میں بہت خوشیوں سے بھرپور زندگی گزار رہی تھی کہ پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی میری خوشیوں کو
اور میں اجڑ گئی اور ہمارا گھر تھا میرے پاپا ماما اور

مونابات پوری کرنے سے پہلے ہی سوچ چکی تھی

جولی نے سکھ کا سانس لیا

صبح کے چار بجنے والے تھے

وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی اور مونا کی کنڈیشن اس کی فائل میں درج کرنے لگی

علی یہ چوڑیاں مجھ سے نہیں پہنی جارہیں پلیز مجھے پہنادو

ہاریہ نے علی کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیتے ہوئے کہا

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ "ہائے میں مر گئی"

کیا کر رہے ہیں آپ اتنی زور سے پکڑ کے میری ساری چوڑیاں توڑ دیں
چھوڑو مجھے تم

اچانک سے علی کو اپنے بہت نزدیک سے مونا کی آواز سنائی دی

اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا

مگر یہ آواز باہر سے نہیں اس کے اندر سے آرہی تھی

جس کے خیالوں میں گم ہو کے اس نے ماریہ کے ہاتھ کی ساری چوڑیاں سختی سے دبا کے توڑ دی تھیں
اور وہ اب اس پہ چلا رہی تھی

اوہو کیا ہو گیا کوئی قیامت تو نہیں آگئی دوکانچ کی چوڑیاں ہی تو چھپی ہیں جاؤ جا کے ہاتھ صاف کرو اپنا
علی نے غصے سے ماریہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا

اور وہ پاؤں پٹختی باہر چلی گئی

سس سوری مونا آج پھر میں نے تمہاری ساری چوڑیاں توڑ دیں کیونکہ مجھے تمہارا ہاتھ تھا منہا ہی نہیں
آتا

میں بہت بزدل ہوں ڈرپوک لوگوں کے طعنوں کے ڈر سے تمہارا ہاتھ چھوڑ دیا

علی نے مونا سے باتیں کرتے ہوئے کہا

مگر میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں تمہیں اب کوئی دکھ نہ ملے تمہارے حصے کے سب غم مجھے مل

جائیں اور میرے حصے کی ساری خوشیاں تمہاری جھولی میں چلی جائیں

علی جتنی بھی کوشش کرتا لیکن خود کو مونا کی یادوں سے آزاد نہیں کر پارہا تھا

اسے لگتا کہ وہ ہر وقت۔ اس کے ساتھ رہتی ہے

یہیں کہیں آس پاس کبھی وہ اس کی پرچھائیاں ادھر ادھر گھومتے۔ ہوئے دیکھتا

اور کبھی اس کی آواز سنتا

رات تو حد ہو گئی

ایک لمبی سنسان سڑک تھی مونا۔ اس پہ بھاگ رہی تھی
 علی اسے روک رہا تھا کہ آگے نہ جاؤ رک جاؤ مگر وہ کب کسی کی سنتی تھی
 اچانک ایک تیز رفتار گاڑی اس کے قریب آ کے رکی اور اس میں سے تیزی سے ایک شخص باہر نکلا
 جس نے ایک تیز چھری سے مونا پہ حملہ کر دیا
 چھری مونا کے جسم کے آر پار ہو گئی اور وہ زمین پہ گر کے تڑپنے لگی

مونا اٹھو مونا آنکھیں کھولو مونا مونا

علی خواب میں چلانے لگا

جب وہ نیند سے پوری طرح بیدار ہوا تو ماریہ اس کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی
 علی یہ مونا کون ہے

جس کا تم بار بار نام لے رہے تھے

ماریہ نے ہنسی دباتے ہوئے پوچھا

کلک کوئی نہیں شاید کوئی بھٹکی ہوئی روح ہے جو اکثر خواب میں میرا پیچھا کرتی ہے

علی نے بات بدل دی

اوہ اچھا

ماریہ نے علی کو پانی کا گلاس تھماتے ہوئے کہا

بھٹکی ہوئی روح

ماریہ کب سے علی کی اس بات سے لطف اندوز ہو رہی تھی
ہاں مونا تم بھٹکی ہوئی روح ہی تھی جو راستہ بھول کر میرے راہ میں آ کے کھڑی ہو گئی
اور میں نے پھر اپنا راستہ صاف کرنے کے لیے تمہارے ساتھ یہ سلوک کیا
مجبوری تھی ڈنیر
ورنہ علی جیسا ضدی انسان ایک بار کسی کا ہاتھ تھام لے تو مر تو سکتا ہے اسے چھوڑ نہیں سکتا
اور تم سے تو علی کو محبت ہو گئی تھی نہ
تو پھر میری مجبوری تھی

کیونکہ
تمہارے لیے تو وہ جان بھی دے سکتا ہے
اور میں ماریہ
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

علی کی محبت حاصل کرنے کے لیے
اپنی جان دینے کے ساتھ ساتھ
کسی کی بھی جان لے سکتی ہوں
میرا خیال ہے اب تمہیں یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی ہوگی
مس مونا ڈار لنگ

ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا
اور علی کے اوپر بازو رکھ کے پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی

_____ عاصم میں نے شادی کے بعد آپ سے کچھ نہیں مانگا لیکن آج میں اپنی بیٹی کی
پیدائش پہ آپ سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں اس امید کے ساتھ کہ آپ نہ نہیں کہیں گے
سوہانے اپنی ننھی سی گڑیا کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا
بولیں کیا چاہتی ہیں آپ؟

اگر میرے بس میں ہو سکا تو آپ کو مایوس نہیں کروں گا

Support@classicurdumaterial.com

_____ عاصم نے ننھی گڑیا کا ماتھا چومتے ہوئے کہا

میں اپنی بیٹی کا نام مونار کھنا چاہتی ہوں
اور آپ مجھے منع نہیں کریں گے
سوہانے اپنی جان سے زیادہ دوست کو اداس لہجے میں یاد کرتے ہوئے کہا
پر سوہاتم سب جانتی ہو کہ اس نام کی لڑکی کے ساتھ کیا ہوا؟

اگرچہ وہ تمھاری دوست تھی مگر اس سے بڑھ کے بد قسمت لڑکی اور کون ہو سکتی ہے
اس کے باوجود؟

ہاں اس کے باوجود میں اس کے نام پہ اپنی بیٹی کا نام رکھنا چاہتی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ کوئی
غلط لڑکی نہیں تھی اس کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ایک حادثہ تھا اور حادثہ کسی کے ساتھ بھی پیش آ سکتا ہے
نہ تو کسی کے ساتھ اس کا کوئی ناجائز تعلق تھا اور نہ وہ بدکار تھی
اس کے باوجود وہ اب تک ان گناہوں کی سزا بھگت رہی ہے جو کہ اس نے کیے ہی نہیں
سوہانے نم ہوتی آنکھوں سے کہا
اوکے جیسے تمھاری مرضی

عاصم نے سوہا کی مونا کے لیے شدید محبت کے آگے ہار مانتے ہوئے کہا

ملک صاحب ہم نے اپنی پوری کوشش کر کے مونا کی دماغی حالت کو کنٹرول کیا ہے
وہ مکمل نہ صیح لیکن کافی حد تک اپنے جذبات کو قابو کرنا سیکھ گئی ہے اب اس مرحلے پہ آپ کو ہمارا ساتھ
دینا ہو گا

آپ اسے چند دنوں کے لیے گھر لے جائیں

تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اس کا اپنے ملنے جلنے والوں کے بارے میں رویہ کیسا ہے
وہ زندگی کو کس نظریے سے دیکھتی ہے اور اس کی مزید بہتری کے لیے اور کیا کرنا ہو گا
مگر آپ کو اس کا مکمل دھیان رکھنا ہو گا روز ہمیں اس کے بارے میں رپورٹ دینی ہو گی

اور اگر وہ اوورری ایکٹ کرے تو آپ نے ہمیں فوری بتانا ہے
ڈاکٹر سائرہ نے مونا کے باپ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا
اور وہ ڈاکٹر کے ساتھ آگے کا مرحلہ طے کر کے واپس گھر آگیا تاکہ مونا کو گھر لانے کا انتظام کر سکے

مما میرا موبائل کہاں ہے کیا آپ اسے پاکستان ہی چھوڑ آئے؟
گھر پہنچ کر مونانے پہلا سوال کیا
جی نہیں بیٹا وہ تو وہیں اس حادثے والے دن سڑک پہ تمہارے ہاتھ سے جب گرا تو کسی نے اٹھالیا تھا
ہمیں وہ پھر نہیں ملا

لیکن میری جان آپ ڈیڈی کے ساتھ جا کے نیا موبائل لے آؤ
شاہدہ بیگم نے مونا کو پیار سے کہا

ننن نہیں مماس کی ابھی ضرورت نہیں ہے وہ میں اس لیے پوچھ رہی کہ چلیں چھوڑیں
یہ بتائیں کہ جب میں ہاسپٹل میں بے ہوش تھی تو مجھ سے کون کون ملنے آیا تھا

مونا کسی طرح علی کے بارے میں جاننا چاہتی تھی
کوئی نہیں بیٹا بس میں اور تمہارے ڈیڈی ہی تھے وہاں
شاہدہ بیگم نے دکھ سے کہا

ہاں بھلا وہ کیوں مجھے ملنے آتا مجھ جیسی غلاظت کی پوٹلی کو کون ہاتھ لگاتا ہے
مونانے آنکھیں بند کر کے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے سوچا

سوہانے ایک بار بھی میرا حال تک نہ پوچھا
علی نے پلٹ کر جھوٹے منہ تسلی تک نہ دی کوئی تعلق بنانا تو دور کی بات اپنی جھوٹی محبت کا بھرم بھی نہ
رکھا

کسی کزن کسی رشتے دار نے کبھی دکھ بانٹنے کی کوشش نہیں کی
سب لوگ مجھے ہی بد کردار لڑکی سمجھ کے دور ہٹ گئے ہیں
میں کیسے سب کو یقین دلاؤں گی کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا
پر میری بات کا کون یقین کرے گا
مونانے انتہائی مایوسی سے سوچا

شاہدہ بیگم مونانے کے لیے سیب کاٹ رہی تھی کہ اچانک فون کی بل بجی اور وہ کال سننے چلی گئی
سامنے رکھی چھری دیکھ کے مونانے کے دماغ میں یہی خیال آیا کہ یہ بہت اچھا موقع ہے اس سے اپنی شہ
رگ کاٹ کے اس اذیت ناک زندگی سے جان چھڑالے
اس خیال کے آتے ہی وہ تیزی سے چھری کی طرف لپکی
ابھی اس نے چھری اپنی گردن کے اوپر رکھی ہی تھی کہ اس کے باپ نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے
پکڑ لیا

مرنا ہے نہ تمہیں

مر جاؤ پر اتنا سوچ لینا لوگ ساری عمر تیرے باپ کو طعنے دیں گے کہ میجر مدثر جیسے بہادر آرمی افسر کی بیٹی بزدلوں کی طرح خودکشی کر کے جینے کی جنگ ہار گئی

یہ لو چھری پھیر لو اپنے گلے پہ _____

اس نے چھری مونا کی طرف پھینکی _____

بیٹا یاد رکھنا صرف جنگ کے میدان میں لڑنے والے مجاہد نہیں ہوتے اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے والے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے والے اور زندگی سے اپنے حصے کی خوشیاں چھیننے والے لوگ بھی مجاہد ہوتے ہیں

اور مجھے اپنی بیٹی پہ پورا یقین ہے کہ وہ یہ جنگ ضرور جیت کے دکھائے گی

ڈرپوک کم ہمت لوگوں کی طرح میدان چھوڑ کے بھاگے گی نہیں بلکہ زندگی کی ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی

آخر کو تمھاری رگوں میں ایک جنگجو باپ کا خون ہے

تم نے زندہ رہنا ہے لوگوں کے لیے نہیں اپنے ماں باپ کے لیے کیونکہ ہم دونوں کی اپنی بیٹی میں جان بسی ہے

جس دن تمھیں کچھ ہوا ہم دونوں بھی زندہ نہیں رہیں گے

میجر مدثر نے مونا کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

مونانے دوبارہ چھری مضبوطی سے پکڑی اور تیزی سے سیب کے چھلکے اتارنے لگی
 اس کے ہاتھ سیب کے چھلکے اتار رہے تھے اور دماغ اس کے خیالات پر پڑے مایوسی اور ناامیدی کے
 پرت اتارنے کی جدوجہد میں مصروف تھا اگرچہ ایسا کرنا آسان نہ تھا لیکن ناممکن بھی نہ تھا
 مونانے اپنے آپ کو اس خوفناک دلدل سے باہر نکالنے کی کوشش مزید تیز کر دی
 نہیں میں لڑوں گی میں ایک بہادر باپ کی بہادر بیٹی ہوں
 میں ہار نہیں مانوں گی
 میں اپنے بابا کو یہ جنگ جیت کے دکھاؤں گی
 میں پھر سے نئی زندگی شروع کروں گی
 مونانے اپنے آپ سے عہد کیا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

خیر سے بہورانی کونواں مہینہ لگ گیا ہے اماں جی تو میکے نہیں جائے گی
 سوہانے ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہا
 نہیں بیٹا میرا خیال ہے کہ یہ ادھر ہی رہے تو زیادہ بہتر ہے
 علی کی ماں اور ماریہ کی ساس نے جواب دیا
 پر اماں جی ماریہ سے تو پوچھ لیں وہ کیا چاہتی ہے
 سوہانے ماریہ کی طرف دیکھ کر پوچھا
 جی جیسے آپ لوگ مناسب سمجھیں میں کیا کہہ سکتی ہوں ماریہ نے جواب دیا

ہوں خود تو بیٹی پیدا کر کے تیس مار بنی پھرتی ہے

جس دن میرا بیٹا اس دنیا میں آگیا

سب دیکھنا کیسے میرے نخرے اٹھائیں گے

آخر کار اس خاندان کو وارث تو میں ہی دوں گی

ماریہ نے سوچا

چوہدری خاندان کی پوری فیملی اس وقت ہاسپٹل میں موجود تھی ماریہ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی

اسے ایمر جنسی میں یہاں کے کر آئے تھے

اور اب اس کا آپریشن جاری تھا

سب باہر بیٹھے دونوں کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا اور افسوس سے بولا

آئی ایم سوری ہم بچے کو نہیں بچا سکے ماں کی حالت بھی بہت سریس ہے

لیکن ایک بری خبر اور بھی ہے آپ سب کے لیے کہ وہ اب کبھی ماں نہیں بن سکے گی

اس کی زندگی بچانے کے لیے ہمیں آپ سے پوچھے بغیر فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا پڑا جس کے لیے ہم

معذرت خواہ ہیں

لیکن اگر یہ قدم نہ اٹھاتے تو آپریشن کے دوران اتنی پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ مریضہ کا زندہ بچنا ممکن تھا

ڈاکٹر تو یہ سب بتا کے چلا گیا

لیکن سب لوگ وہیں افسردہ چہرے لیے ایک دوسرے کو تسلیاں دے رہے تھے

بچے کی تدفین ہو چکی تھی ماریہ چند دن ہاسپٹل میں رہ کے گھر آ گئی

یہ آپ کس سے فون پہ باتیں کر رہے تھے

ماریہ نے علی سے کال کٹ۔ کرتے ہی پوچھا

میرا دوست ہے کیوں کیا ہوا

علی نے حیرانگی سے پوچھا

دوست ہے یا کوئی گرل فرینڈ

ماریہ نے تنک کر کہا

کیا بکواس کر رہی ہو تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے

علی نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا

لیکن ماریہ کسی طور پہ مطمئن نہ ہو سکی

اس کے رویے میں عجیب تبدیلی پیدا ہو چکی تھی

وہمء شک، بات بات پہ بیجا غصہ

اور اب تو وہ سب کے سامنے اس کا کھل کے اظہار کرنے لگی تھی

ذرا سی بات پہ نوکروں کو پیٹ ڈالتی

خواہ مخواہ دوسروں کے گلے پڑ جاتی

علی کے گھر آنے پہ اٹے سیدھے سوال پوچھتی

ایک دن تو اس نے حد کر دی پورے گھر کو آدھی رات رو رو کے اکھٹا کر لیا

کہ علی نے اسے دھکے مار کے کمرے سے باہر نکال دیا ہے اور کسی دوسری لڑکی کے ساتھ کمرے میں سو رہا ہے

جب سب لوگ اندر گئے تو علی تنہا بیڈ پہ لیٹا تھا

بات بڑھی تو سب کے سامنے قسمیں کھانے لگی کہ اس نے خود اس لڑکی کو علی کے ساتھ لیٹا ہوا دیکھا

تھا ضرور علی نے آپ سب کے آنے سے پہلے اسے کھڑکی سے فرار کر دیا ہو گا

یا خدا علی سر پیٹ کے رہ گیا

مونا کی صحت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی اور اب ڈاکٹر سائرہ نے انھیں مشورہ دیا تھا کہ اسے آگے

سٹڈی کرنے دیں کیونکہ پتہ نہیں کہ وہ کبھی شادی کا فیصلہ کرتی ہے یا نہیں

ایسے حادثات کے بعد لڑکیاں عام طور پر مردوں سے شدید نفرت کرنے لگتی ہیں اور تمام عمر اکیلی رہنا

پسند کرتی ہیں اس صورت میں وہ کم سے کم اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کے قابل تو ہو گی

ملک مدثر نے ڈاکٹر سائرہ کی کوششوں سے مونا کو وہیں داخل کروا دیا

وہاں مونا کے نئے دوست بن گئے اور وہ اپنی گزشتہ زندگی کو ایک ڈراؤنا خواب سمجھ کے بھولنے لگی

ایک تو علی مونا کے ساتھ اپنے اس سلوک کی وجہ سے کبھی خود کو معاف نہیں کر سکا تھا کہ ایک مرد ہوتے ہوئے وہ اپنی محبت کو جب اسے سب سے زیادہ اس کی ضرورت تھی صرف لوگوں کے خوف سے تنہا چھوڑ کے آگیا

وہ اپنے آپ کو لاکھ دلیلیں دے کر قائل کرتا لیکن دل ہر بار اس کے خلاف فیصلہ سنا دیتا اور وہ محبت کی عدالت میں پیش ہو کر اس جرم میں روز ایک نئی سزا سنتا اور اب ماریہ کی یہ حالت ہو گئی تھی

اتنے ڈاکٹروں سائیکالوجسٹ سے ماریہ کا چیک اپ کروایا لیکن کوئی بھی وجہ سامنے نہیں آئی تھی بیٹا میری بات مانو تو تم ماریہ کو طلاق دے کر دوسری شادی کر لو ایک دن علی کی ماں نے ماریہ کے رویے سے دل برداشتہ ہو کر کہا

نہیں ماں جی ایک بار تو میں کسی کو چھوڑ کر سزا بھگت رہا ہوں دوسری بار اب میں یہ گناہ نہیں کر سکتا بیٹا پر تمام عمر ایک پاگل کے ساتھ رہے گا

بے اولاد ہی مر جائے گا

اماں جی نے تڑپ کر کہا

کوئی بات نہیں جن کی اولاد نہیں ہوتی ضروری تو نہیں کہ ان کا خاندان ختم ہو جائے

ہم کوئی لاوارث بچہ گود لے لیں گے اسے اپنا نام دیں گے

علی نے کہا

مگر بیٹا ماریہ کی حالت ہے کسی بچے کو پالنے والی

ماں جی نے بے یقینی سے کہا

ماں جی بچے کی وفات سے وقتی صدمہ ہے بہت جلد وہ ٹھیک ہو جائے گی

علی نے تسلی دیتے ہوئے کہا

اور اپنے کمرے میں سونے چلا گیا

علی علی بچاؤ مجھے بچاؤ

اچانک علی کو ماریہ کی دلخراش چیخوں کی آواز سنائی دی

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا

وہ تمہارے پاس ہے ادھر دیکھو وہ مونا وہ اس کے لمبے لمبے دانت ہیں ان میں خون

بچاؤ مجھے وہ مجھے کھا جائے گی

ماریہ کمرے کی دیوار کے ساتھ چپکی شدید خوف سے عجیب و غریب باتیں کر رہی تھی

علی کو شدید حیرت ہوئی

کیونکہ کمرے میں ان دونوں کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں تھا

کون مونا ماریہ یہاں کوئی نہیں ہے

تمہیں کیا ہوا ہے

علی نے ماریہ کے قریب جا کے کہا
دور رہو مجھ سے وہ تمہارے ساتھ ہے وہ مجھے مارنے آئی ہے وہ دیکھو مجھے کیسے دیکھ رہی ہے

بچاؤ مجھے بچاؤ

اچانک مونا نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور تیزی سے کمرے سے باہر بھاگ گئی
علی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

ماریہ رک کو ٹھہر و کہاں جا رہی ہو علی اس کے پیچھے اپنی گاڑی میں دوڑا
مگر ماریہ کی گاڑی کی سپیڈ اتنی زیادہ تھی کہ وہ چند لمحوں میں ہی آنکھ سے اوجھل ہو گئی

علی اسی راستے گاڑی چلا رہا تھا

اس امید پہ کہ شاید ماریہ کہیں رک گئی ہو

پورا ایک گھنٹہ گزر گیا تھا علی کو یونہی ادھر ادھر بھٹکتے مگر ماریہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی

میرا خیال ہے کہ مجھے گھر والوں کو اور پولیس کو اطلاع کرنی چاہیے

علی نے گاڑی واپس گھر کی طرف موڑ لی

صبح چھ بجے تھانے سے کال آئی

مسٹر علی آپ کے لیے ایک بہت بری خبر ہے ابھی ہمیں شہر سے باہر جانے والی سڑک کے پاس موجود نہر کے پل کے نیچے ایک گاڑی گری ہوئی ملی ہے جو کہ تیز رفتاری کے باعث پل توڑ کے پانی میں جا گری تھی

اور اس حادثے میں ایک جوان لڑکی جو اسے چلا رہی تھی اس کی ڈیڑھ ہو چکی ہے پلیز آپ لوگ جلدی جائے وقوعہ پر پہنچ جائیں کیونکہ گاڑی کا نمبر اور لڑکی کے حلیے سے وہ آپ کی بیوی سے بہت ملتی ہے

ماریہ کی تدفین کر دی گئی چوہدری ہاؤس میں آج موت سانسٹا چھایا ہوا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں بند افسردہ بیٹھے تھے

ماریہ کی اس اچانک موت کا سب کو شدید صدمہ تھا
وقت گزرتے کہاں دیر لگتی ہے پانچ سال پلک جھپکتے ہی گزر گئے

علی نے سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور جلد ہی ایک کامیاب سیاستدان کے طور پہ ابھرا
پارٹی کی طرف سے الیکشن جیتا اور بدلے میں وزیر قانون بن گیا
اب تک نجانے کتنے رشتے علی کو آچکے تھے ایک سے بڑھ کے ایک

ایک تو شاندار شخصیت دوسرا اختیارات کا مالک دولت تو گھر کی لونڈی تھی ایسے میں کون اس گھر میں
رشتہ کرنا نہ چاہے گا

یہاں تک کہ وہ خود بھی چڑ جاتا تھا کبھی کبھی کہ لوگ کیوں اس کے پیچھے ہاتھ دھوکے پڑے رہتے ہیں گھر والے بھی کافی زور دیتے مگر وہ ٹال مٹول سے کام لیتا رہا

دل میں ایک خواہش تھی کہ شاید زندگی کے کسی موڑ پہ اسے مونا دوبارہ مل جائے تو وہ نہ صرف اس سے معافی مانگے گا بلکہ اسے اپنی زندگی میں بھی شامل کر لے گا

کیونکہ کبھی احساس جرم اور کبھی احساس محبت اسے جینے نہیں دیتے تھے

کتنے سال تک وہ اس کی تلاش میں بھٹکتا رہا

جب بھی مصروف ترین وقت میں سے تھوڑا بھی ٹائم ملتا وہ مونا کے بارے ضرور سوچتا

لیکن وہ تو ایسی گم ہوئی کہ پھر مڑ کے نہ دیکھانہ کبھی کوئی کال نہ رابطہ وہ کہاں تھی کیسی تھی

علی کا دل اس کے بارے جاننے کو ہر وقت بے چین رہتا

سب کو ہی ماریہ کی بے وقت موت کا غم تھا لیکن ایک ہستی ایسی بھی تھی جسے اپنی بیٹی کی موت سے زیادہ اس بات کا غم تھا کہ کروڑوں کی جائداد ہاتھ سے نکل گئی

اور وہ دن رات اسی کوشش میں لگی تھی کہ کس طرح وہ دوبارہ چوہدری ہاؤس میں اپنے قدم جما سکے

آخر کار اس کی کوشش کامیاب ہونے لگی

کیونکہ وہ ماریہ کی وفات کے بعد اپنی دوسری بیٹی

عالیہ کو کب سے علی کے ساتھ شادی کے لیے رضامند کر رہی تھی اور اب وہ کچھ کچھ مان بھی گئی تھی

مما میں اس شرط پہ لندن سے واپس پاکستان آؤں گی کہ آپ مجھے علی کے ساتھ شادی کے لیے مجبور نہیں کریں گی اگر ہم دونوں کی رضامندی ہوئی اور ہمیں محسوس ہوا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ نباہ کر سکتے ہیں تو ہی میں شادی کروں گی

عالیہ نے صاف صاف کہا

ارے میری جان آپ ایک بار واپس تو آؤ تمہیں علی بہت پسند آئے گا اور پھر بھی اگر تمہیں اچھا نہ لگے تو آگے جیسے تمہاری مرضی ماریہ کی ماں انیسہ بیگم نے اپنی بیٹی کو مناتے ہوئے کہا اوکے ماماڈن پھر نیکسٹ ویک میں پہنچ جاؤں گی پاکستان

عالیہ نے بتایا اور فون بند کر دیا

مونا جلدی واپس آؤ تمہارے بابا کی طبیعت بہت خراب ہے شاہدہ بیگم نے مونا کو فون کر کے کہا مگر میجر مدثر کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ ہاسپٹل پہنچتے پہنچتے جان کی بازی ہار گئے تھے مونا کو بابا کی اچانک وفات پہ شدید دھچکا لگا تھا

ابھی تو وہ پہلے صدمے سے باہر نہیں نکلی تھی کہ اتنی بڑی آفت سر پہ آن گری مونا کے دادا جان ملک سخاوت نے اپنے بیٹے کی لاش پاکستان لانے کے لیے پورے انتظامات کر لیے تھے

اور شاہدہ بیگم اور مونا بھی میت کے ساتھ ہی ملتان پہنچ گئی
 سب کی اشکبار آنکھوں میں میجر مدثر کو دفن کیا گیا مونا کی تو جیسے دوسری بار دنیا لٹ گئی تھی
 ایک کے بعد ایک صدمہ وہ ہر وقت کمرے میں گم صم پڑی رہتی نہ کسی سے بولتی نہ ہنستی
 ایک زندہ لاش بن کے رہ گئی تھی

دادا جان کا اپنی پوتی کا یہ حال دیکھ کے کلیجہ کٹنے لگا
 وہ سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنے لگا

پتر تو باہر سے پڑھ لکھ کے آئی ہے تو بیٹا پھریوں سارا دن کمرے میں کیوں بند رہتی ہو
 دادا جان نے ایک دن ناشتے کی میز پر مونا سے پوچھا

وہ دادا جان بس یونہی گھر میں کونسا کام ہوتا ہے کرنے والا تو فارغ ہی ہوتی ہوں
 مونا نے مختصر جواب دیا

پتر گھر میں کام نہیں ہے کوئی تو پھر باہر جا کے کام کر لیا کریوں سارا دن فارغ بیٹھ کے اپنا دل نہ جلا یا کر
 میری بچی ابھی تو بڑی زندگی پڑی ہے تیرے آگے جینے کے لیے ابھی سے تو ہمت ہار کے بیٹھ گئی
 دادا جان نے سوال کیا

باہر کونسا کام ہے کرنے والا دادا جان؟

مونا نے پوچھا

تیرے باپ کے حصے کی ساری جائیداد سارا کاروبار بینک بیلنس میں نے تیرے نام کروا دیا ہے کل سے اپنے تایا ابو ملک دلاور کے ساتھ آفس جا کے اپنا کاروبار دیکھ اور یہ بچوں کی طرح کمروں میں چھپ چھپ کے رونا بند کر دے تو اپنی ماں کی بیٹی نہیں بیٹا بھی ہے میرے پتر فوجی کی اکلوتی نشانی جیسے لوگ میرے پتر کو سلیوٹ مارتے تھے ویسے میری پوتی اتنی کامیابی حاصل کرے کہ لوگ اٹھ اٹھ کے سلیوٹ ماریں تجھے ملک سخاوت نے مونا کے سر پہ ہاتھ پھیر کر کہا جی دادا جان جیسے آپ کا حکم مونا نے سعادت مندی سے جواب دیا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دیکھ لیا آپ نے ابا جی کا کارنامہ اتنی بڑی جائیداد ایک چھٹانک بھر کی لڑکی کے نام کر دی جو کہ لندن میں پاگل پن کا علاج کرواتی رہی خود کو تو وہ سنبھال نہیں سکی کاروبار سنبھالے گی

ہنہ

دماغ خراب ہو گیا ہے ابا جی کا کاروبار کو چلانے کے لیے اتنی محنت کی میرے شوہر نے اور پھل کھانے پہنچ گئے لوگ

مونا کی تائی

شمینہ بیگم کا اپنے سسر ملک سخاوت کے اس فیصلے پہ کمرے میں ملک دلاور کے سامنے خوب دل کی
بھڑاس نکال رہی تھی

شمینہ بیگم کچھ غلط تو نہیں کیا اباجی نے مونا کا حق تھا اس لیے اسے مل گیا اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا
بات ہے

ملک دلاور نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر بیگم سے کہا
ارے حق بس رہنے دو حق کی بات تو بھلا لڑکیوں کا کیسا حق ہوتا ہے جائداد میں سارا حق بیٹوں کا ہوتا
ہے بس

شمینہ بیگم نے جل کر کہا

ہاں تمہارے ان نکمے لفنگے لڑکوں سے تو ہزار درجے بہتر ہے میری بھتیجی

لندن سے بزنس کی اتنی بڑی ڈگری لے کر آئی ہے

ملک دلاور نے فخر سے کہا

ہاں ہاں پتہ ہے آوارہ بد چلن کہیں کی آٹھ دن اپنے یاروں کے ساتھ کسی ہوٹل میں رنگ رلیاں مناتی
رہی اور جب حالت خراب ہوئی تو کوڑے کے ڈھیر پہ پھینک گئے تھے اس کے یار یاد ہے یا بھول گئے
آپ

شمینہ بیگم کا پارہ ساتویں آسمان تک جا پہنچا

ثمینہ بیگم ذرا اپنی چارپائی کے نیچے بھی ڈنڈا پھیر لو

اپنی اولاد کے کر توت پتہ ہے یا میں بتاؤں وہ بھی

دونوں صاحبزادوں کو جاپان پڑھنے بھیجا تھا ذیشان صاحب نے وہاں اتنی گرل فرینڈ بنا رکھی ہے کہ اسے گنتی یاد نہیں

ایک کے ساتھ تو بغیر شادی کے حرام کی اولاد بھی پیدا کر کے بڑے فخر سے مائی سن بتاتا ہے دوسرا ایک ہندو لڑکی سے شادی سے پہلے ایک ناجائز بیٹی پیدا کر لی پھر نکاح کروا کے بیٹھا ہے اس انتظار میں کہ کب میں اسے اجازت دوں اور وہ اس منکر کی اولاد کو یہاں بلا سکے ملک دلاور نے بھی اپنے دل کی پوری بھڑاس نکالی

شش آہستہ بولیں کوئی سن لے گا کیا عزت رہ جائے گی ہماری خاندان میں
ثمینہ بیگم نے ملک دلاور کو چپ کرواتے ہوئے کہا

خیر جو بھی ہے اس لڑکی کی طرح ان کے گلوں میں بدنامی کا تمنغہ تو نہیں سجانہ
یہ تو پورے خاندان میں بد چلن مشہور ہو چکی ہے

ثمینہ بیگم نے لقمہ دیا

فکر نہ کرو جس دن تمہارے بیٹوں کے کر توت کھل گئے

ہم بھی اپنے گلے میں یہ تمنغہ پہن لیں گے ایسی باتیں زیادہ دیر چھپی نہیں رہتی

ملک دلاور نے غصے سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا

تمہیں اب اچھی طرح سمجھ۔ آگیا ہے نہ کہ وہاں جا کے کیا کیا کرنا ہے انیسہ بیگم نے عالیہ سے پوچھا
جی مئی سب یاد ہے

علی کے گھر والوں کو متاثر کرنے کے لیے یہ مشرقی کپڑے پہننے ہیں اچھے اچھے کھانے بنانے ہیں
علی کے دل میں جگہ بنانے کے لیے روز رات کو یہ مغربی ڈریس پہن کر خود کو خوب سنوارنا ہے
علی سے ماریہ کے بارے میں باتیں کر کر کے اپنے لیے ہمدردی پیدا کرنی ہے
اس کا دکھ بانٹنا ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ مجھ سے بڑھ کے اس دنیا میں کسی کو اس کی پرواہ نہیں
روز علی کے ماں باپ کی خدمت کا جھوٹا ڈرامہ کرنا ہے
علی کی بھابھی سوہا کو اپنے جال میں پھنسا کے دوستی کرنی ہے

و غیرہ وغیرہ سب یاد ہے اور کچھ

عالیہ نے طنز کرتے ہوئے کہا

توبہ ہے لڑکی کیسے قینچی کی طرح تمھاری زبان چلتی ہے

میں تو یہ سب تمھارے فائدے کے لیے کر رہی ہوں ورنہ مجھے کیا ضرورت ہے اتنے پاؤں بیلنے کی
سرڑتی رہتی وہیں لندن میں ہو ٹلوں پہ برتن دھوتی رہتی ساری زندگی تو ہی تیرے لیے اچھا تھا خواہ مخواہ
میں بلا لیا میں نے تجھے یہاں

ارے کمبخت ماری ایک بار شادی ہو گئی نہ تو ساری عمر عیش کرے گی۔ تو وہاں یاد رکھنا پھر جھولی اٹھا کے
انیسہ بیگم کو دعائیں دوں گی دیکھ لینا تم

انیسہ بیگم نے خفگی سے کہا
 ارے مئی سوری آپ ناراض ہو گئی
 میں تو مزاق کر رہی تھی چلیں سرگودھالیٹ ہو رہے ہیں ہم میں ڈرائیور سے کہتی ہوں وہ گاڑی نکالے
 عالیہ ڈرائیور کو آوازیں دیتی باہر چلی گئی

تایا جان اسلام علیکم
 مونانے پہلے دن آفس میں داخل ہوتے ہی ادب سے تایاجی کو سلام کیا
 ارے وعلیکم السلام جیتی رہو جیتی رہو
 ویکم بیٹا بہت خوشی ہو رہی ہے آپ کو یہاں دیکھ کے
 چلیں کچھ دیر سانس لو پھر میں تمہیں آفس کے سٹاف سے بھی ملواتا ہوں
 اور احسان سے کہتا ہوں کہ تمہیں کام کی ٹریننگ دینی بھی شروع کر دے
 ملک دلا اور احسان کو فون کرنے لگے

مونا آرام سے ان کے سامنے چئیر پہ بیٹھ گئی
 سارا دن بہت مصروف گزرا تھا شام کو وہ احسان کے ساتھ گھر روانہ ہوئی
 تھکاوٹ کی وجہ سے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا اس لیے اس نے گاڑی سے باہر دیکھنے کی کوشش ہی نہیں
 کی اور اپنے خیالوں میں گم رہی
 آئے مس مونا نیچے اتریں

اچانک احسان نے گاڑی روک کے کیا کہا
 مونہ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا مگر یہاں کیوں ابھی تو گھر نہیں آیا
 وہ شدید حیرت سے بولی
 ہاں مگر یہاں آپ کے لیے ایک بہت بڑا سر پرانز ہے لٹ اس گواندر چل کے پتہ چلے گا
 احسان نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا
 سارا ہال نیم تاریک تھا

وہ احسان کا ہاتھ تھام کے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی
 وہ ایک تاریک سے کمرے میں داخل ہوئے اچانک لائٹس جل اٹھیں
 مونا کی آنکھیں چندھیا گئیں
 اس نے ان پہ ہاتھ رکھ لیا

آسمان سے ان پہ پھولوں کی برسات ہونے لگی وہ حیرت سے گلاب کی پتیوں کی برسات دیکھنے لگی
 احسان پھولوں کا ایک بے حد خوبصورت بکے لے کے اس کے سامنے دوزانوں ہو گیا

ہیپی برتھ ڈے، ہیپی برتھ ڈے ڈیر مونا
 ہیپی برتھ ڈے سویٹ گرل
 مے گاڈ بلیس یو ایوری جوائے آف یور لائف

احسان نے پھول اور کارڈ مونا کو تھماتے ہوئے کہا
 اوہ مائی گاڈ آج میرا بر تھ ڈے تھا اور مجھے یاد ہی نہیں
 اور تم نے یاد بھی رکھا اور اتنا بڑا سر پرانز بھی دے ڈالا
 تھینکس آلاٹ آئی ایم سوہیپی
 مونا نے احسان کا شکریہ ادا کیا
 چلو پہلے کیک کاٹتے ہیں
 پھر ڈنر کریں گے
 اور اس کے بعد آپ کو آپ کی پسندیدہ میوزک بھی بنوائیں گے
 احسان نے مونا کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا
 اگین تھینکس یار اس سر پرانز کے لیے
 مونا اتنے دنوں بعد کسی اپنے کی محبت دیکھ کے بہت خوش ہوئی تھی
 ہوٹل میں کافی دیر ہو گئی
 احسان کے گھر پہنچتے ہی شمینہ بیگم اس کے کمرے میں آ گئی
 تو کیسا رہا میرا پلان لڑکی خوش ہو گئی ہے نہ مانتے ہوں نہ پھر اپنی ماں کی ذہانت کو
 شمینہ بیگم نے عیاری سے کہا
 ہاں ماں آپ کے حکم کے ث

چڑیا کو دانہ ڈال دیا ہے اب جال میں پھنسنے کا انتظار کرنا پڑے گا آپ کو

احسان نے خوش ہوتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں دس سال بھی انتظار کر لیں گے آخر اتنی بڑی جائیداد کی اکلوتی وارث ہے

اتنا تو حق بنتا ہے نہ اس کا

اور دونوں ماں بیٹے مونا جیسی سونے کی چڑیا کو اپنے جال میں پھنستا دیکھ کر دبی ہنسی ہنسنے لگے

عالیہ نے چوہدری ہاؤس پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا ویسے بھی یہ سب سیدھے سادے لوگ تھے

جنہیں شیشے میں اتارنا مشکل نہیں تھا

اور پھر مار یہ نے جان دے کر پہلے ہی سے سب کے دلوں میں اس کی چھوٹی بہن عالیہ کے لیے کافی

ہمدردیاں پیدا کر دی تھیں

اس لیے اس کی ہر کوشش کامیاب ہو رہی تھی

رات بستر پہ لیٹے مونا اپنی گزشتہ زندگی کو یاد کر کے آنکھیں نم ہو گئیں

کیسے وہ سوہا کے ساتھ مل کے اتنی بد تمیزیاں کر کے خوب ہلے گلے کیسا تھکالچ میں برتھ ڈے منایا

کرتی تھی

سب کے چہروں پہ کیک ڈانس پارٹی شرارتیں سب کچھ کھو گیا تھا

بس ان کی یادیں باقی تھیں

مونانے نیٹ آن کیا اور فیسبک کی اپنی پرانی پوسٹس دیکھنے لگی

اچانک اس کی نظر علی کی پوسٹ پہ رک گئی

آج اس کا ہر تھ ڈے ہے جو صرف میری زندگی میں چند دنوں کے لیے آئی

اور پھر ہمیشہ کے لیے اس دل میں بس گئی

میں یہ تو نہیں جانتا کہ تم کہاں ہو کیسی ہو کس حال میں ہو لیکن

میں ہمیشہ تمہارے لیے دعا گو رہوں گا کہ خدا تمہیں لمبی زندگی اور ڈھیروں خوشیوں سے نوازے

آمین

پڑھ کے دل جو پہلے اداس تھا مزید اداس ہو گیا

Support@classicurdumaterial.com

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی انگلیاں تیزی سے ٹائپنگ کرنے لگیں

اسے لگتا ہے میں اسے بھول جاؤں گی؟

لگتا ہے اس نے کبھی محبت نہیں کی

سٹیٹس لگاتے ہی مونانے نیٹ آف کیا اور بری طرح بلک بلک کر رونے لگی

علی پوری رات اس پوسٹ کے ایک ایک لفظ کو غور غور سے دیکھتا رہا لیکن اس پوسٹ پہ جا کے اس میں کمٹ کرنے کی ہمت پیدا نہ ہو سکی

دل بار بار اسے مجبور کر رہا تھا کہ انبکس جا کے اپنے دل کی ساری حالت مونا سے کہہ دو

دماغ کہہ رہا تھا کس حق سے؟ پہلی بات یہ کہ تو اپنا اعتبار اور مقام کھو چکا ہے

اور دوسری بات کیا مونا تم پہ اعتبار کرے گی؟

ایک ایسے بزدل شخص کی بات کا وہ کیوں یقین کرے گی جو اس کا ہاتھ پکڑ کر بھنور سے نکالنے کی بجائے

اسے گرداب میں پھنسا دیکھ کے اپنی جان بچا کے بھاگ گیا

لعنت ہو علی تم پہ

تم محبت کے تو کیا مونا کی نفرت کے قابل بھی نہیں ہو

ہمیشہ کی طرح اس کے ضمیر نے اسے بری طرح کچو کے لگائے اور وہ اندر تک زخمی ہو کر چپ بیٹھا اسے

دیکھ کر بس سوچتا ہی رہ گیا

نہیں اب میں اس کی زندگی میں پھر دخل اندازی نہیں کروں گا وہ پتہ نہیں کس حال میں ہے میں اسے

میسج کر کے مزید اس کے لیے دکھ کا باعث نہیں بن سکتا

اس سے بہتر ہے کہ میں خاموش ہی رہوں

علی نے سوچا

وہ علی مجھے جو آپ نے آج نیو موبائل لا کے دیا ہے اس کے فنکشن ٹھیک ورک نہیں کر رہے ذرا چیک کریں تو کیا مسئلہ ہے اسے

عالیہ نے وائٹ پینٹ کے ساتھ سیلو لیس سیلو شرٹ اتنی تنگ پہنی ہوئی تھی کہ اس کے بدن کی ایک ایک شے کی بناوٹ ان میں جھلک رہی تھی اسی حلیے میں وہ بلا جھجک علی کے کمرے میں آگئی یہ لیں یہ تو ہو گیا سیٹ

علی نے سیٹنگ چیک کرتے ہوئے کہا

یہ بھی دیکھیں ذرا عالیہ نے ڈیپ گلے والے شرٹ کو کھینچ کر تھوڑا اور نیچے کرتے ہوئے کہا اس کے اور نزدیک ہوتے ہوئے کہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurduMaterial/>

علی کی اچانک اس پہ نظر چلی گئی

عالیہ آپ کمرے میں جاؤ میں سیٹ کر کے تمہیں بھیج دیتا ہوں

سچ تو یہ تھا کہ اس کی یہ حالت دیکھ کر علی کو شرم محسوس ہوئی لیکن وہ بڑے آرام سے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی

استغفر اللہ یہ آج کل کی لڑکیوں کے لباس کو پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے

شرم نام کی کوئی شے باقی ہی نہیں بچی ان میں

علی نے غصے میں سوچا

عالیہ کا موبائل سائیڈ پہ رکھ کے علی کے دماغ میں بہت دیر سے ایک ہی بات گردش کر رہی تھی وہ ایک بار مونا کو کال کر کے دیکھے شاید وہ بات کر لے
 کتنی بار نمبر ڈائل کر کے ڈیلیٹ کیا پھر ہمت کر کے کال کر ہی لی
 بل ہوتی رہی مگر دوسری طرف سے کسی کو اس سے اتنی نفرت تھی شاید کہ اس نے علی کی کال کاٹنی
 بھی گوارا نہ کی
 کئی بار کی کوششوں کے بعد علی نے موبائل بند کر کے واپس رکھ دیا

مونادیکھو باہر موسم کتنا حسین ہو رہا ہے چلو کچھ دیر پارک چلتے ہیں احسان نے آفس سے واپسی پہ پارک
 کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا
 دونوں پارک کے اندر داخل ہوئے سامنے وہی پودوں کی بہاریں وہی رنگ برنگے پھولوں کی قطاریں
 وہی لوگوں کی چہچہاریں اتنا عرصہ باہر رہنے کے باوجود پاکستان میں لوگ ویسے کے ویسے ہی تھے
 مونانے ارد گرد دیکھتے ہوئے سوچا
 بہار پھر سے لوٹ کے آچکی تھی
 پودوں پہ نئی کونپلیں پھوٹ رہی تھیں
 لیکن اگر کچھ تبدیل نہیں ہوا تھا تو وہ مونا کے دل کا موسم تھا جو ایک جگہ ٹھہر گیا تھا

اداسی کا موسم، مایوسی کا موسم، درد کا موسم، آنسوؤں کا موسم، اور کسی کی یاد کا موسم
 جو کہ گھڑی کی سوئیوں کی طرح رک چکا تھا جس پہ اب کوئی آس، امید خوشی کچھ اثر نہیں کرتے تھے
 کبھی کبھی تو اسے لگتا کہ وہ انسان نہیں ایک ربورٹ ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے کام کرتی ہے مگر مجبوری
 میں کیونکہ اسے زندہ رہنا تھا

کیا سوچ رہی ہو مونا

احسان نے مونا کو گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر پوچھا
 نہیں کچھ نہیں بس یونہی کچھ الٹی سیدھی باتیں

مونانے مختصر جواب دیا

کیا مجھے نہیں بتاؤ گی اپنے دل کی بات میں غیر تو نہیں احسان نے مونا کا ہاتھ تھام کر کہا

نہیں ایسی کوئی بات ہے ہی نہیں مونا نے نرمی سے اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہوئے کہا

اوکے اگر تم بور ہو رہی ہو تو چلو گھر چلتے ہیں

احسان نے اٹھتے ہوئے کہا

بیٹا بیٹھو یہاں میں نے تمہارے ساتھ ایک بہت اہم بات ڈسکس کرنی ہے

ملک دلاور نے مونا کو اپنے آفس بلاتے ہوئے کہا

جی تایا جی کہیں

مونانے عاجزی سے جواب دیا

بیٹا وہ جو ہمیں پشاور سے مال سپلائی ہونا تھا وہ اٹک پوسٹ پہ روک لیا گیا ہے
اور پولیس کا کہنا ہے کہ مال غیر قانونی ہے جبکہ ہم نے اپنی طرف سے سب قانونی کارروائی مکمل کی تھی
ملک دلاور نے پریشانی سے کہا

پھر اب کیا کریں

مونانے پوچھا

بیٹا میرا خیال ہے کہ تم ارسلان کو ساتھ لے کر ابھی لاہور چلی جاؤ
وزیر قانون علی حسن عثمانی وہیں موجود ہے میں نے پتہ کروایا ہے

ان سے جا کے ڈائریکٹ بات کرو وہ بہت اچھے انسان ہے ہمارا نکتہ نظر سمجھیں گے اور ہمارا مال بھی
ہمیں مل جائے گا ورنہ میں ہر جگہ مایوس ہو چکا ہوں اگر ہمیں مال نہ ملا تو کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا
ہماری کمپنی کو

میں نے علی حسن عثمانی سے بات چیت کر لی ہے ٹائم بھی لے لیا ہے بس تم ساری تیاری کر کے شام پانچ
بجے سے پہلے

انہیں ہوٹل میں مل لینا

اور دیکھو بیٹا بہت سوچ سمجھ کر دھیان سے بات کرنا یہ فائل اچھی طرح سٹڈی کر لو اس میں ساری
تفصیل موجود ہے اور جو بات سمجھ نہ آئے تو احسان ساتھ ہے اس سے ڈسکس کر لینا

مگر بیٹا پھر وہی بات کہ کام کروا کے ہی واپس آنا ہر صورت اور مجھے یقین ہے کہ تم کروا سکتی ہو
ملک دلاور نے مونا کو بڑی امید سے کہا

اوکے کوشش تو پوری کروں گی آگے اللہ مالک ہے
ایک طویل عرصے کے بعد وہ ڈھنگ سے تیار ہوئی تھی ورنہ لندن میں سمپل پینٹ کے ساتھ ٹی شرٹس
اور پاکستان واپس آکر اس نے شلوار قمیض پہنی شروع کر دی تھی مگر آج اس کے تایا ابونے اس کی
میٹنگ کے لیے خاص طور پر ڈارک بلیو کلر کی بے حد قیمتی ساڑھی لے کر دی تھی
اور خاص طور پر تاکید کی تھی کہ پارلر سے تیار ہو کر جاؤ

تاکہ ان پہ ہمارا اچھا امپریشن پڑ سکے
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
میک اپ کے بعد پارلر گرل نے مونا سے پوچھا

مونانے ایک سر سری سی نظر اپنے سر اپنے پہ ڈالی
اسے اب اپنی خوبصورتی سے رتی بھر لگاؤ نہیں تھا

سب کچھ ٹھیک ہی تھا

وہ کاؤنٹر پہ ادائیگی کر کے باہر نکل آئی

ارسلان گاڑی میں بیٹھا کب سے انتظار کر رہا تھا

لاہور پہنچتے پہنچتے چار بج گئے ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا وہ فریش ہونے کے لیے اسی ہوٹل کے ہال میں بیٹھ گئے

تھوڑی دیر آرام کے بعد لمبے سفر کی تھکاوٹ کافی دور ہو گئی تھی وزیر قانون علی حسن عثمانی سے ملنے کا وقت ہو گیا تھا اس لیے وہ واش روم چلی گئی اور آسنے کے سامنے کھڑے ہو کے میک اپ سیٹ کیا وہ علی حسن عثمانی شاید پہنچ چکے ہیں اور تھرڈ فلور پر ان کی میٹنگ تھی وہ ختم ہو چکی ہے اور اب ہمارا انتظار کر رہے ہیں

ان کے سیکرٹری کا میسج ابھی آیا ہے

وہ آہستہ آہستہ احسان کے پیچھے پیچھے چل پڑی

وائٹ کلر کا سوٹ پہنے مونا دور سے ان محترم کی پشت ہی دیکھ سکی تھی

جب احسان نے اس کی طرف اشارہ کیا

ہائے آئی ایم مونا

دی اونر آف ملک امپورٹ ایکسپورٹ کمپنیز ملتان

کین آئی سٹ ہیر؟

مونا نے قریب جاتے ہی ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

اور دوسرے ہی لمحے علی کو جیسے کرنٹ کا جھٹکا لگا تھا

ڈارک بلیو کلر کی بے حد خوبصورت ساڑھی پہنے سامنے کھڑی مونا ماضی کی مونا سے بھی زیادہ قیامت
ڈھار ہی تھی

شیور شیور وائے ناٹ

علی نے گرمجوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

سوسر جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہم یہاں ایک خاص مقصد کے لیے آئے ہیں ہمارا کروڑوں کامال جو کہ
افغانستان سے آیا ہے وہ اٹک چیک پوسٹ پہ روک لیا گیا ہے یہ کہہ کہ وہ ان لیگل ہے
یہ رہی اس مال کی مکمل تفصیل

ہم نے پوری قانون کی پاسداری کر کے بنگ کروائی تھی

مگر کچھ رشوت خور کسٹم کے بندے اب اپنا ناجائز حصہ وصول کرنا چاہتے ہیں

ہم پہ اس قسم کے جھوٹے الزامات لگا کے

علی نے فائل اس کے ہاتھ سے پکڑ لی

اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

اتنی دیر میں چائے آگئی سب چائے پینے لگے

علی اس دوران کن اکھیوں سے مونا کے چہرے کا جائزہ بھی لے رہا تھا کہ شاید اسے اپنے لیے گزشتہ

محبت کی پرچھائی نظر آجائے

کوئی ہلکا سا اشارہ کوئی محبت کی جھلک

مگر مونا کا چہرہ ہر قسم کے جزبات سے بالکل عاری تھا
 ہر قسم کے احساسات سے عاری سپاٹ چہرہ لیے
 وہ بالکل ایسے انداز میں بیٹھی تھی جیسے سب اجنبی اور عام لوگ اس سے ملنے کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں
 ویل مس مونا

میں نے آپ کا کیس دیکھ لیا ہے اس کی ساری تفصیل جان کے میں آپ کو کل تک بتا دوں گا اور اگر
 آپ کی بات ٹھیک ہوئی تو آپ کا مال آپ تک پہنچ جائے گا
 علی نے فائل بند کر کے مونا کو پکڑا دی
 اوکے تھینکس آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمارے لیے تھوڑا سا وقت نکالا

مونا نے کھڑے ہو کے ہاتھ ملا کے خدا حافظ کہتے ہوئے کہا
 تھوڑی دیر اور رک جاتیں اتنی دور واپس جانا ہے ڈنر کر لیتے اکھٹے
 علی کے دل میں کی بات زبان پہ آگئی

نو تھینکس ڈنر ہم نے کر لیا ہے واپس پہنچتے ہوئے کافی رات ہو جائے گی اور ہماری فلائٹ بھی نوبجے کی
 ہے

اس لیے ہمیں اب اجازت دیں
 مونا جانے کے لیے مڑی

علی نے ایک بار پھر امید بھری نظروں سے مونا کی آنکھوں میں جھانکا مگر وہاں تو صدیوں کی اجنبیت چھائی ہوئی تھی

مونا کے جانے کے بعد وہ دیر تک گرل کے پاس کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا نہ کوئی انہسی نہ شرارت نہ بحث نہ لڑائی سب گم کر آئی تم اور اپنے اوپر یہ سنجیدگی کا مصنوعی خول چڑھا کے سمجھ رہی ہو کہ میں شاید دھوکہ کھا جاؤں گا تمہارے اس روپ سے کاش وہ وقت لوٹ کے آسکے اور میں اپنی غلطی کا مداوا کر سکوں علی نے حسرت سے سوچا اور کسٹم آفیسر سے اٹک بات کرنے کے لیے اپنے سیکرٹری کو ساری ہدایت دے کر گھر روانہ ہو گیا

دوسرے دن ہی انھیں کسٹم سے اپنا مال ریسیو کرنے کی ایک میل موصول ہو گئی ملک دلا اور اپنی بھتیجی کی اس کامیابی پہ بہت خوش تھے اور گھر جا کے سب کے سامنے اس کا یہ کارنامہ بڑے فخر سے بتا رہے تھے

احسان بیٹا کہاں تک بات پہنچی تمہاری اور مونا کی کیا وہ تم سے شادی کے لیے تیار ہو جائے گی؟
شمینہ بیگم نے اپنے بیٹے کے کمرے میں پہنچ کر پوچھا
مما پتہ نہیں وہ کیا چاہتی ہے وہ مجھے کچھ نہیں بتاتی ممایسی لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسانا بہت مشکل ہوتا ہے

میری مانیں تو آپ دادا جی سے میری اور مونا کی شادی کی بات کریں دادا جی ضرور مان جائیں گے

اور جہاں تک مجھے یقین ہے مونا بھی راضی ہو ہی جائے گی

احسان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

جی دادا جی آپ نے مجھے بلایا تھا

مونا نے دادا کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

جی میرا پتر بیٹھ ادھر

پتر تیرے ساتھ ایک بہت ضروری بات کرنی تھی

میرا بچہ اب تیرا باپ بھی نہیں ہے اور میری بھی زندگی کا کیا بھروسہ پتر نہیں آج ہوں کل نہ رہوں

اس لیے پتر میں تجھے کسی کے سپرد کر کے جانا چاہتا ہوں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دادا جی رکے

Support@classicurdumaterial.com

مگر دادا جان میں بالکل کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی آپ پلیز مجھے مجبور نہ کریں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نہ میرا پتر ایسا نہیں کہتے

اور پھر تو کونسی غیروں میں جائے گی یہ ساتھ والے کمرے میں اپنے تایا کے گھر ہی تو ہو گا تیرا سسرال

اور بیٹا احسان کو تو بچپن سے جانتی ہے تو

بہت خوش رکھے گا

تیرے تایا تائی نے خود مجھ سے اس رشتے کی بات کی ہے پتر گھر آیا خوشی کا سندیسہ واپس نہیں موڑتے

رب سوہنا ناراض ہو جاتا ہے

داداجان نے مونا کو سمجھاتے ہوئے کہا
 ٹھیک ہے داداجان جیسے آپ کی خوشی
 میں کیا کہہ سکتی ہوں اس کے بارے میں اور
 مونانے ہار مانتے ہوئے کہا
 ارے جیتی رہو میری بچی جیتی رہو
 اللہ خوشیوں سے دامن بھر دے میری بچی کا
 کبھی غم کی پر چھائی بھی نہ پڑے تمہاری زندگی پہ
 داداجان نے ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے کہا

دل تو پہلے ہی اس کی کم مانتا تھا اب جب سے اس نے علی کی جھلک دیکھ لی تھی وہ اس کے قابو سے باہر ہو
 چکا تھا

بار بار اس کا نام لیتا بہانے بہانے سے اسے یاد کرتا
 اب آدھی رات کو ڈرائورنگ کرتے ہوئے خان صاحب کا گانسن کر اس کی پلکیں اس بیوفا کو یاد کر کے
 نم ہو گئی تھیں

گلگت کے اس وزٹ میں داداجی بھی ان کے ساتھ تھے انھیں یہاں اپنے کسی پرانے دوست سے ملنا تھا
 تین بجے کے قریب ملک دلاور بیدار ہوئے اور مونا کو اٹھا کر پیچھے آرام کرنے کے لیے بھیج دیا اور خود
 گاڑی چلانے لگے

یہ ان کا ہمیشہ سے اصول تھا کہ جب بھی لمبے سفر پہ جاتے تو رات کو کبھی گاڑی ڈرائیور کے حوالے نہ کرتے

شدید تھکاوٹ کے باعث مونا کی جلد ہی آنکھ لگ گئی
 تھوڑی دیر بعد ہی فجر کی اذانیں ہونے لگی
 ملک سخاوت نے گاڑی رکوالی اور ہوٹل کی مسجد میں نماز ادا کرنے چل دیئے
 سورج آہستہ آہستہ سامنے کالے پہاڑوں کے پیچھے سے طلوع ہو رہا تھا
 جس کی سنہری شعاعیں ہر چیز پہ ایک عجب سا وجد طاری کر رہی تھیں
 ہر طرف خاموشی سکون جیسے ہر شے خدا کی عبادت میں مگن ہو
 ملک سخاوت باہر سڑک پہ کھڑے ہو کے یہ منظر دیکھنے لگا
 اچانک اس کی نظر سامنے گاڑی پہ پڑی

اس کا جگری دوست چوہدری راشد حسن عثمانی گاڑی کھول کے کھڑا تھا
 اور ساتھ ساتھ ڈرائیور کو صبح صبح صلواتیں بھی سنارہا تھا شاید گاڑی خراب ہو گئی تھی
 اوئے کھوتے کے پتر تو یہاں کہاں؟

ملک سخاوت نے پیچھے سے جا کر چوہدری راشد کے کندھے پہ تھپڑ مار کے پوچھا
 ارے میرا دوست میرا جگر ملک سخاوت کیسا ہے تو ولایتی باندر

چوہدری راشد اس خوشی سے اس کے گلے لپٹ گیا

یار بچے بڑے دنوں سے ضد کر رہے تھے کہ گلگت سیر کے لیے جانا ہے اس لیے آج نکل ہی آئے ابھی وہاں پہنچے بھی نہیں اور راستے میں یہ مصیبت گلے پڑ گئی اور گاڑی خراب ہو گئی
چوہدری راشد نے پریشانی سے جواب دیا

لو یہ تو بہت اچھا ہوا

چل اسے ڈرائیور کے حوالے کر وہ ٹھیک کروا کے لے آئے گا تو

میرے ساتھ چل ہم بھی وہاں جا رہے ہیں بلکہ تو ہمارے ساتھ ہی ہمارے گھر چل ہم دونوں خوب بیٹھ کے باتیں کریں گے اور بچے سیر کر لیں گے

ملک سخاوت نے چوہدری فیملی کو اپنی گاڑی میں بیٹھنے کی دعوت دی اور سب ان کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئے

گاڑی ماشاء اللہ بہت آرام دہ اور شاندار تھی

سب بڑے آرام سے سفر کا مزہ لینے لگے

مما یہ گلگت کتنی دور ہے ابھی

نکھی مونا نے بے چین ہو کے سوال کیا

بس بیٹا تھوڑی دور ہے ہم جلد ہی پہنچ جائیں گے سوہانے اسے تسلی دی

میں تو خوب گھوموں گی پھروں گی پکس بنا بنا کے سٹیٹس لگا کے اپنی فرینڈز کو خوب جلاؤں گی

آفر آل گلگت آنے کا سارا پلان میرا تھا

عالیہ نے چمکتے ہوئے کہا

کیوں اماں جی آپ بھی تو کچھ کہیں نہ میرے حق میں

عالیہ نے علی کی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

افف یہ ہو گئی شروع اب ساری خواتین اور ان کی زبانیں نہیں بند ہوں گی

علی کو اب نیند آرہی تھی

وہ ان کے پاس سے اٹھا اور اگلی سیٹ پہ بیٹھی مونا کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا

اچانک ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور سوئی ہوئی مونا کا سر علی کے کندھے سے جا لگا

افف اب یہ کیا مصیبت ہے یہ محترمہ اپنے سہارے پہ نہیں ٹک سکتیں

علی نے جھنجھلا کر مونا کا سر پکڑ کر سیدھا کرنا چاہا

جو نہی نظر مونا کے چہرے پہ پڑی

علی کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

اوہ تو یہ محترمہ ملک سخاوت کی رشتہ دار ہے غالباً ان کی پوتی ہوگی

علی نے تھوڑا سا اپنی یادداشت پہ زور دے کے اندازہ لگایا کیونکہ ایک بار وہ بچپن میں بابا سائیں کے

ساتھ ان کے گھر جا چکا تھا اس وقت وہ ملا تو سب سے تھا لیکن نام یاد نہیں تھے

مونا کے بدن سے آنے والے مانوس سی خوشبو علی پہ سحر طاری کر رہی تھی
کتنے سالوں کے بعد اس کے اندر کسی کی قربت کا احساس جاگا تھا
دل پھر کسے کے لیے زور سے دھڑکا تھا

مگر جس کے لیے اس کے اندر یہ سب ہلچل مچی تھی وہ دنیا جہاں سے بے خبر اس کے پہلو میں بیٹھی سو
رہی تھی

مونا کے دادا اور علی کے بابا اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے سوہاننھی مونا اور عالیہ نے الگ شور مچایا ہوا تھا
لیکن علی اس شور شرابے سے بہت دور کسی اور ہی جہاں پہنچ چکا تھا کہیں دور پر بت میں چھپی کسی بے
حد خوبصورت پیار کی وادی میں جہاں وہ اور مونا ہاتھ میں ہاتھ لیے محبت بھرے گیت گارہے تھے
علی کے لبوں پہ ہلکی سی مسکان ابھری

اس نے دھیرے سے مونا کے سر کو دوبارہ وہیں اپنے کندھے رکھا اور خود بھی سیٹ سے ٹیک لگا کے سو
گیا

تاکہ یہ حسین خواب کہیں ٹوٹ نہ جائے

ایک خوبصورت پہاڑی سلسلے میں گاڑی چلتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی ارے مونا بیٹی اٹھ
جاؤ کتنا سونا ہے تم نے آنکھیں کھول لو اب کتنا دن چڑھ آیا ہے

دادا جی کی نظر جو نہی بے سدھ سوئی ہوئی مونا پہ پڑی تو وہ اسے آوازیں دینے لگے

موناستی سے آنکھیں ملتے ہوئی اٹھ بیٹھی حلق خشک ہو رہا تھا پہاڑی آب و ہوا اسے ہمیشہ سے عجیب سی لگتی تھی اس کا ایسے ہی یہاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ان بلند پہاڑوں پہ آکے حلق خشک اور دم گھٹنے لگتا تھا مونانے جلدی سے پانی کی بوتل کھولی اور دو چار لمبے لمبے گھونٹ بھرے ابھی بوتل منہ سے اتاری ہی تھی کہ گاڑی کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور بوتل کا باقی پانی ساتھ بیٹھے علی کے سر پہ جاگرا

افف یہ کیا بد تمیزی ہے علی ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا علی کا نیند خراب ہونے کی وجہ سے موڈ شدید خراب تھا اور موناکا اسے یوں بلا اجازت اپنے ساتھ سیٹ پہ بیٹھا دیکھ کے پارہ ہائی ہو گیا

آپ کو پانی پینے کی بھی تمیز نہیں ہے محترمہ؟

علی نے غصے سے سر جھاڑتے ہوئے کہا

تمیز تو میں بعد میں دیکھاتی ہوں پہلے یہ بتائیں کہ آپ میری گاڑی میں بغیر میری اجازت کے کیسے آ کے بیٹھ گئے اور اوپر سے رعب جھاڑ رہے ہیں

مونانے اسی لہجے میں جواب دیا

سینیہ محترمہ بولنے کی تمیز تو پہلے ہی تم میں تھوڑی کم تھی اور جو تھوڑی بہت تھی مجھے لگتا ہے اب وہ بھی ختم ہو گئی ہے

علی بھی موناکا کی اس حرکت پہ جل بھن کے بیٹھا

مانڈیور لینگوئج مسٹر

اس سے پہلے کہ یہ زبان کی جنگ دست بدست شروع ہوتی بڑے بزرگوں نے درمیان میں کود کر دونوں کو ٹھنڈا کیا

مونا اس سیٹ سے اٹھ کر پیچھے چلی آئی

ارے سوہاتم مونا کی نظر اچانک سوہاپہ پڑی جو اسے نجانے کب سے حیران ہو کے دیکھ رہی تھی برسوں کی بچھڑی ہوئی دوست ملی تھی اس لیے پھر باقی کے سارے راستے دونوں کی زبان ایک منٹ کے لیے بھی بند نہیں ہوئی تھی

سفر جتنا بھی طویل اور تھکا دینے والا ہو منزل اگر شاندار ہو تو ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے ملک سخاوت کا گھر بے حد نفیس بہت شاندار تھا پہاڑی چوٹیوں کے بیچوں بیچ وہ ایک سیاہ رنگ کے گیٹ پہ رک گئے اندر داخل ہوتے ہی گلابی سفید پھولوں سے ڈھکے درختوں نے ان سب کا استقبال کیا یوں لگتا تھا جیسے ان کی آمد کی خوشی میں درختوں سے ہر طرف پھول برس رہے ہوں وہ اس خوابناک سے منظر کو حیرت سے تکتے آگے بڑھے سامنے شیشے سے بنی خوبصورت عمارت سورج کی روشنی میں جگمگا کر اپنے نایاب ہونے کا اعلان کر رہی تھی

گل خان نے سب مہمانوں کا سامان ان کے کمروں تک پہنچا دیا گل خان کی بیوی مرجان نے بہت مزے کا ناشتہ بنایا تھا جو کہ سب کے کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا باقی کا دن اور رات سب نے خوب سو کر تھکاوٹ اتارتے گزار دیا

دوسرے دن صبح ہی صبح سب اس خوبصورت علاقے کی سیر کے لیے نکل پڑے اونچے نیچے پہاڑی
راستوں پہ مارنگ واک کرتے ہوئے سوہا کی نظر اچانک مونا پہ جا پڑی جو کہ اپنے دادا جان کے ساتھ
واک کر رہی تھی
علی وہ دیکھو مونا

سوہانے کہنی مارتے ہوئے کہا
علی کی بے اختیار ان پہ نظریں اٹھ گئیں
چلو ملتے ہیں ان سے سوہانے علی کے کان میں سرگوشی کی سب واک کرتے ہوئے کافی آگے نکل گئے
علی اور سوہانے جان بوجھ کر سپیڈ کم کر دی
ہائے مونا سوہانے ان کے نزدیک جا کے کہا
کیسی ہو ڈیئر مونا نے سوہا کے گلے لگتے ہوئے کہا

اف میرے خدا ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں اور تم دونوں پھر یہاں رک گئی ہو
اچانک سے ان دونوں کو پیچھے سے احسان کی آواز سنائی دی
اوہ سوری احسان میں تعارف کروانا ہی بھول گئی ان سے ملو یہ ہے میری دوست سوہا
اور سوہا یہ ہے میرا فیانسی احسان میرے تایا ابو کا بیٹا
مونا نے جان بوجھ کر بلند آواز میں تعارف کروایا تاکہ آواز تھوڑی دور کھڑے علی تک پہنچ جائے
اوہ نائس ٹو میٹ یو

سوہانے اس سے ہاتھ ملایا

اور واپس مڑ آئی

علی اس نے تو منگنی بھی کروالی ہے اور عنقریب شادی بھی کروالے گی تو تم ایسا کرو بیٹا کسی اچھی سی بوتیک سے شیروانی کا آرڈر بک کروالو تاکہ اپنی محبوبہ کی شادی پہ پہن کر بارات کے آگے بھنگڑا ڈال سکو

سوہانے علی کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

بھابھی دفع کریں اب اسے ایسی نک چڑھی لڑکیاں تو ویسے بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں غصے میں شوہر کی پٹائی کرنے سے بھی باز نہیں آتیں اور اکثر اپنے شوہروں کی ہڈی وڈی توڑ کے بستر پہ بٹھا دیتی ہیں آپ میری مانیں تو اپنے اکلوتے دیور کے لیے اس کرشمہ کپور کی چھوٹی سسٹر عالیہ کے بارے میں سوچیں

علی نے سوہا کو چھیڑتے ہوئے کہا

علی کے بچے ایک بات تم میری کان کھول کے سن لو اس چھپکلی کی بچی سے تو میں تیری شادی ہر گز نہیں ہونے دوں گی اور اگر تو نے ایسا کیا بھی تو میں اپنی جان دے دوں گی اور پھر تم ساری عمر میری بیٹی پالتے رہنا

اور دوسری بات بھی سن لو اگر تم چاہتے ہو کہ میں زندہ رہوں تو جیسا بھی کر کے مونا کو اپنے ساتھ

شادی کے لیے رضامند کریں

یہ میرا آخری فیصلہ ہے کان کھول کے سن لو تم
 سوہانے اپنی سنائیں اور علی کا جواب سننے سے پہلے ہی یہ جاوہ جا
 ارے ہم تو کب سے ان کے لیے مریں بیٹھے ہیں وہ تھوڑی سی اپنے شکستہ دل میں گھسنے گنجائش تو دیں
 اس کے بعد باقی کی عمارت ہم خود تعمیر کر لیں گے
 مگر محترمہ کے تو پہلے ہی خزرے کم تھے جو ساتھ ایک عدد مینگیترا بھی کہانی میں شامل کر لیا ہے اب اس
 بندر کے بچے کے بھی خزرے اٹھانے پڑیں گے
 علی تو گیا کام سے چھو کر ہی ہاتھ سے پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے
 علی نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا
 دن بھر کے مصروف ترین دن کے بعد رات کے وقت سب بڑے ہال کمرے میں بیٹھے گرم گرم چائے
 کا مزہ لے رہے تھے
 سب مرد حضرات نے تو تاش کی بازی لگائی ہوئی تھی جبکہ خواتین اپنی باتوں میں مگن تھیں
 مونا کا اس شور شرابے میں دل گھبرانے لگا وہ چائے کا گھبراہٹ میں لے کر باہر گارڈن میں رکھے بیچ کی
 طرف چل دی
 کتنی خوبصورت رات تھی آسمان پہ ستارے ہی ستارے نظر آرہے تھے اور اتنے نزدیک لگ رہے تھے
 جیسے ابھی ہاتھ بڑھا کر انھیں پکڑ لو
 مونا آسمان کی طرف دیکھ کر سوچنے لگی

تم نے مجھ سے پوچھے بغیر منگنی بھی کروالی کم سے کم ایک بار رائے تو لے لیتی
اچانک علی مونا کے مقابل بیٹھ کے بولا

کیوں آپ سے پوچھنے اور رائے لینے کی کوئی خاص وجہ تھی یا آپ میرے بڑے بزرگ ہیں جن سے
میں مشورے لیتی پھروں کہ جناب میں احسان سے شادی کرنا چاہتی ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں
یہ شادی کر لوں
مونا نے طنز سے کہا

ہاں بالکل ایسے ہی مجھ سے اجازت لینی چاہیے تھی تمہیں اور میں تم سے کہتا بیٹا اس ریچھ کی شکل دیکھ
اور اپنی عقل دیکھ تم دونوں کی جوڑی یوں لگے گی جیسے حور کے ساتھ لنگور اگر واقعی تمہیں شادی کرنی
ہے تو پھر میرے جیسا ہنڈ سم اور سمارٹ بندہ تلاش کرنا چاہیے تھا تمہیں نہ کہ یہ نمونیا
علی نے اتراتے ہوئے کہا

علی یہ نمونہ تمہارے مقابلے میں ہزار گنا بہتر ہے کیونکہ یہ مجھے تمہاری طرح بیچ منجھدار کے تڑپتا ہوا
چھوڑ کے بھاگ نہیں جائے گا
یاد ہے تمہیں یا سب بھول گئے

وہ وقت جب مجھے سب سے زیادہ تمہاری ضرورت تھی اور تم بزدلوں کی طرح بھاگ گئے
کہاں گئے تمہارے محبت کے وعدے ساتھ نبھانے کی قسمیں ایک منٹ میں عشق کا بھوت سر سے اتر
گیا اور تم نے سوچا کہ اس بدنام لڑکی سے تعلق رکھنے کی بجائے چپ چاپ ہے کہ گلی سے نکل جاؤں

مجھ پہ کیا بیتی کیا ہوا میرے ساتھ ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی اور بڑے آرام سے یہاں شادی کر کے اپنی بیوی کے ساتھ عیش مناتے رہے

واہ علی حسن عثمانی واہ یہ تھی تمہارا شرافت کے نقاب کے پیچھے چھپا اصل چہرہ جسے میں پہچان نہ سکی دھوکے باز بزدل اپنے وعدوں سے مکر نے والا

علی آج پھر کتنی ڈھٹائی سے مجھے کہہ رہا ہے کہ میں اس سے شادی کے بارے میں سوچوں مجھے نفرت ہے تم سے تمہارے وجود سے تمہارے نام سے اتنی نفرت کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے

اور آئندہ میرے ساتھ اس ٹاپک پہ کوئی بات مت کرنا

مونانے سانس لیے بغیر سب کہا اور علی کا جواب سننے بغیر ہی تیزی سے کمرے میں بھاگ آئی پتہ نہیں کتنی دیر تک وہ تکیے میں منہ چھپا کے روتی رہی

علی جب بھی اس سے بات کرنے کے لیے نمبر ڈائل کرنے کی کوشش کرتا تو اس کے کانوں میں یہ آواز گونجنے لگتی

مجھے نفرت ہے تم سے شدید نفرت

اور مونانے کے یہ الفاظ اندر سے اسے ذرہ ذرہ کر کے توڑ رہے تھے اس کا وجود بکھرتا جا رہا تھا وہ کوشش کے باوجود خود کو سمیٹ نہیں پارہا تھا

نہیں تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی کبھی نہیں کبھی نہیں

علی نے زور سے موبائل دیوار پہ مارتے ہوئے چلا کے کہا
مجھے تم سے محبت تھی ہے اور ہمیشہ رہے گی یہ بات میں تمہیں بتا کے رہوں گا چاہے تم مانو یا نہ مانو
علی نے خود کلامی کی

احسان بیٹا وہ جو تمہاری وہ ہے جاپان والی بیوی ریٹائیٹا وہ تمہارے پیچھے پاکستان آگئی ہے میں نے بڑی
مشکل سے اسے دوسرے گھر میں چھپایا ہوا ہے مگر وہ وہاں ٹک ہی نہیں رہی روز فون کر کے تمہارے
بارے میں پوچھتی ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کہیں یہ کمیٹی ہمارے سارے پلان پہ پانی نہ پھیر دے
اگر کسی کے کانوں میں بھنک پڑ گئی کہ تم نے چھپ کر شادی کر رکھی ہے تو پھر مونا سے شادی کا تو تم
بھول ہی جاؤ
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

ثمینہ۔ بیگم نے احسان کو فون کر کے بتایا
تو پھر آپ ہی مشورہ دیں کہ میں کیا کروں؟
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

احسان نے پریشانی سے پوچھا

تو رک میں تیرے دادا جان سے بات کرتی ہوں کہ بچوں کا نکاح کروادیتے ہیں رخصتی چاہے تھوڑی
دیر بعد رکھ لیں گے ایک بار نکاح ہو جائے پھر سمجھو یہ سونے کی چڑیا پنجرے میں قید ہو گئی بڑی ہی
سعادت مند ہے چاہے تم چار شادیاں کرنا نہس کے اجازت دے گی تجھے

ثمینہ بیگم نے احسان کو مشورہ دیا

مگر داداجان اتنی جلدی نکاح کے لیے مان جائیں گے

ارے تم اپنی ماں کو جانتے نہیں ہو دیکھو تم میں کیسا چکر چلاتی ہوں داداجان کل ہی تمہارا مونا سے نکاح پڑھوا دیں گے

میں تمہاری چچی شاہدہ بیگم کو ساتھ لے کر ساری تیاریاں کر کے یہیں پہنچ جائیں گے اور بیٹا اگر لڑکی رخصتی کے لیے بھی راضی ہو گئی تو ادھر ہی ہنی مون بھی منالینا بعد میں شمینہ نے ہنستے ہوئے کہا

مونا بیٹا تمہاری تائی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آج شام کو تمہارے نکاح کی رسم ادا کر لی جائے تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟

داداجان نے شمینہ بیگم سے فون پہ سارے معاملات طے کر کے مونا کو کمرے میں بلا کے پوچھا

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ اتنی جلدی کیا ہے داداجان ابھی میں نے اس بارے میں سوچا نہیں ہے

مونانے پریشان ہوتے ہوئے کہا

ارے بیٹا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو صرف نکاح ہی ہونا ہے اور جب تم بالکل تمہاری رضامندی ہوگی

اس وقت ہی رخصتی کریں گے

داداجان نے سمجھاتے ہوئے کہا

مونا لا جواب ہوگی منع کرنے کا کوئی جواز بھی تو نہیں تھا

کمرے میں پہنچ کر یہ خبر اسے بری طرح بے چین کر رہی تھی
 یا اللہ میں کیا کروں میں کیسے سمجھاؤں دادا جان کو کہ ابھی میں اس کے لیے تیار نہیں ہوں
 یا پھر دل کسی اور کے لیے ضد پہ اڑا بیٹھا تھا
 علی مونا کو خیال آیا

اتنا ہی میرا خیال ہوتا تو ایک بار فون کر کے حال تو پوچھ لیتا اگر میں نے غصے میں اول فول بک دیا تھا میرا
 دماغ خراب ہو گیا تھا تم تو عقلمند تھے مجھے منالیتے کہ سوری مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو
 مگر نہیں مرتے مر جانا ہے پراکڑ نہیں کم کرنی
 ٹھیک ہے مت بلاؤ اب میں بھی شام کو تمہیں اپنے نکاح کا سر پرانزدے کر تمہاری بولتی بند کروں گی
 اگر تم میرے بغیر رہ سکتے ہو تو میں بھی تمہارے بغیر جی لوں گی
 مونا نے آخری فیصلہ کیا
 اور دادا جان کے حکم کے مطابق شاپنگ کرنے چلی گئی

علی اور عاصم پوری فیملی کو ساتھ لے کے آج گلگت کی لمبی سیر کرنے نکل گئے تھے راکا پوشی کو دیکھنے کا
 ان کا خاص پلان تھا اتنے مشکل اور دشوار راستے میں سے گزرتے ہوئے ان کے اندازوں سے کہیں
 زیادہ انھیں وقت لگ رہا تھا

راستے میں وہ جگہ جگہ رک کے حسین قدرتی نظاروں کی فوٹو گرافی بھی کرتے اور مقامی لوگوں سے بھی ملتے یہاں کے لوگ بے حد مہمان نواز ہوتے ہیں چاہے آپ انھیں جانتے ہیں یا نہیں لیکن آپ کی اپنوں سے بڑھ کے خدمت کرتے ہیں لمبی سیر کے بعد سب گھر والے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں بیٹھ کے شام کے چار بجے چائے کے ساتھ پکوڑوں سے لطف اٹھا رہے تھے جب ملک سخاوت نے چوہدری راشد کو فون کیا

"کب تک واپس آ جاؤ گے تم سب"

ملک سخاوت نے سوال کیا <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"بس دو تین گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چوہدری راشد نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا _____

"اچھا کوشش کرنا جلدی پہنچنے کی میری پوتی مونا کارات کو نکاح ہے میرے ہوتے احسان کے ساتھ اس لیے میری خواہش ہے کہ ہماری اس چھوٹی سی خاندانی تقریب میں تم سب بھی شامل ہو سکو"

ملک سخاوت نے اطلاع دیتے ہوئے کہا _____

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت بہت مبارک ہو ہم ابھی نکلتے ہیں اور جلد ہی گھر پہنچ جائیں گے کوئی ہمارے
لائق خدمت ہو تو ضرور بتانا"
چوہدری راشد نے خوش ہو کر کہا _____

"نہیں بس آپ سب کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

اچھا میں سب کو بتاتا ہوں اللہ حافظ"

چوہدری راشد نے کال بند کی _____

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بھئی بچو جلدی کرو آج رات کو ملک صاحب اپنی پوتی کی نکاح کی رسم ادا کرنے والے ہیں اور ہم سب
کو بطور خاص بلایا ہے جلدی یہ چائے ختم کرو اب اور کہیں نہیں جانا باقی کی سیر کل سہی گھر واپس جانے
کی تیاری کرو"

چوہدری راشد نے سب کو حکم دیا اور اٹھ کے باہر چل دیئے

علی اور سوہا کے حلق میں چائے کے گھونٹ اٹک کے رہ گئے
ان کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ مونا اتنی جلدی یہ سب کچھ کر لے گی
علی کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جھکڑ لیا

اس نے کوئی پچاس بار مونا کا نمبر ڈائل کیا تھا مگر وہ کال پک ہی نہیں کر رہی تھی
"علی بات ہوئی مونا سے کچھ؟"

راستے میں سوہانے پریشانی کے عالم میں پوچھا

"نہیں بھابھی وہ کال پک نہیں کر رہی"

"میں بھی کتنی دیر سے لگی ہوئی ہوں میری بھی کال ریسیو نہیں کر رہی"

سوہانے بھی اداس لہجے میں کہا

"پتہ نہیں کیا چل رہا ہے اس لڑکی کے دماغ میں

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی! رات ذرا سی بات پہ میرے ساتھ جنگ کی خود ہی لڑی اور ناراض ہو
کے بیٹھ گئی!

اور اب یہ نیا ڈرامہ لگا کے بیٹھ گئی ہے

اور اوپر سے موبائل سائلنٹ پہ لگا رکھا ہے _____

کم سے کم بندہ کسی کو ایک بار صفائی کا موقع تو دے ایک بار کسی کی بات سننے سے پہلے ہی اسے سزائے موت تو نہیں سنا دیتے؟"

علی کے حلق سے شدید درد کی وجہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی _____

"تم بابا جانی سے بات کرو ایک بار!"

سوہانے مشورہ دیا _____

"اب کیا فائدہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اب وہاں جا کے ہی کچھ پتہ چلے گا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے

<https://www.classicurdumaterial.com/> "

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> علی نے مایوسی سے کہا _____

سوہانہ خاموش ہو گئی _____

تین گھنٹوں کا سفر علی کو تین صدیوں کے برابر بھاری لگ رہا تھا اس کا بس چلتا تو وہ اڑ کے پہنچ جاتا دل کو کسی پل چین نہیں آ رہا تھا _____

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وقفے وقفے سے مونا کا نمبر ڈائل کیے جا رہا تھا اس امید پہ کہ وہ شاید اس سے بات کر لے

مگر ایک گھنٹہ گزر گیا تھا دوستی طرف مسلسل خاموشی تھی _____
 مونا کمرے میں اندھیرا کیے کب سے نکاح کا سرخ جوڑا ہاتھ میں لیے رو رہی تھی مجھے نہیں کرنی یہ شادی میں ابھی دادا جی سے بات کرتی ہوں مونا نے سوچا
 پر دادا جی پوچھیں گے کہ کس سے شادی کرنی ہے تو میں صاف صاف کہہ دوں گی علی سے اور اگر دادا نے علی سے پوچھا تو وہ مان جائے گا علی نے اپنے دماغ پہ زور دیا
 کبھی نہیں جس نے مجھے ابھی تک ایک کال تک نہیں کی وہ شادی کرے گا میں ہی پاگل ہوں جو اس کے لیے مری جا رہی ہوں اور وہ اس اپنی کزن عالیہ کے ساتھ مزے کرتا پھر رہا ہو گا کیسے ہر وقت اس کے ساتھ چپکی رہتی ہے
 مونا کو اچانک عالیہ یاد آگئی
 لیکن جو بھی ہے مجھے ایک بار علی سے بات کر لینی چاہیے مونا نے کچھ سوچ کر موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا

پانچ سو مس کالز علی کے نام سے اور ابھی بھی سکرین پہ اس کا نمبر چمک رہا تھا

ہہہ ہیلو کیا مسئلہ ہے تمہیں؟

مونانے کال کٹ کر کے میسج سینڈ کیا

کیونکہ اس نے بڑی مشکل سے اپنا رونا کنٹرول کیا ہوا تھا علی کی آواز سننے ہی اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا اس لیے اس کی آواز نہ سننے میں ہی بھلائی تھی

"تم شام کو نکاح کر رہو ہی اور مجھے ایک بار بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا؟"

علی نے رپلائی کیا _____

"تو تمہیں کیا ہے؟ میں نکاح کروں شادی کروں جیوں مروں تم اپنی اس عالیہ کے ساتھ یہاں
Support@classicurdumaterial.com
موجیں کرو!"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونا کا رپلائی آیا _____

پاگل لڑکی اگر تم نے کسی اور سے نکاح کیا تو میں اسے بھی جان سے مار دوں گا ساتھ میں تمہیں بھی جسے
کبھی میری محبت کی سمجھ ہی نہیں آئی

علی نے غصے سے رپلائی کیا _____

"کروں گی ایک بار چھوڑ کے ہزار بار نکاح کروں گی کر لو جو کرنا ہے"
 مونانے ٹیکسٹ سینڈ کر کے موبائل بیڈ پہ پھینک دیا اور پھر سے آنسو بہانے لگی _____

تھوڑی دیر بعد سکرین پہ سوہا کا نمبر جگمگانے لگا
 مونانے روتے روتے کال اٹینڈ کی
 "ہیلو!"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
 اوہ مائی گاڈ تم رور رہی ہو؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 اچانک اسے علی کی آواز سنائی دی کیونکہ علی سوہا کے نمبر سے کال کر رہا تھا _____

علی کی آواز سن کے مونانے حلق سے آواز نہیں نکل پارہی تھی وہ کچھ کہے بغیر سسکیاں لیے جا رہی تھی

"مونا کیا ہوا ہے؟ کچھ بولو تو صبح مونا میری جان کیوں رور رہی ہو آریو او کے کچھ تو بتاؤ مجھے؟"

علی کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا _____

"علی مجھے یہ شادی نہیں کرنی مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے مجھے لے جاؤ یہاں سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"

مونانے بڑی مشکل سے ہمت کر کے کہا اور پھر سے رونے بیٹھ گئی _____

موننا ہیلوبات سنو!"

موننا کو کتنی دیر تک قریب رکھے موبائل سے علی کی ہیلو ہیلو کی آوازیں آتی رہیں اس کے بعد کال کٹ گئی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور کمرے کے اندھیرے میں کچھ اور اضافہ ہو گیا

"کیا ہوا کیا کہہ رہی تھی؟"

سوہانے علی کو پریشان دیکھ کے پوچھا _____

"روئے جا رہی ہے پاگلوں کی طرح کوئی بات تو کر ہی نہیں رہی ٹھیک طرح سے"

علی نے سوہا کو موبائل پکڑتے ہوئے کہا _____

اچانک سے گاڑی چلتے چلتے رک گئی

"اوہ مائی گاڈ لگتا ہے خراب ہو گئی ہے"

علی نے بے چینی سے سیٹ پہ مکامارتے ہوئے کہا _____

اور باہر نکل کے ڈرائیور کے ساتھ گاڑی دیکھنے لگا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"مونا بیٹا ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> میری جان شام ہو رہی ہے اور تم ویسے ہی خود کو کمرے میں بند کر کے بیٹھی ہو؟"

شاہدہ بیگم نے مونا کے کمرے کی لائٹ آن کر کے پوچھا _____

"ارے یہ کیا بیٹا تم رورہی ہے آج تو اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے پتہ ہے مونا شادی کے بعد میں اور

تمہارے پاپا اسی گھر میں اپنا ہنی مون منانے آئے تھے"

شاہدہ بیگم نے مونا کو گلے لگاتے ہوئے کہا _____

"مماپا کی بہت یاد آرہی ہے"

مونا نے بچوں کی طرح ان کے گلے لگ کے روتے ہوئے کہا _____

"اچھا چپ! میری جان آج تمہارے پاپا کی روح بہت خوش ہوگی کہ اس کی بیٹی دلہن بن رہی ہے"

شاہدہ بیگم نے پیار سے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا _____

Support@classicurdumaterial.com

"یہ پولیس کی گاڑی اندر کیوں آرہی ہے؟"

اچانک سے شاہدہ بیگم کی نظر کمرے کی کھڑکی سے باہر گیٹ سے اندر داخل ہوتی ہوئی پولیس کی گاڑی
دکھائی دی

مونا بھی اسے دیکھ کے پریشان ہو گئی

"رکومیں دیکھتی ہوں"

شاہدہ پریشانی سے سر پہ دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے آگے بڑھی

"انسپکٹر صاحب یہ ہیں میرے ہر بینڈ احسان دلا اور اور یہ ہیں ان کے ظالم خاندان والے جو ان کی آج زبردستی شادی کروا رہے ہیں وہ بھی میری اجازت کے بغیر"

اچانک ریٹانے سامنے کھڑے ملک سخاوت کے گھر والوں کو دیکھ کر کہا
سب حیران ہو کے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"دیکھیں ملک صاحب جو بھی ہے قانون سب کے لیے برابر ہوتا ہے آپ کے ہوتے احسان کی اس لڑکی سے باقاعدہ قانونی طور پر شادی ہو چکی ہے اور اس نکاح نامے میں لکھی شرائط کے مطابق یہ اب ریٹا کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتا

یہ ایک جرم ہے اور اگر آپ سب ملکر اسے یہ کرنے پہ مجبور کر رہے ہیں تو پھر آپ سب بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں اور میں آپ سب کو اس جرم میں گرفتار بھی کر سکتا ہوں لیکن بہتر ہے کہ آپ سب اس میڈیم ریٹا سے بیٹھ کے صلح صفائی سے بات چیت کر کے خود ہی معاملہ سیٹ کر لیں

کیونکہ ہمیں بہت اوپر سے آرڈر آیا ہے ورنہ دوسری صورت میں ہم آپ سب کو جیل لے جانے کے لیے مجبور ہو جائیں گے!"

انسپکٹر نے روایتی انداز میں دھمکی دیتے ہوئے کہا _____

ملک سخاوت کا یہ سارا تماشا دیکھ کے رنگ اڑ گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے ابھی یہ بحث جاری تھی کہ علی بھی اپنی فیملی سمیت پہنچ گیا سامنے پولیس کھڑی دیکھ کے سب ہی پریشان ہو گئے

علی نے انسپکٹر سے ساری بات پوچھنی اور اسے مطمئن کر کے واپس بھیج دیا کہ یہ ان کا خاندانی معاملہ ہے اور وہ خود باہمی گفت و شنید سے اسے حل کر لیں گے

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"دیکھیں میں ایک بات آپ سب کو بتا دوں احسان میرے شوہر ہیں اور میں انہیں یہاں سے اپنے ساتھ لے کے جاؤں گی سن لیں سب کان کھول کے جس نے مجھے روکنے کی کوشش کی اس کے حق میں بہتر نہیں ہو گا ورنہ کل میں ساری میڈیا اکھٹی کر کے بتاؤں گی کہ کیسے آپ سب نے دھوکے سے میرے شوہر کو مجھ سے چھینا ہے"

ریٹانے چلا کے کہا _____

"ہاں بس اب یہی کمی رہ گئی تھی باقی کہ ایک اس قسم کی بے حیا عورت ہمارے گھر میں کھڑی ہو کے ہمیں ہی دھمکیاں لگائے

اور ہم سب مجبوروں اور لاچاروں کی طرح کھڑے ہو کے اس کی بکو اس سنیں"

ملک سخاوت نے ناگواری سے اس لڑکی کی طرف دیکھ کے کہا _____

"

دادا جان یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے مم میں۔ نے اس سے کوئی شادی نہیں کی یہ مجھے ناحق پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے"

احسان نے ہکلاتے ہوئے کہا _____

Support@classicurdumaterial.com

چپ کر بغیرت!

"اس کے پاس تیرے ہر کارنامے کا ثبوت موجود ہے وہ کوئی گاؤں کی جاہل گنوار لڑکی نہیں ہے جو سارے خاندان کے سامنے بغیر کسی ثبوت کے اپنا حق مانگنے چلی آئی ہے

ہر کام پورا کر کے آئی ہے تجھے یہ کام کرتے ہوئے اس وقت تو شرم نہ آئی اب تجھ میں بڑی غیرت جاگ رہی ہے"

ملک سخاوت نے گرج کر کہا _____

اے ہے کیا غلط کیا ہے میرے بیٹے نے جو آپ اس کے پیچھے یوں ہاتھ دھو کے پڑ گئے ہیں ایک چھوٹی سی شادی ہی تو کی ہے نہ تو کس شے کی کمی ہے ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے ایک چھوڑ چار چار بیویاں رکھ سکتا ہے میرا بیٹا"

ثمینہ بیگم نے اتر کے کہا _____

"بہو بیگم بات شادی کی نہیں ہے اعتماد اور بھروسے کی ہے اگر اس نے یوں چھپ کے شادی کی تھی تو مونا کو بتایا کیوں نہیں؟ ہم سب سے یہ بات خفیہ رکھ کے احسان دھو کے باز اور فراڈ ثابت ہو چکا ہے اس لیے میری پوتی کے ساتھ شادی کرنے کا تو یہ اب کبھی خیال بھی دماغ میں نہ لائے"

ملک سخاوت نے دو ٹوک فیصلہ سنایا _____

"اگر میں چپ ہوں تو مجھے چپ ہی رہنے دیں میری زبان مت کھلوائیں یہ مونا بھی کوئی دودھ سے دھلی نہیں ہے

میرے بیٹے نے تو شادی کی ہے یہ تو بغیر شادی کے ہے اپنے یاروں کے ساتھ آٹھ دن رنگ رلیاں مناتی رہی

اور پھر اس کے وہ یار اسے کچرے کے ڈبے میں پھینک کے گئے

ایسی لڑکی جو شادی سے پہلی ہی اپنی عزت گنوا چکی ہو اس کے ساتھ ہم نے اپنے بیٹے کی شادی کا اعلان کر کے ان لوگوں پہ احسان کیا اور بجائے آپ ہماری نیکی کا اعتراف کرنے کے ہمیں ہی الزام دے رہے ہیں

میں دیکھتی ہوں کس مائی کے لعل میں اتنی ہمت ہے کہ مونا کے بارے میں یہ سب جان کے اس اپنے گھر کی عزت بنائے

یو نہی گھر میں بیکار چیزوں کی طرح کسی کونے میں پڑی سڑتی رہے گی کوئی منہ نہیں لگائے گا ان ماں بیٹی کو

کہہ رہی ہوں میں لکھ کے رکھ لو میری بات "

_____ شمینہ بیگم نے سب کے سامنے کھلے عام مونا کی عزت کے پرچے اڑاتے ہوئے کہا

_____ بہو بیگم چپ کر جاؤ زبان کو لگام دو ورنہ میں یہ بھول جاؤں گا کہ تم سب میری اولاد ہو

_____ ملک سخاوت کے چہرے کا رنگ یہ سب الفاظ اپنے گھر کی بیٹی کے بارے میں سن کے متغیر ہو گیا

شرم کے مارے زمین میں دھنسنے جا رہا تھا

_____ ملک سخاوت ادھر دیکھ میری طرف

_____ چوہدری راشد نے اپنے دوست کا ہاتھ تھام کے کہا

_____ میں چوہدری راشد ابھی یہ سب کے سامنے یہ ملک سخاوت کی پوتی کو اپنے خاندان کی عزت اور اپنے

_____ بیٹے علی سے اسی وقت نکاح کا اعلان کرتا ہوں

اور اپنے دوست سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس رشتے کو آخری سانس تک نبھاؤں گا
 چوہدری راشد نے ملک سخاوت کا جھکا ہوا سراپہ اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے کہا
 وہاں کھڑے ہر شخص کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں
 ارے چھوٹی بہو بیٹی کو اندر لے جاؤ کچھ دیر میں مولوی صاحب نکاح کے لیے پہنچ جائیں گے جا کے تیار
 کرو اسے

ملک سخاوت نے شاہدہ بیگم کو حکم دیا
 جو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مونا کا ہاتھ پکڑ کے کمرے کی طرف لے گئی
 "دیور جی میرا خیال ہے آپ کا بھی نکاح مونا کے ساتھ ساتھ چلو نہانے کا تو ٹائم نہیں ملے گا چل کے
 منہ ہاتھ دھولیں ورنہ دلہن یہ گرد سے اٹا چہرہ دیکھ کے ڈرنے جائے"
 سوہانے پاس کھڑے علی کو کہنے مارتے ہوئے کہا
 گھر میں ہر کوئی خاموش تھا رشتوں میں آئی اس اچانک تبدیلی پہ ہر کوئی چکرا کے رہ گیا تھا مگر بڑوں کے
 فیصلے کے آگے سوال کرنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں تھی

دس منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ مولوی صاحب نکاح پڑھانے کے لیے وقت پہ پہنچ گئے
 مونا دختر مدثر حسین کا نکاح علی حسن عثمانی کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر کے عوض پڑھا جا چکا تھا
 سوہا اس خوشی میں اب مہمانوں میں مٹھائی تقسیم کر کے منہ میٹھا کر رہی تھی

جہاں ہر شخص خوش تھا وہاں کچھ لوگ اس نکاح پہ ناراض بھی تھے جن میں سرفہرست مونا کی تائی
 ثمنینہ بیگم اور علی کی کزن عالیہ تھیں جن کے مستقبل کے سارے شاندار منصوبے اس نکاح کی نظر ہو
 گئے تھے

عالیہ تو کمرے سے باہر ہی نہ آئی اور ثمنینہ بیگم کھڑکی کی اوٹ سے سارا منظر دیکھ کے جل رہی تھی
 عالیہ نے تو علی سے شادی کے لیے برائڈل ڈریس کارنگ بھی سلیکیٹ کر لیا تھا
 بس اب واپس جا کے ایک بار عالیہ کی ماں نے ممانی جان سے ان کی شادی کی بات کرنی تھی اور انھوں
 نے مان جانا تھا

کہ اچانک یہ مونا بیچ میں پتہ نہیں کہاں سے آگئی جس نے اس کی اب تک کی ساری محنت پہ پانی پھیرتے
 ہوئے بڑے آرام سے علی کو حاصل کر لیا
 اور وہ دوڑ کھڑی تماشہ دیکھتی رہی

"مونا اتنی آسانی سے تو میں ہار نہیں مانوں گی میں بھی عالیہ ہوں دیکھتی ہوں تم علی کو مجھ سے کیسے
 چھینیتی ہو"

عالیہ نے کمرے کی بند کھڑکی کھولتے ہوئے کہا
 اور کوئی اچھا سا منصوبہ سوچنے لگی

ملک سخاوت بات یہ ہے کہ مونا بیٹی تو اب ہماری ہو چکی ہے لیکن یہ میری خواہش ہے کہ میں اس کے اوپر لگا بدنامی کا وہ داغ ختم کروں تاکہ کوئی اسے پھر کبھی اس جرم کا طعنہ نہ دے سکے جس کا اس نے ارتکاب ہی نہیں کیا

میں علی سے کہہ کے مونا کے کیس کی دوبارہ نئے سرے سے تفتیش کرواتا ہوں
 "اور یہ میری خواہش ہے کہ میری بہو جب ہمارے گھر اپنی نئی زندگی کا آغاز کرے تو ماضی کی سب تکلیف دہ یادوں سے نجات حاصل کر چکی ہو"
 چوہدری راشد نے ملک سے اپنے دل کی بات کہی _____

"چوہدری صاحب مونا اب آپ لوگوں کی امانت ہے ہمارے پاس میری تو بس اتنی سی خواہش ہے کہ اسے اب زندگی میں کوئی نیاز خم نہ ملے
 اور جو دکھ اس نے برداشت کیے ہیں وہ سب اسے بھول جائیں"
 ملک سخاوت نے مونا کا معصوم چہرہ سوچتے ہوئے کہا

"وہ آپ سو رہی تھیں کیا؟"
 رات کے دو بجے مونا کو علی نے کال کر کے پوچھا
 مونا نے ٹائم دیکھا

"نہیں میں ڈانس کر رہی تھی"

وہ غصے سے بولی _____

"اکیلی میرے بغیر مجھے بلا لیتی دونوں مل کے کرتے ڈانس

بلکہ بریک ڈانس جس میں شوہر رات کے دو بجے کمرے کا دروازہ کھول کے اندر آتا ہے اور کمرے میں پہلے سے موجود اس کی مونا جیسی خونخوار بیوی ڈنڈا اٹھا کے دے مارتی ہے جس سے اس کی دائیں ٹانگ بریک ہو جاتی ہے اور پھر بیوی پیچھے پیچھے شوہر آگے آگے بریک ڈانس کر رہا ہوتا ہے"

علی کو نساکم ڈھیٹ تھا مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا _____

"یار اب میں اتنی بری اور ظالم بیوی بھی نہیں ہوں آپ تجربے سے پہلے ہی کیسے یہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں؟"

مونا نے اپنے لہجے پہ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا _____

"اچھا سچی تو کب تک آپ کا اس شعبے میں عملی تجربہ کروانے کا ارادہ بن رہا ہے تاکہ میں گھر والوں کو بتاؤں اور وہ ہماری حالت پہ رحم کھا کے اکلوتی بیوی کو رخصتی کا انتظام کریں"

"مم مجھے کیا پتہ یہ تو خاندان کے بڑوں کا فیصلہ ہے جب انھیں مناسب لگے گا ہو جائے گی رخصتی"

مونا نے شرماتے ہوئے کہا

"اچھا صبح پولیس کے محکمے سے چند آدمی تمہارے پاس آرہے ہیں اس اغوا والے کیس کی تفتیش کے لیے تم ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنا یہ بابا جانی کی نہیں میری بھی خواہش ہے کہ اس اغوا کے پیچھے چھپی حقیقت سب کے سامنے آ سکے اور تم اس الزام سے بری ہو سکو"

علی نے مونا کو ہدایت دیتے ہوئے کہا

نہیں مطلب وہ چھٹانک بھر کی چھو کری تمہارے سامنے علی کو اڑالے گئی اور تم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے آرام سے بیٹھی بس تماشہ دیکھتی رہی

عالیہ کی ماں نے ساری بات سن کے غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا

"ممی آپ مجھے کیوں الزام دے رہی ہیں سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہ ملا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

عالیہ نے صفائی پیش کی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے اس کی مار مار کے شکل بگاڑ دیتی وہیں کسی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے دھکا دے دیتی کچھ بھی کرتی

لیکن علی کو اس کے حوالے نہ کرتی"

"ماں کچھ خدا کا خوف کریں پہلے بھی آپ نے ماریہ آپنی کے ساتھ مل کے اس بیچاری کے ساتھ اتنے ظلم کیے اور نتیجہ آپ نے دیکھ لیا بد دعائیں لگ گئیں اس کی ایک سال میں قبر میں پہنچ گئی آپ کی لاڈلی بیٹی اور اب مجھے بھی یہی الٹے سیدھے مشورے دے رہی ہیں"

عالیہ نے تنگ آکر جواب دیا

عالیہ کی ماں کا غصہ مزید بڑھ گیا ارے وہ کوئی ولی اللہ نہیں ہے جس کی بددعا لگ گئی ہیں ماریہ کی موت ایک حادثے میں ہوئی تھی

نہ کہ اس حاجن مونا کی بددعاؤں سے اور تم بھی ماریہ جیسا کوئی اچھا سا پلان سوچ کے اس بلا سے چھٹکارا پانے کا سوچو

ایسے موقع تقدیر بار بار نہیں دیتی ایک بار وہ لڑکی رخصتی کروا کے اس گھر میں پہنچ گئی تو پھر تمھاری وہاں سے ہمیشہ کے لیے چھٹی

عالیہ کی ممی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

دیکھیے میڈیم یاد کرنے کی کوشش کریں کوئی ایسی بات کوئی چہرہ کچھ بھی جس سے ہمیں آپ کو اغوا کرنے والوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو سکیں پولیس انسپکٹر نے دوران تفتیش مونا سے پوچھا

ان کے چہروں پہ ہمیشہ نقاب ہوتا تھا میں صرف ان کی آنکھیں ہی دیکھ سکی تھی یا وہ تھوڑی بہت باتیں جو وہ آپس میں کرتے تھے

مونا نے یادداشت پہ زور دیتے ہوئے کہا

زیادہ تر تو وہ خاموش ہی رہتے تھے لیکن آخری بار جب میں نیم بے ہوشی میں تھی تو ایک لڑکے نے گھبرا کے کہا تھا کہ
یہ لڑکی تو مر گئی

"اب شازیہ بی انھیں چھوڑے گی نہیں اور بی بی ماریہ ہو سکتا ہے کچھ بھی نہ دے"
مونانے بڑی مشکل سے یاد کرتے ہوئے کہا
کیا آپ اس نام کی کسی عورت کو جانتی ہیں انسپکٹر نے مونانے سے پوچھا
نہیں مجھے ان دونوں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے
مونانے مایوسی سے کہا

چلیں ٹھیک ہے میڈیم کچھ اور اس بارے میں یاد آئے تو ہمیں ضرور بتائے گا
انسپکٹر اجازت لے کے وہاں سے رخصت ہو گیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عالیہ میری بات دھیان سے سنو تم علی کے ساتھ اکیلی گھر سے باہر جاؤ اور واپس آ کر تم گھر والوں کو یہ بتانا کہ علی نے آج اس کی محبت میں ساری حدیں پار کر لیں اور وہ اب کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہی ہے اس لیے بہتر ہے علی سے کہیں کہ وہ اس کے ساتھ شادی کر لے"
عالیہ کی ماں نے اسے علی کو جال میں پھنسانے کا طریقہ سمجھاتے ہوئے کہا

"مگر ممی علی کبھی اس بات کو مانے گا نہیں اور اس کے گھر والے بھی اپنے بیٹے کا اعتبار کریں گے اس طرح تو میں سب کی نظروں میں گر جاؤں گی؟"

عالیہ نے خدشہ ظاہر کیا

"ارے بیٹا ایسے موقعوں پہ لڑکوں کی بات سنتا ہی کون ہے؟

تم ذرا اچھی طرح ٹسوے بہا کے روپیٹ کے ڈرامہ کرنا تا کہ سب کی ہمدردیاں تمہاری طرف ہو جائیں اور علی کے سچ کا کسی کو یقین ہی نہ آئے"

عالیہ کی ممی نے کہا

موقع دیکھتے ہی عالیہ نے اپنی ممی کے بتائے ہوئے طریقے کو آخری داؤ کے طور پہ آزمانے کی کوشش کی

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

علی صبح ہی صبح خود ڈرائیو کرتے ہوئے کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا

جب عالیہ نے علی سے مارکیٹ تک کی لفٹ مانگی

عالیہ تم گاڑی میں بیٹھو مجھے قبرستان جانا ہے دس پندرہ منٹ کے بعد آتا ہوں پھر اس کے بعد تمہیں

مارکیٹ چھوڑ آؤں گا

علی نے گاڑی قبرستان کے آگے روکتے ہوئے کہا _____

"کس کی قبر پہ جانا ہے آپ کو؟"

عالیہ نے حیرت سے پوچھا

اپنی بیگم ماریہ کی قبر پہ ان سے ملنے جانا ہے پتہ ہے میں ہر ماہ جتنی بھی مصروفیت ہو پوری کوشش کرتا ہوں کہ ایک بار ضرور اس سے مل لوں

آخر اس کی وفات کے بعد اس کی محبت کا اتنا تو حق بنتا ہے نہ میرے اوپر

علی نے سر پہ رومال باندھتے ہوئے دروازہ کھول کے کہا

مم میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ آپ کی قبر پہ

عالیہ دروازہ کھول کے علی کے پیچھے بھاگی

علی ایک طرف کھڑے ہو کے کافی دیر تک آنکھیں بند کیے روتے ہوئے ماریہ کے لیے دعا مانگتے رہے

عالیہ دوسری طرف حیران پریشان کھڑی اسے دیکھتی رہی

اس نے مرد کی محبت کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا کہ کوئی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد بھی اس کی قبر پہ

کھڑا ہو کے اسے یاد کر کے رو رہا تھا

ورنہ اس نے تو آج کل بس خود غرض لوگ ہی دیکھے تھے ادھر بیوی کی آنکھیں بند ہوئیں ادھر انھوں

نے دوسری شادی رچالی

اور پھر انھیں یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ بیوی کی قبرستان میں قبر کہاں ہے؟

علی سچ میں ایک بے حد اچھا اور مخلص انسان ہے سچی محبت کرنے والا اور ماریہ تم بے حد بد قسمت ہو

جس نے ایسے محبت کرنے والے انسان کو اتنے بڑے دھوکے سے حاصل کیا

عالیہ نے وہاں کھڑے کھڑے اپنی بہن کی قبر دیکھ کے اسے پیغام دیا

"کونسی مارکیٹ جانا ہے؟ علی نے راستے میں عالیہ سے پوچھا"

یہ جو سب سے پہلی ہے وہاں اتار دیں

مونانے جواب دیا جبکہ وہ تو علی کے ساتھ کسی اور ہی ارادے سے سوار ہوئی تھی

علی کیا ماریہ آپ کو اب بھی یاد آتی ہے؟

عالیہ نے علی سے سوال پوچھا

کیا مطلب یہ کیسا سوال ہے عالیہ

محبت کا تعلق صرف جسم کے ساتھ تو نہیں ہوتا یہ تو انسان کی روح میں سرایت کر جاتی ہے

اور جسم کے فنا ہونے کے باوجود یہ ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہے جانتی ہو کیوں؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کیوں؟

عالیہ نے حیرت سے پوچھا

"کیونکہ ہماری روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے کبھی فنا نہیں ہوتی اور کسی کے مر جانے سے اس کی محبت دل

سے نہیں نکل جاتی اس کی محبت نہیں مرتی۔ محبت کی موت اس وقت ہوتی ہے جب وہ انسان ہمارے

دل سے نکل جاتا ہے"

علی نے مختصر لفظوں میں محبت کا فلسفہ بیان کیا

ان چند لفظوں نے عالیہ کے دل کی دنیا ہی بدل دی
 میں اب ماریہ کی طرح کوئی غلط کام کر کے محبت حاصل نہیں کروں گی
 بلکہ اپنے نصیب میں لکھے اس شخص کو تلاش کروں گی جس کے دل میں میری محبت ہمیشہ زندہ رہے
 اس زندگی میں بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی
 عالیہ نے مصمم ارادہ کیا اور اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کے مارکیٹ چل دی
 ایک منٹ انسپکٹر مونا کے بیان کے مطابق یہ جس لڑکی کا اس نے نام لیا ہے وہ میری بہو تھی
 اور شازیہ بی اس کے گھر میں ملازمہ تھی
 چوہدری راشد نے پولیس انسپکٹر سے کل والی مونا کے بیان پہ بات کرتے ہوئے خیال آیا
 اور مونا بھی پہلے لاہور میں رہتی تھی ماریہ بھی لاہور میں تھی اور علی بھی اپنی پھپھو کے پاس وہیں رہ
 کے پڑھتا تھا
 چوہدری راشد نے اس اندھے کیس کے گتھیاں سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا
 بالکل کڑیاں آپس میں مل رہی ہیں لیکن اس سلسلے میں ہمیں اس شازیہ بی تک پہنچنا ہو گا تاکہ اصل
 حقیقت سامنے آ سکے
 انسپکٹر نے کہا
 ٹھیک ہے میں تمہیں ماریہ کے گھر کا ایڈریس دیتا ہوں تم وہاں پہنچ کے ماریہ کی ماں سے اس کی ملازمہ
 شازیہ بی کا پتہ معلوم کر لینا

مجھے سو فیصد یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی سراغ مل ہی جائے گا
چوہدری راشد نے پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

عالیہ میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ تم اب لندن واپس نہیں جاؤ گی علی نہ صبح کہیں اور اچھی جگہ میں
تمہاری شادی کر دوں گی لیکن تم اس چھوٹا سا ڈربے نما ہوٹل کھول کے بیٹھے انس سے ہر گز شادی
کرنے وہاں نہیں جاؤ گی ساری عمر اسی کے دو گز کے کیفے میں برتن دھوتے گزر جائے گی
تمہاری _____ کیوں اس کی خاطر اپنی زندگی برباد کر رہی ہو؟
عالیہ کی ماں اسے مسلسل باز رکھنے کے لیے قائل کر رہی تھی
ممی ڈونٹ وری یہ میری زندگی ہے برباد ہو یا آباد اب مجھے اس کی زیادہ فکر نہیں ہے
لیکن انس ہمیشہ سے میرے ساتھ بہت مخلص رہا اور کبھی مجھے دھوکہ نہیں دے گا اتنا مجھے اس پہ یقین
ہے اور باقی رہی بات اس کے دو گز کے فلیٹ میں رہنے کی تو
ممی یہ جاندا مکان بنگلے کوٹھیاں کچھ معنی نہیں رکھتی
آج مر گئے کل کوئی اور ان کا مالک ہو گا لوگوں کو یاد بھی نہیں رہتا کہ اس کا پہلے وارث کون تھا ادھر مر
گئے ادھر لوگ ہمارا نام بھی بھول جاتے ہیں مگر جو لوگ اپنی محبت اور اپنی نیک سیرت سے دوسروں
کے دلوں میں بس جاتے ہیں نہ وہ کبھی نہیں مرتے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
اور میں انس کے بنگلوں میں نہیں اس کے دل میں رہنا چاہتی ہوں

اس لیے سوری اب میں آپ کے کسی فلسفے پہ عمل نہیں کروں گی شام کو میری فلائٹ ہے اس لیے پلیز
 آپ بھی مجھے بار بار روک کے گہنگار مت کریں کہ میں ہر بار اپنی ماں کو انکار کرتی اچھی نہیں لگتی
 عالیہ نے جواب دیا اور باقی کی پیکنگ کرنے لگ گئی
 عالیہ کی ماں بے بسی سے خاموش ہو گئی

علی تم ایک کام کرو سوہا کو ساتھ لے کے مونا کے گھر چلے جاؤ اور اسے اس کی پسند سے شادی کی شاپنگ
 کروادو ساری شاپنگ کروا کے ہی واپس آنا چاہے وہاں دو ایک دو دن رکنا پڑے تو رک جانا
 مگر کام ختم ہونا چاہیے یہ لڑکیوں کے بھی چھوٹے چھوٹے ارمان ہوتے ہیں شادی کو لے کے اس رنگ کا
 سوٹ لینا یہ زیور پہننا وہ جو تالینا یہ چوڑیاں پہننی چوہدری راشد نے اپنی بیٹی عائشہ کی شادی کو یاد کرتے
 ہوئے کہا

جی بابا جانی میں سوہا سے بات کرتا ہوں پھر آپ کو جانے کی تاریخ بتاتے ہیں علی نے اٹھتے ہوئے کہا
 مونا کے سسرال سے پہلی دفع مہمان آرہے تھے شاہدہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دنیا جہان کے
 کھانے بنا ڈالے

صبح سے اٹھ کے کام میں لگی ہوئی تھی

مونا خود حیران تھی کہ مما کہیں کام کر کر کے بیمار نہ ہو جائے

مونا کو سسرال کی طرف سے ڈھیروں تحفے ملے تھے اصل میں ان کے اچانک نکاح کی وجہ سے کوئی رسم وہ ادا نہیں کر سکے تھے اس لیے ساس صاحبہ نے نکاح کا جوڑے زیورات جوتے پھول مٹھائی اور سب کی طرف سے سلامی کے الگ سے پیسے مونا کو بھیجے تھے کھانے کی میز پر وہ بار بار سب سے نظر بچا کے علی کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتی اور جو نہی وہ اس کی طرف دیکھتی وہ پہلے سے ہی اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا

ایڈیٹ بندہ دو منٹ کسی اور طرف بھی دیکھ لے تاکہ کوئی اور بھی آپ کو تھوڑی دیر جی بھر کے دیکھ سکے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مونا بس اسے گھور کے رہ گئی

سوہا کب سے ان دونوں کی آنکھ مچولی دیکھ رہی تھی

شاہدہ بیگم کے جاتے ہی بولی

مونا تمہیں یاد ہے کہ ایک بار تمہیں کسی نے پارک میں کتنی بری نظر سے دیکھا تھا اور پھر تمہیں

پورے آٹھ دن بخار چڑھا تھا زکام بھی ہوا تھا اور گلہ بھی خراب ہو گیا تھا

سوہا نے مونا کو یاد کروایا

کس نے دیکھا تھا مجھے؟

مونا پریشان ہو گئی

یہ نظر لگانے والا علی ہی تھا اس نے خود مجھے گھر آ کے بتایا تھا کہ آج میں نے مونا کو دور کھڑے ہو کے ایسی ایسی نظروں سے دیکھا کہ لازمی اسے میری نظر لگ گئی ہو گی سوہانے علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیسی کیسی نظروں سے دیکھا تھا؟ مونا کو بات ہی سمجھ میں نہ آئی

انٹی ایسی ایسی نظروں سے جیسا اب یہ چاچو آپ کو کب سے دیکھ رہے ہیں وہ جیسے شاہ رخ خان کا جل کو دیکھ رہا تھا وہ مووی نہیں دیکھی آپ نے کچھ کچھ ہوتا ہے تو چاچو کو بھی آپ کی طرف دیکھ کے کچھ کچھ ہوتا ہو گا اس لیے وہ ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں

ننھی مونا نے بات کی وضاحت کی سب بے اختیار ہنسنے لگے

میں ابھی ماما کو دیکھ کے آئی مونا نے ڈاننگ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے کہا جبکہ علی مونا کا شرم سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کے لمبی سی سرد آہ بھر کے رہ گیا بڑے دنوں کے بعد رات مونا نے اپنی فیسبک آن کی تھی سب سے پہلے اس نے اپنا نام تبدیل کیا تھا مونا علی

علی کی نظر اس نام پہ پڑتے ہی وہ زہر لب مسکرانے لگا
ساتھ میں ایک بہت ہی پیاری سی نظم تھی
فارسم ون سپیشل کے نام سے

میری دہلیز کے یہ سناٹے
کوئی آہٹ ہونا تیرا لیں —
زرد سوکھے چنار کے پتے

جب بھی قدموں میں سرسراتے ہیں
حوض میں، گنگناتے فوارے

اک حسین عکس کھینچ لاتے ہیں

خوشبوؤں میں رچے بسے نغمے

پھول، صندل، یہ چاندنی راتیں

ان پہ ہنستے وہ رت بگے جاناں

شبہنی، خنک خنک راتوں میں

زندگی تیرا راستہ دیکھا

"موسم گل تمہارے آنے میں

ہم نے صدیوں کا فاصلہ دیکھا"

ہم نے صدیوں کا فاصلہ دیکھا

(شگفتہ سبانی)

علی کو نظم کے ایک ایک لفظ سے مونا کے ہلتے ہوئے ہونٹ اور شرم سے سرخ چہرہ دکھ رہا تھا

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا باہر صحن میں کوئی نہ تھا

آہستہ آہستہ وہ مونا کے کمرے کی طرف چل دیا

دروازہ کھلا۔ تھا وہ چپکے سے اندر داخل ہوا

مونا بیڈ پہ لیٹی مسکرا کے موبائل کی سکرین دیکھ رہی تھی

علی کے کھنکھارنے پہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی

"تت تم اس وقت میرے کمرے میں بلا اجازت"

مونا علی کو یوں ایک دم سامنے دیکھ کے شدید پریشان ہو گئی

"ہاں تو پھر آپ بیگم ہیں ہماری حق ہے کسی بھی وقت آپ کے کمرے میں آنے کا"

علی نے اتر کے کہا

"نہیں وہ میں اس لیے کہہ رہی تھی کہ اگر کسی نے یوں میرے کمرے میں دیکھ لیا تو سب کو کتنا برا

لگے گا"

مونا نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بہانہ بنایا

"لوگوں کو چھوڑو تمہیں تو برا نہیں لگے گا؟"

علی نے تھوڑا اور نزدیک ہوتے ہوئے کہا

مم مجھے کیوں برا لگے گا بلکہ مجھے بہت اچھا لگے گا آئیے بیٹھیں یہاں

مونانے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے تکیہ پیچھے کرتے ہوئے علی کے لیے بیڈ پہ بیٹھنے کی جگہ بنائی

اور وہ چھلانگ مار کے اس کے مقابل آ کے بیٹھ گیا

پورا بے شرم ہے زرا حیا نہیں آرہی کہ یہاں سے چلا جائے میری کانپ کانپ کے جان نکل جائے بے شک

مونانے اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کے سوچا

ہاں تو میری پیاری بیگم صاحبہ جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ آپ میری اکلوتی بیگم ہیں آپ کے علاوہ نہ پاکستان میں نہ پاکستان سے باہر کہیں بھی کوئی بیگم نہیں ہے اس لیے میری ساری محبتوں اور چاہتوں کی آپ اکلوتی وارث ہیں تو میں نے سوچا اتنی محبت جو میرے دل میں آپ کے لیے ٹھاٹھیں مار رہی ہے اس میں سے چند قطرے آپ کے دامن میں ڈال دوں تاکہ آپ بھی ہماری محبت کی چاشنی چکھ سکیں تو پھر آپ تیار ہیں؟

علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا

جج جی تیار ہوں مونانے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

علی نے بڑی مشکل سے مونانے کی حالت پہ اپنی ہنسی روک رکھی تھی

یہ آپ نے آنکھیں ٹھیک سے بند نہیں کیں اچھی طرح بند کر لیں تاکہ جب میں آپ کے نرم ہونٹوں کو چوموں تو آپ کو میری شکل دیکھ کے ڈرنہ لگے
 علی نے مونا کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے مزے سے کہا
 جج جی کر لیں

اچھا یہ دیکھو کتنی انگلیاں ہیں
 علی نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا
 پپ پتہ نہیں مجھے نظر نہیں آرہی
 اوہ تھوڑا اور میرے نزدیک ہو جائیں

علی نے مونا کو کندھوں سے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا
 علی کے ہاتھ لگانے سے اس کی حالت اور خراب ہو گئی
 تو میری پیاری بیگم صاحبہ ہم اپنی محبت کا آغاز کرنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھ لیتے ہیں تاکہ شیطان کے وار سے محفوظ رہ سکیں

آپ بھی پڑھ لیں
 علی نے مونا کے کان میں سرگوشی کی
 جج پڑھ لیں

اپنا کان ادھر میرے ہونٹوں کے نزدیک لائیں تاکہ ہماری محبت بھری گفتگو آپ کے علاوہ کوئی نہ سن سکے

علی نے مونا کی گردن گھما کے کان کے قریب ہوتے ہوئے کہا

مونا کی ہتھیلیوں پہ پسینہ آنے لگا

وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ

کلککلکڑوں کوں

علی نے بلند آواز میں کہا اور بیڈ سے چھلانگ لگا کر دور کھڑے ہو کے ہنسنے لگا

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟"

مونا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا

"یہ بد تمیزی نہیں پیار تھا جو کہ کبھی کسی کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے کوئی پیار کے بارے میں بتاتا بھی

نہیں ہے صرف ہم اپنے عمل سے ہی ظاہر کر سکتے ہیں کہ ہمیں کس سے کتنا پیار ہے اس لیے میں نے

آج یہ عملی مظاہرہ پیش کیا"

"نکلو میرے کمرے سے ابھی جلدی"

مونا نے تکیہ اٹھا کے اسے سیدھا کھینچ کے مارتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ وہ دوسرا تکیہ بھی اٹھا کے دے مارتی علی جلدی سے دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر

نکل گیا

پاگل _____ مونا اسے یاد کر کے مسکرانے لگی

چوہدری صاحب ہم نے شازیہ بی کا پتہ چلا لیا ہے وہ شہر سے دور ایک کچی آبادی میں رہتی ہے اس نے دوران تفتیش اپنا جرم قبول کر لیا ہے

مگر وہ بالکل اکیلی ہے ایک بیٹا اس کا کوڑھی ہو کے مر گیا دوسرا کسی نے گولی مار کے ختم کر دیا ایک بیٹی ہے جس کے دو بچے ہیں وہ بھیک مانگ کے لاتی ہے اور اپنی بیمار ماں اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرتی ہے

انسپکٹر نے انھیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا

تو آپ نے اس سے پوچھا نہیں کہ اس نے اس معصوم لڑکی کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیوں کیا؟
چوہدری راشد نے سوال کیا

جی پوچھا اور اس نے یہ بتایا کہ آپ کی بہو ماریہ کے کہنے پہ اس کے بیٹوں نے مونا کو اغوا کیا
اسے یہ علم ہو گیا تھا کہ علی مونا کو پسند کرنے لگا ہے اور بہت جلد وہ اپنے گھر والوں سے مونا کے رشتے کی بات کرنے والا تھا

ماریہ چاہتی تھی کہ مونا کے اغوا ہو جانے سے وہ بدنام ہو جائے گی اور علی پھر اسے منہ نہیں لگائے گا اور وہ اس سے بڑے آرام سے شادی کر لے گی

پولیس انسپکٹر نے چوہدری راشد کو تفصیل بتائیں

ٹھیک ہے انسپکٹر صاحب آپ اپنی قانونی کارروائی پوری کریں

اور اس کیس کو کسی کی نظر میں نہیں آنا چاہیے آپ کو پتہ ہے کہ میڈیا پہ بات پھیل گئی تو لوگ طرح طرح کی کہانیاں بنالیں گے

اس کیس کی ساری تفصیلات کی ایک فائل بنا کے مجھے دے دیں تاکہ میں وہ علی اور مونا کو دکھا سکوں اور آپ کا بھی بہت بہت شکریہ جنہوں نے اس کیس کے سلسلے میں ہمارا اتنا ساتھ دیا چوہدری راشد نے فون بند کیا اور کچھ سوچنے لگ گئے کہ علی اور مونا کو یہ سب کیسے بتائے؟

"شمینہ بیگم میں نے تمہیں آج اس لیے بلوایا ہے کہ ایک تو تم ساری پرانی باتیں بھلا کر شاہدہ بیگم کے ساتھ مل کے مونا کی شادی کے انتظامات دیکھ سکو اور دوسرا یہ کہ وہ جو لڑکی جاپان سے آئی ہے ریٹا میری اس سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے وہ آج سے اسی گھر میں رہے گی اس لیے بہتر ہے تم دونوں میاں بیوی احسان کو ساتھ لے جاؤ اور اس لڑکی کو عزت سے رخصت کر کے گھر لے آؤ یہی سب سے بڑی عقلمندی ہے ورنہ وہ لڑکی تمہارا بیٹا اپنے ساتھ لے جائے گی اور تم دونوں یہاں بیٹھے اس کی شکل دیکھنے کے لیے بھی ترس جاؤ گے

اور ہاں اس کو کوئی روایتی بہومت سمجھنا کہ گھرا کے جو چاہے اس سے سلوک کرو اپنے دل کی بھڑاس اس پہ نکالنی شروع کر دو وہ ساری دنیا گھوم چکی ہے اور ہر ملک کا قانون جانتی ہے اس لیے اگر اس کے حقوق دبانے کی کوشش کی گئی تو وہ تم دونوں میاں بیوی کی دنیا گھما کے رکھ دے گی

اور آخری بات بیٹا رشتے محبت سے بنتے ہیں زبردستی سے نہیں تم اگر اس بن ماں باپ کی بچی کو تھوڑا سا ماں کا پیار دو گی تو وہ تمہیں دو گنا کر کے واپس کرے گی

میں نے جہاں تک اندازہ لگایا ہے وہ بہت اچھی اور سمجھدار لڑکی ہے بس ماں باپ کی غیر موجودگی میں تھوڑی تربیت کی کمی ہے اگر تم ایک ماں کی طرح اس کے ساتھ رویہ رکھو گی تو وہ بہت جلد اس خاندان کے لیے اچھی بہو ثابت ہوگی

ملک سخاوت نے گھر کے سربراہ ہونے کے حیثیت سے اپنی بڑی بہو کو پاس بلا کے سمجھاتے ہوئے کہا اور دونوں میاں بیوی بڑوں کی بات پہ عمل کرتے ہوئے دوسرے ہی دن شاہدہ بیگم کو ساتھ لے کر ریٹا کو اپنے گھر لے آئے

اس لیے گھر میں مونا کی شادی کی تیاریوں میں ریٹا بھی بہت ساتھ دے رہی تھی

Support@classicurdumaterial.com

شادی کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی سب شادی کی تیاریوں میں لگن تھے جب چوہدری راشد نے علی کو

اپنے کمرے میں بلوایا اور مونا کے کیس کی فائل اسے پڑھنے کے لیے دی

وہ جوں جوں پڑھتا گیا اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوتا گیا

اف میرے خدا میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ماریہ جیسی سمجھدار لڑکی بھی ایسا کر سکتی ہے

علی نے رپورٹ پڑھ کے ندامت سے سر جھکاتے ہوئے کہا

بیٹا یہ محبت اندھی ہوتی ہے اس میں انسان اچھے برے کی تمیز کھودیتا ہے اور بعض اوقات ایسے کام کر گزرتا ہے کہ کسی کو یقین ہی نہیں آتا کہ یہ شخص بھی ایسا کر سکتا ہے

باپ نے بیٹے کو جواب دیا

نہیں بابا جانی یہ محبت نہیں خود غرضی ہے وہ بھی اپنی نفسانی خواہشات کی اچھا ہوا مار یہ اس وقت زندہ نہیں ہے وہ خود ہی اپنے گناہوں کی سزا بھگت کے جا چکی ہے اور باقی کی سزا بھی قبر میں کاٹ رہی ہوگی اگر وہ آج زندہ ہوتی تو میں اسے ایسی عبرتناک سزا دیتا کہ اس کی سات پشتیں اسے یاد رکھتیں کہ کسی بے گناہ کی زندگی برباد کر دینا کتنا بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا کیا ہوتی ہے

علی نے دکھ سے کہا

بیٹا کچھ حصہ اس میں تمہارا بھی ہے اگر اسی وقت تم کوشش کر کے مونا کا ساتھ چھوڑنے کی بجائے سچ جاننے کی کوشش کرتے تو شاید وہ معصوم لڑکی اتنی اذیت سے بچ جاتی

چوہدری راشد نے علی سے کہا

جانتا ہوں بابا جانی اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مونا کو تمام عمر اتنا خوش رکھوں گا کہ لوگ اس پہ رشک کریں گے کبھی بھول کے بھی کوئی آنسو اس کی آنکھ میں نہیں آنے دوں گا

علی نے باپ سے وعدہ کیا

جیتے رہو بیٹا خدا تمہیں ارادوں میں کامیاب کرے تم یہ فائل مونا کو بھی بھیج دو تا کہ اسے بھی ساری

حقیقت کا علم ہو سکے

چوہدری راشد نے علی سے کہا _____

"نہیں باباجانی ابھی مونا کو کچھ مت بتائیں وہ پہلے ہی بہت ڈری ہوئی ہے یہ سب جان کے وہ مزید خوفزدہ ہو جائے گی آپ جانتے تو ہیں اس کی ذہنی حالت اتنے بڑے سانحے کے بعد شادی کا فیصلہ اور کسی مرد پہ اعتبار کر کے اس کو اپنا آپ سوچنا اور اسے اپنے نزدیک آنے دینا اس کے لیے یہ سب اب بہت مشکل ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ یہ سب جان کے مزید کسی مشکل کا شکار ہو شادی کے بعد میں اسے خود ساری حقیقت بتا دوں گا"

علی نے باباجانی سے درخواست کرتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے

خوشبو سے معطر کمرے میں دلہن بنی مونا کب سے نظریں جھکائے علی کی آمد کا انتظار کر رہی تھی اچانک اسے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی اور وہ شرما کے سمٹ کر بیٹھ گئی

علی آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا _____

اور ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی پکڑ کے اونچی کرتے ہوئے بولا

"یو نہی پلکوں کی چلمن گرا کے رکھو گی تو واللہ ہماری جان نکل جائے گی

ہماری دل کی مالک ایک بار تو محبت سے اس ناچیز کو دیکھیں _____

کھنک نے شرماتے ہوئے نظریں اوپر اٹھائیں

مونا علی کے نظروں کے تیر سے گھائل ہو کر اس کے سینے سے لپٹ گئی

لفظ خود بخود اس کی زبان سے الہام کی طرح جاری ہونے لگے علی کو مونا کی مدھم سی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی

جو نہی میں ہر روز رات کو اپنی پلکیں بند کرتی ہوں تم میرے سامنے موجود ہوتے ہو جو نہی تمہارے نرم ہاتھ میرے نازک وجود کو چھوتے ہیں میرے اندر ایک طوفان اٹھاتا ہے تم بڑے پیار سے میری ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھ کے اسے اوپر اٹھاتے ہو تمہاری محبت سے چھلکتی آنکھوں میں جھانکتے ہی میرا دل اتنی تیزی سے دھڑکتا ہے کہ اس کے دھک دھک کی لے پہ میرا سارا وجود ناچنے لگتا ہے تبھی میں ہولے سے تمہارے کان میں سرگوشی کرتی ہوں مجھے تم سے محبت ہے مجھے تم سے محبت ہے تم میرا ہاتھ پکڑ کر خواب کی نگری میں لے جاتے ہو جہاں پر کوئی نہیں ہوتا صرف ایک تم ہوتے ہو اور میں یہ خواب میں دن میں کئی بار دیکھتی ہوں

کیونکہ تم ہی میرے خوابوں کے شہزادے ہو جس کے ملن کا میں نے تمام عمر خواب دیکھا صدیوں سے دو محبت کی پیاسی روحوں کا آج ملن ہو گیا تھا تاریخ اب ایک نئی محبت کی کہانی لکھی گئی علی اور مونا کے نام سے جسے پڑھ کے لوگ ہیرا رانجھا سسی پنوں کو بھول جائیں گے مونا نے بیقرار ہو کے جزبات کی لہروں میں بہتے ہوئے کہا

اس پل کے لیے تو میں نے رورو کے رب سے دعائیں مانگیں تھیں اور آخر کار میری دعا قبول ہوئی اور
تم مجھ جیسے فقیر کی جھولی میں ڈال دی گئی

میرے دل کی دنیا آپ کے نام سے آباد ہے یہ دل آپ کو دیکھ کر جیتا ہے اسے بس آپ کے بدن کے
لمس سے سکون ملتا ہے

میرے اتنے قریب آ جاؤ کہ میں تمہیں سب سے چھپا کے اپنے دل میں قید کر لوں

علی نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا

آج ہماری محبت کی کہانی امر ہو گئی

زمانہ ہار گیا اور ہم دونوں جیت گئے

مونانے اپنے آپ کو مکمل طور پر علی کے سپرد کرتے ہوئے کہا

چاند تارے سب ان کے ملن کے گواہ تھے اور ان دونوں کی محبت دیکھ دیکھ کے شرما کے بادلوں کی

اوٹ میں چھپ جاتے تھے اسی آنکھ مچولی میں صبح ہو گئی

مونانے جاگنے سے پہلے علی بیدار ہو کے کمرے سے باہر فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے جا چکا تھا

مونانے ادھر ادھر دیکھ کے اٹھ بیٹھی اور واش روم گھس گئی

اچانک اس کی نظر اپنے دائیں بازو کی کلائی پہ پڑی جس پہ علی نے ان کی نئی زندگی کی شروعات کے لیے

ایک پیغام لکھا تھا

موسم گل تمھارے آنے میں

ہم نے صدیوں کا فاصلہ دیکھا _____

یہ لفظ نہیں تھے کسی کے لیے نئی خوشیوں نئی مسرتوں اور نئی محبتوں کی نوید تھے
جنہیں پڑھتے ہی مونا مسکراتے ہوئے بستر سے اٹھی اور اپنی اسی نئی زندگی کی نئی صبح کا آغاز کرنے کے
لیے نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگی
ختم شد

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>